شرح وقایہ

نوٹس سوالا جوابا ششماہی ثانی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اس فائل میں آپ کو شرح وقایہ کے صفحہ نمبر 305 تک کے نوٹس مل جائیں گے۔ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ کسی طرح کی کوئی غلطی نہ رہ جائے لیکن اگر پھر بھی آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی اس نمبر پہ رابطہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں------

03238599095

🖋 محمد صائم عطاری 🌹

((مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات))

سوال :::

جہاد کا حکم بیان کریں---

جواب :::

مسلمانوں کا ابتداء جہاد کرنا فرض کفایہ ہے---ابتداء جہاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ مسلمان خود کفار سے لڑائی شروع کریں---اگر بعض مسلمانوں نے اس فرض کو ادا کرلیا تو باقیوں سے ساقط ہو جائے گا لیکن اگر سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہوں گے----

اگر کفار نے مسلمانوں پہ حملہ کردیا تو جہاد فرض عین ہوجائے گا----

سوال :::

جہاد کس پہ فرض نہیں ہے ؟؟؟

جواب :::

عورت ،، غلام ،، بچے ،، اپاہج ،، جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں اور اندھے پہ جہاد فرض نہیں ہے----

لیکن اگر کفار مسلمانوں پہ حملہ کردیں تو فرض عین ہونے کی صورت میں عورت اپنے شوہر اور غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں گے کیونکہ اس صورت میں ان پہ بھی جہاد فرض ہوجائے گا---

سوال :::

جہاد کس ترتیب سے لوگوں پر فرض ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جب کفار مسلمانوں کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پہ حملہ کریں گے تو قرب و جوار کے لوگوں پہ جہاد فرض ہوجائے گا اس حال میں کہ وہ جہاد پہ قادر ہوں---اور ان سے پیچھے والے جو لوگ ہیں ان پہ بھی جہاد فرض ہوجائے گا جب ان تک اس کی خبر پہنچے گی اور ان کی مدد کی حاجت ہوگی بایں طور پر کہ اگر یہ خوف ہو کہ جو لوگ سرحد کے قریب ہیں وہ مقابلے سے عاجز ہیں یا عاجز تو نہیں ہیں لیکن مقابلے میں سستی کریں گے---پھر ان سے پیچھے والے لوگوں پہ بھی فرض ہوجائے گا اور اسی طرح کرتے کرتے مشرق و مغرب میں تمام اہل اسلام پہ جہاد فرض ہوجائے گا---

سوال :::

جہاد کے فرض ہونے کی ترتیب کی کوئی اور مثال پیش کریں----

جواب :::

اس کی مثال نماز جنازہ ہے---

نماز جنازہ میت کے پڑوسیوں پہ فرض ہوتی ہے دور والوں پہ فرض نہیں ہوتی---اگر قریب والوں نے نماز جنازہ ادا کرلی تو باقیوں سے اس کا حق ساقط ہو جائے گا---اگر دور والوں تک خبر پہنچے کہ قریب والوں نے میت کا حق ضائع کردیا ہے تو ان پر لازم ہے کہ نماز جنازہ ادا کریں لیکن اگر سب چھوڑ دیتے ہیں تو سب گنہگار ہوں گے----

سوال :::

جعل کسے کہتے ہیں ؟؟؟ اور جہادی ٹیکس کا حکم بیان کریں----

جواب :::

جعل وہ مال ہے جو عامل کے لیے اس کے عمل کے بدلے مقرر کیا جائے---

جہادی ٹیکس کا حکم یہ ہے کہ اگر بیت المال میں """ مال فئ """ موجود ہے تو امام جہاد کے خرچ کے لیے مالداروں پہ ان کی رضا کے بغیر کوئی ٹیکس مقرر نہیں کرے گا لیکن اگر بیت المال میں کچھ بھی نہیں ہے تو امام مالداروں سے جہاد کے خرچے کے لیے ٹیکس لے گا----

((باب فی کیفیۃ القتال))

سوال :::

اگر مسلمان کفار کا محاصرہ کرلیں تو کفار کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ؟؟؟؟

جواب :::

اگر مسلمان کفار کا محاصرہ کرلیں تو سب سے پہلے کفار کو اسلام کی طرف دعوت دی جائے گی اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان کو جزیہ قبول کرنے کی دعوت دی جائے گی---اگر وہ جزیہ قبول کرلیں تو ان کے وہ حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور ان پر وہ چیز لازم ہوگی جو ہم پہ لازم ہے----

سوال:::

"""" فلھم مالنا وعلیھم ما علینا """----

اس عبارت کی وضاحت کردیں----

جواب :::

اس کا حکم عام نہیں ہے کہ اس سے یہ سمجھا جائے جو ہم پہ عبادات واجب ہیں وہ کفار پہ بھی ہیں---ایسا بلکل نہیں ہے کیونکہ کفار عبادت کے مخاطب نہیں ہیں---اور جن لوگوں کے نزدیک کفار عبادت کے مخاطب ہیں ان کے نزدیک ذمی اور غیر ذمی اس معاملے میں برابر ہیں لیکن جزیہ قبول کرنے کے وقت ان کے نزدیک بھی ہم کفار کو عبادت کا حکم نہیں دے سکتے----

اس عبارت سے یہ مراد ہے کہ جب ہم ان کے جان و مال سے تعرض کریں گے تو ان کا حق ہم پہ واجب ہوگا جب وہ ہمارے جان و مال سے تعرض کریں گے تو ہمارا حق ان پر واجب ہوگا جس طرح ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے جان و مال سے تعرض کرے تو اس پر اس کا حق واجب ہوتا ہے----

جزیہ قبول کرنے سے پہلے مسلمان اور ذمی کافر ایک دوسرے کے جان و مال سے تعرض کرتے تھے ((یعنی ایک دوسرے کو قتل کردیتے تھے یا مال وغیرہ لوٹ لیتے تھے)) لیکن جزیہ کے قبول کرنے نے اس بات کو ختم کردیا---مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ فرمان بھی اس بات کی تائید کرتا ہے آپ فرماتے ہیں """ ذمی اس لیے جزیہ دیتے ہیں تاکہ ان کی جانیں اور اموال ہماری جانوں اور اموال کی طرح محفوظ ہو جائے """---

سوال :::

اسلام کی دعوت دینے سے پہلے لڑائی کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جن لوگوں تک اسلام کی دعوت نہیں پہنچی تو ان سے دعوت دیے بغیر جنگ شروع کردینا جائز نہیں اور جن لوگوں تک پہلے دعوت پہنچ چکی ہے لڑائی شروع کرنے سے پہلے ان کو بھی دعوت دینا مستحب ہے----

سوال :::

اگر کفار جزیہ قبول کرنے سے انکار کردیں تو کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر وہ جزیہ قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان سے منجنیق کے ذریعے ،، جلانے کے ذریعے ((بایں طور پر ان کو اور ان کے اموال کو جلا دیا جائے گا)) ڈبونے کے ذریعے تیر پھینکنے کے ذریعے الغرض مختلف طرح سے کفار کے ساتھ جنگ کی جائے گی اگرچہ کفار کے ساتھ مسلمان ہوں اور کفار مسلمانوں کو ڈھال بنالیں لیکن اس صورت میں صرف کفار کو مارنے کی نیت کی جائے گی مسلمان کو شہید کرنے کی نیت نہیں کی جائے گی---

نیز کفار کے درختوں کو کاٹ دیا جائے گا ان کی کھیتیوں کو اجاڑ دیا جائے گا لیکن غدر ،، غلول اور مثلہ سے پرہیز کیا جائے گا کیونکہ ان کی اجازت نہیں----

سوال :::

غدر ،، غلول اور مثلہ کی وضاحت کریں---

جواب :::

غدر :::

غدر کہتے ہیں خیانت کرنا اور عہد کو توڑ دینا وغیرہ---

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا """ جنگ مکرو فریب کا نام ہے """-----

اب اس بات سے لوگوں کو شبہ ہوسکتا ہے کہ غدر اور خداع میں کیا فرق ہے ؟؟؟ حالانکہ دونوں کا مطلب دھوکا دینا ہے---

تو ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جب تک جنگ جاری ہے خداع ((یعنی دھوکا دینا)) حرام نہیں ہے بایں طور کہ ہم کفار کو یہ ظاہر کروادیں کہ آج ہم جنگ نہیں کریں گے تو جب وہ ہماری طرف سے بے فکر ہوکر بیٹھ جائیں تو ہم ان پہ حملہ کردیں گے یا ہم کسی دوسری طرف چلے جائیں اور وہ ہم سے غافل ہو جائیں تو ہم رات کے وقت اچانک ان پہ حملہ کردیں گے----یہ والا دھوکا جائز ہے---

لیکن جب دونوں طرف سے معاہدہ ہوگیا کہ ہم آج جنگ نہیں کریں گے اس معاہدے کے بعد کفار ہماری طرف سے بے فکر ہوگئے ہیں تو اب ان کے ساتھ جنگ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اب عہد ہوچکا ہے اور اگر جنگ کی تو عہد ٹوٹ جائے گا---اور یہ والا دھوکہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ جنگ والا دھوکا نہیں ((جس کے جائز ہونے کا ذکر حدیث میں آیا ہے)) بلکہ یہ حالت صلح میں دھوکا دیا جارہا ہے اور اسے غدر کہتے ہیں---

الغلول :::

غلول کہتے ہیں مال غنیمت میں سے مال چوری کرنا اور یہ بھی جائز نہیں ہے---

مثلہ :::

مثلہ کا مطلب ہے کہ کسی شخص کو ایسی سخت سزا دینا کہ وہ دوسروں کے لیے عبرت بن جائے مثلا اس کے اعضاء کاٹنا ،، اس کا چہرہ کالا کرنا وغیرہ---عربی میں کہا جاتا ہے '''' مثل

بالقتیل """ یعنی اس نے اس کی ناک کاٹ دی۔۔۔جنگ میں مثلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے باقی رہی بات اس مثلے کی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرنیین کا کیا تھا وہ منسوخ ہے۔۔۔اس کو منسوخ کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے """ تم غلول نہ کرو عہد نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو """۔۔۔۔

سوال :::
جنگ میں کس کس کو قتل نہیں کیا جائے گا ؟؟؟
جواب :::
جنگ میں غیر مکلف ((نابالغ بچہ یا مجنون)) ،، شیخ فانی ،، اندھے ،، اپاہج اور عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔۔۔
لیکن عورت اگر ملکہ ہے تو اس کو قتل کردیا جائے گا یا یہ مذکورہ لوگ ((یعنی غیر مکلف ،، شیخ فانی ،، اندھا ،، اپاہج اور عورت)) مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں ،، یا مال دار ہیں اور اپنے مال کے ذریعے دوسروں کو جنگ کرنے پہ ابھار رہے ہیں ،، یا جنگ میں رائے دینے والے ہیں تو اس صورت میں ان کو بھی قتل کردیا جائے گا۔۔۔۔
ان کے علاوہ بیٹا ابتدائی طور پر اپنے باپ کو قتل نہ کرے یعنی اگر دشمنوں میں لڑکے کا باپ شامل ہے تو لڑکا اپنے باپ کو قتل کرنے کے لیے اقدام نہ کرے لیکن جب والد خود بیٹے پہ حملہ کردے اور بیٹے کو اپنا دفاع کرنے کے لیے باپ کو قتل کرنا پڑے تو کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔لیکن مناسب یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو الجھائے رکھے یا اسے روکے رکھے حتی کہ کوئی دوسرا مسلمان شخص آئے اور اس کے باپ کو قتل کردے۔۔۔۔

سوال :::

کیا جنگ میں قرآن پاک یا عورت کو لے کر جانا جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

جنگ میں قرآن پاک یا عورت کو لے کر جانے کی اجازت نہیں لیکن اگر مسلمانوں کا لشکر کافی بڑا ہے اور یقین ہے کہ دشمن قرآن یا عورت پہ قبضہ نہیں کرسکے گا تب لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں----

((باب الموادعۃ ومن یجوز امانہ))

سوال :::

کیا کفار سے صلح کی جاسکتی ہے ؟؟؟ اور کیا صلح کے وقت حاجتمند ہونے کی وجہ سے کفار سے مال لیا جاسکتا ہے؟؟؟

جواب :::

اگر امام کفار سے صلح کرنے میں بہتری سمجھے تو کفار سے صلح کرلے اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر مسلمانوں کو مال کی حاجت ہے تو مصالحت کے موقع پر کفار سے مال بھی لیا جاسکتا ہے----

سوال :::

کفار سے کی گئی صلح یا عہد کو توڑنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کفار سے صلح ختم کرنے میں بہتری ہو تو ان کو خبر دے کر صلح توڑی جاسکتی ہے لیکن اگر صلح ختم کرنے کی ابتداء کفار کی جانب سے ہوئی ہے تو کفار کو خبر دینے سے پہلے ان سے جنگ لڑی جاسکتی ہے----

سوال :::

مرتد سے صلح کرنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

مرتد سے صلح کرنا جائز ہے اس کے قتل میں جلدی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے اسلام لانے کی امید ہے لیکن صلح کے وقت اس سے مال نہیں لیا جائے گا کیونکہ اگر مال لے لیا تو وہ جزیہ بن جائے گا اور مرتد سے جزیہ لینا جائز نہیں ہے لیکن اگر مال لے لیا تو اب اس کو واپس نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ مال غیر معصوم ہے----

سوال :::

کفار کو کیا چیز نہیں بیچی جائے گی ؟؟؟

جواب :::

کفار کو اسلحہ ،، گھوڑا اور لوہا بیچنے کی اجازت نہیں اگرچہ صلح کے بعد ہی کیوں نہ ہو لیکن یہ چیزیں کفار کو نہیں بیچ سکتے-----

سوال :::

کیا کوئی مسلمان کسی کافر کو امان دے سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں آزاد مسلمان مرد اور عورت کی امان دینا صحیح ہے اور یہ کسی کافر کو امان دے سکتے ہیں لیکن اگر امام اس امان کو خلاف مصلحت سمجھے تو اس امان کو توڑ دے اور امان دینے والے کو تادیب کرے---

سوال :::

کن لوگوں کا امان دینا لغو ہے ؟؟؟

جواب :::

ذمی ،، مسلمان قیدی جو کہ کفار کے ہاتھوں میں ہے ،، مسلمان تاجر جو کفار کے ساتھ ہے ،، جو دار الحرب میں اسلام لایا لیکن دار الاسلام کی طرف ہجرت نہیں کی ،، مجنون ،، بچے اور غلام کا امان دینا لغو ہے ان کی امان کو نہیں مانا جائے گا---لیکن اگر بچہ اور غلام اپنے ولی اور آقا کی اجازت سے جنگ میں آئے ہیں تو ان کی امان مانی جائے گی اور صحیح قرار دی جائے گی---

((باب المغنم وقسمتہ))

سوال ::: جس علاقے کو مسلمان طاقت کے زور پہ فتح کریں اس علاقے کی تقسیم اور وہاں کے رہنے والوں کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب :::

جس علاقے کو مسلمان طاقت کے زور پر فتح کریں تو امام اس کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردے اور امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہاں کے رہنے والوں کو جزیہ اور خراج کے عوض انہی کی زمینوں پہ برقرار رکھے----

سوال :::

جنگ میں جو لوگ قیدی ہوں گے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟؟؟

جواب :::

جنگی قیدیوں کو امام چاہے قتل کردے یا غلام بنالے یا ان کو آزاد چھوڑ دے تاکہ وہ ذمی بن کر رہیں---((ان تینوں کاموں میں سے جو مرضی کرے امام کو اختیار ہے))----

سوال :::

کیا قیدیوں پہ احسان کرکے یا ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دینا جائز ہے ؟؟؟ نیز ان میں آئمہ کا اختلاف بھی بیان کریں----

جواب :::

جی نہیں،،

قیدیوں پہ احسان کرکے ان کو چھوڑ دینا بایں طور کہ ان کافر قیدیوں کو بغیر کچھ لیے چھوڑ دینا ،، یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا بایں طور کہ ان سے مال لینا یا ان کو کسی مسلمان قیدی کے بدلے چھوڑ دینا جائز نہیں ہے---امام شافعی احسان والے قیدی کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر امام مصلحت دیکھے تو ان کو احسان کرکے چھوڑ سکتا ہے---

فدیہ والے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جنگ ختم ہونے سے پہلے مال کے بدلے اسے چھوڑ سکتے ہیں لیکن مسلمان قیدی کے بدلے اسے نہیں چھوڑ سکتے لیکن جنگ کے بعد بالاجماع مال کے بدلے چھوڑنا جائز نہیں اور امام اعظم کے نزدیک جان کے بدلے چھوڑنا بھی جائز نہیں ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابویوسف کی دو روایات ہیں اور امام شافعی فرماتے ہیں مطلقا جائز ہے ((برابر ہے کہ مال کے بدلے ہو یا جان کے بدلے اور برابر ہے جنگ ختم ہونے سے پہلے ہو یا ختم ہونے کے بعد یعنی فدیہ لے کر قیدی کو چھوڑنا مطلقاً جائز ہے))----

سوال :::

کیا کافر قیدیوں کو دار الحرب لوٹانے کی اجازت ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں کافر قیدیوں کو دار الحرب میں واپس بھیجنا جائز نہیں ہے ((کیونکہ اس سے کافر مضبوط ہوں گے))----

سوال :::

جب لشکر اسلام واپس ((دار الاسلام)) آنے لگے اور ایسا جانور جو دار الاسلام میں نہیں لایا جاسکتا اس کا کیا کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

ایسے جانور کی کونچیں کاٹ کر اس کو دار الحرب میں چھوڑنا جائز نہیں بلکہ اسے ذبح کیا جائے گا اور ذبح کرنے کے بعد جلا دیا جائے گا ((تاکہ کفار اس سے فائدہ نہ اٹھاسکیں))-----

سوال :::

کیا دار الحرب میں مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

دار الحرب میں مال غنیمت تقسیم نہیں کیا جائے گا ہاں اگر لشکر میں اس لیے بانٹ دیں کہ یہ ان کے پاس امانت رہے اور دار الاسلام میں جاکر واپس لے لیا جائے تو یہ جائز ہے---

سوال :::

وہ لوگ جو بعد میں مسلمانوں کی مدد کرنے کے لیے پہنچے کیا وہ مال غنیمت میں شریک ہوں گے ؟؟؟

جواب :::

بعد میں آنے والے مددگار لڑنے والے کی طرح ہوں گے اور وہ مال غنیمت میں شریک ہوں گے----

سوال :::

کون کون مال غنیمت میں شریک نہیں ہوگا ؟؟؟

جواب :::

وہ تاجر جو اسلامی لشکر کے ساتھ نکلا ہو لیکن یہاں آکر اس نے جنگ نہیں کی بلکہ تجارت کی تو وہ مال غنیمت میں شریک نہیں ہوگا ہاں اگر وہ لڑائی میں شریک ہوا تو اس کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا----

جو مجاہد دار الحرب میں فوت ہوجائے اس کو بھی مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ مال غنیمت کو باحفاظت دار الاسلام لے آنے کے بعد ہی ہماری ملک اس پہ ثابت ہوتی ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب کفار کی شکست کا یقین ہوجائے تو ملک ثابت ہوجائے گی لہذا جو دار الحرب میں فوت ہوگیا امام شافعی کے نزدیک اس کے وارثوں کو اس کا حصہ ملے گا-----

سوال :::

جو مجاہد دار الاسلام میں آکر فوت ہوا تو کیا اس کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟؟؟

جواب :::

جو مجاہد دار الاسلام آکر فوت ہوا تو اس کے وارثوں کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا---

سوال :::

کیا دار الحرب میں مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مسلمان مال غنیمت میں سے چیزیں لے کر استعمال کرسکتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،، مسلمان دار الحرب میں مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کھانا ،، جانوروں کے لیے چارہ ،، لکڑیاں ،، ایندھن اور جس اسلحے کی ضرورت ہو ان اشیاء کو استعمال کرسکتے ہیں لیکن جب دار الحرب سے نکل آئے تو ان کو استعمال کرنا ان کو بیچنا اور ان کو جمع کرکے رکھنا جائز نہیں ہے اور جو چیز اضافی بچ جائے گی اسے مال غنیمت میں لوٹانا پڑے گا---

سوال :::اگر کوئی شخص دار الحرب میں اسلام لے آئے تو اس کی کون کون سی چیزیں محفوظ ہو جائیں گی اور کون سی محفوظ نہیں ہوں گی؟؟؟

جواب :::

اگر کوئی شخص دار الحرب میں اسلام لے آتا ہے تو اس کی جان ،، اس کا چھوٹا بچہ اور اس کا وہ مال جو اس کے پاس ہو اور وہ مال جو مسلمان یا ذمی کے پاس بطور امانت ہو یہ سب چیزیں محفوظ ہو جائیں گی ((یعنی ان کو مال غنیمت میں شامل نہیں کیا جائے گا))---

لیکن اس کا بڑا بیٹا ،، اس کی بیوی اور بیوی کا حمل ،، اس کی زمین ((کیونکہ زمین دار الحرب کا حصہ ہے اس لیے محفوظ نہیں ہوگی لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ بھی محفوظ ہوگی)) ،، اس کا لڑنے والا غلام اور اس کا وہ مال جو کسی حربی کے پاس بطور امانت ہو یا بطور مغصوب یہ تمام اشیاء محفوظ نہیں ہوں گی ((یعنی ان کو مال غنیمت میں شامل کردیا جائے گا))-----

سوال :::

گھڑسوار اور پیدل کا حصہ بیان کریں---نیز یہ بھی بتائیں ان کا حصے کا مستحق ہونے کا اعتبار کب کیا جائے گا ؟؟؟ اور اختلاف آئمہ بیان کریں----

جواب :::

گھڑ سوار کو دو حصے جبکہ پیدل کو ایک حصہ ملے گا---اور حصے کے مستحق ہونے کا اعتبار سرحد پار کرنے کے وقت کا ہوگا ((یعنی سرحد پار کر کے جب وہ دار الحرب میں آئے تو گھڑ سوار تھے یا پیدل تھے اس کا اعتبار ہوگا اگرچہ بعد میں گھڑسوار کا گھوڑا مرگیا ہو یا پیدل چلنے والے نے گھوڑا خرید لیا ہو))----

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جنگ میں حاضری کے وقت کا اعتبار ہوگا کہ اس وقت وہ گھوڑے پہ تھا یا پیدل تھا---

اب احناف کہتے ہیں :::

اگر کوئی مجاہد دار الحرب میں داخل ہونے کے وقت گھڑسوار تھا لیکن بعد میں اس کا گھوڑا مرگیا اور وہ جنگ میں پیدل حاضر ہوا تو اس کو دو حصے ہی ملیں گے اور اگر کوئی مجاہد دار الحرب میں داخل ہوا اس حال میں کہ وہ پیدل تھا لیکن بعد میں اس نے گھوڑا خرید لیا تو اس کے لیے صرف ایک حصہ ہی ہوگا کیونکہ سوار یا پیدل ہونے کا اعتبار سرحد پار کرنے کے وقت کا ہے-----

سوال :::

امام شافعی کے نزدیک گھڑ سوار کے کتنے حصے ہیں ؟؟؟

جواب :::

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گھڑ سوار کے چار حصے ہوں گے----

سوال :::

اگر کوئی شخص گھوڑے پر نہیں بلکہ خچر یا اونٹنی پہ تھا تو کیا اس کو بھی دو حصے ملیں گے؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،، صرف گھوڑے کا حصہ ملے گا اور وہ بھی ایک گھوڑے کا---((یعنی اگر غازی کے ساتھ متعدد گھوڑے تھے تو اس کو ان سب کا نہیں بلکہ ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا))----

سوال :::

کن لوگوں کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

غلام ،، بچے ،، عورت اور ذمی کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا لیکن اگر وہ جنگ میں مدد کرتے ہیں تو ان کو بھی تھوڑا سا حصہ دے دیا جائے گا جو کہ مال غنیمت کے حصے سے کم ہوگا۔۔۔

سوال :::

مال غنیمت کا خمس کسے ملے گا ؟؟؟

جواب :::

مسکینوں ،، یتیموں ،، مسافروں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں میں سے جو غریب لوگ ہیں ان کو خمس دیا جائے گا جبکہ جو لوگ قرابت داروں میں سے مال دار ہیں ان کو حصہ نہیں ملے گا۔۔۔اور فقراء قرابت داروں کو مساکین ،، یتیم اور مسافروں پہ مقدم کیا جائے گا۔۔۔

سوال :::

قرآن پاک کی جس آیت میں خمس کا بیان کیا گیا ہے اس میں اللہ پاک کا ذکر بھی آیا ہے تو اللہ پاک کا حصہ کہاں جائے گا؟؟؟

جواب :::

قرآنی آیت میں جو اللہ پاک کا ذکر ہے وہ محض تبرکا ہے۔۔۔

سوال :::

مال غنیمت کے خمس میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ تھا وہ آپ کے وصال کے بعد کس کو ملے گا؟؟؟

جواب :::

احناف کے نزدیک خمس میں سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ بنتا تھا وہ آپ کے وصال مبارک کے بعد ساقط ہو جائے گا---

جبکہ امام شافعی کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ کو ملے گا----

سوال :::

صفی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب :::

"صفی" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ حصہ تھا جسے آپ مال غنیمت میں سے اپنے لیے چن لیتے تھے---اب چاہے وہ کوئی غلام ہو ،، لونڈی ہو یا کوئی گھوڑا ہو-----

سوال :::

ذوی القربٰی والا حصہ کس کو ملے گا؟؟؟

جواب :::

یہ حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو ملے گا---ان میں بنی هاشم اور بنی المطلب شامل ہیں---

سوال :::

عبد مناف کے کتنے بیٹے تھے؟؟ نام لکھیں...

جواب :::

عبد مناف کے چار بیٹے تھے :::

(1) هاشم (2) مطلب (3) عبد شمس (4) نوفل

سوال :::

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی غنیمت تقسیم کی تو کن رشتہ داروں میں خمس تقسیم کیا ؟؟؟

جواب :::

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی غنیمت تقسیم کی تو خمس میں سے بنی ھاشم اور بنی مطلب کو حصہ دیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو محروم رکھا۔۔۔

سوال :::

یہ معاملہ دیکھ کر اولاد نوفل اور اولاد عبد شمس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا عرض کی؟؟؟

جواب :::

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بنی عبد شمس سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بنی نوفل سے تعلق رکھتے تھے جب انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا " ہم بنی ھاشم کی بزرگی کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ پاک نے آپ کو ان میں رکھا (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے ہیں) لیکن ہم اور ہمارے ساتھی (بنی عبد شمس اور بنی نوفل) بنی مطلب کی طرح آپ کی طرف نسبت میں برابر ہیں پھر کیا وجہ ہے آپ نے ان کو عطا فرمایا اور ہمیں محروم رکھا۔۔۔

سوال :::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو محروم رکھنے کی کیا وجہ بیان فرمائی ؟؟؟

جواب :::

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :::

انہوں نے مجھے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں نہیں چھوڑا یعنی ہر جگہ میرا ساتھ دیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں----

سوال :::

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ذوی القربیٰ کو خمس میں سے حصہ دیا جائے گا یا نہیں ؟؟؟

جواب :::

امام شافعی کے نزدیک ذوی القربیٰ کو حصہ دیا جائے گا ((امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد بھی خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم فرماتے ہیں جبکہ احناف تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کا اور آپ کے رشتہ داروں کا حصہ ساقط ہوگیا ہے))---

احناف کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ذوی القربیٰ کو حصہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دینے کی وجہ بیان فرمائی تھی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپ کی مدد کی---جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے تو اب یہ علت باقی نہ رہی لہذا ذوی القربیٰ کو حصہ نہیں ملے گا البتہ ذوی القربیٰ فقر کے سبب اس کے مستحق ہوں گے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے " اللہ نے تم کو زکوٰۃ کے عوض خمس کے

خمس کا مستحق فرمایا ہے"۔۔۔۔لہذا ذوی القربی میں سے جو زکوٰۃ کا مستحق ہوگا اسے خمس میں سے حصہ ملے گا کیونکہ ذوی القربی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔

سوال :::

خلفاء راشدین کس طرح خمس تقسیم کرتے تھے؟؟؟

جواب :::

خلفاء راشدین بھی ویسے ہی خمس تقسیم کرتے تھے جیسے ہم نے بیان کیا۔۔۔۔اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ذوی القربی کے فقراء کو دیا کرتے تھے۔۔۔۔((اس بات سے یہ واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ذوی القربی اپنی رشتہ داری کی وجہ سے خمس کے حقدار نہیں ہوں گے بلکہ اپنے فقر کی وجہ سے اس کے حقدار ہوں گے))۔۔۔۔

سوال :::

اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت امام کی اجازت سے یا اجازت کے بغیر دار الحرب میں داخل ہوکر حملہ کرکے مال غنیمت لائے تو دونوں صورتوں میں اس کے خمس کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب :::

اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت امام کی اجازت کے ساتھ دار الحرب میں داخل ہوئی اور حملہ کرکے مال غنیمت لے کر آئی تو اس مال کا خمس لیا جائے گا۔۔۔

لیکن اگر وہ جماعت امام کی اجازت کے بغیر گئی تو اس مال کا خمس نہیں لیا جائے گا کیونکہ خمس مال غنیمت کا لیا جاتا ہے اور مال غنیمت وہ مال ہوتا ہے جو کفار سے قہر و غلبہ کے ذریعے سے حاصل کیا جائے اور یہ قہر و غلبہ لشکر کے ساتھ ہوگا۔۔۔۔

اب اگر داخل ہونے والوں میں لشکری قوت نہ ہو لیکن حاکم اسلام کی اجازت پائی گئی ہے تو یہ جماعت بھی لشکر کے حکم میں ہوگی کیونکہ حاکم نے ان کی مدد اپنے ذمہ لے لی ہے۔۔۔۔

سوال :::

کیا جنگ کے موقع پر لشکریوں کو ابھارنے کے لیے ان کے لیے مال غنیمت سے کوئی زائد چیز مقرر کرنا امام کے لیے جائز ہے؟؟؟

جواب :::

جی ہاں بلکل۔۔۔امام کے لیے یہ جائز ہے کہ لشکر کو ابھارنے کے واسطے ان کے لیے مال غنیمت کے حصے سے زائد چیز مقرر کرے اور یوں کہے "جو کسی کافر کو قتل کرے گا مقتول کا سامان اس قتل کرنے والے کو ملے گا" یا کسی چھوٹے لشکر سے یوں کہے کہ میں نے تمہارے لیے مال غنیمت میں سے خمس نکالنے کے بعد بقیہ مال غنیمت کا ایک چوتھائی ،، ایک تہائی یا اس جیسا کوئی زیادہ حصہ مقرر کردیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال :::

تنفیل کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب :::

تنفیل کا مطلب ہے مال غنیمت کے حصے کے علاوہ زائد چیز عطا کرنا۔۔۔۔

سوال :::

کیا امام مال غنیمت کے دارالاسلام میں آجانے کے بعد کسی کے لیے زائد حصے کا اعلان کرسکتا ہے؟؟؟

جواب :::

جی نہیں۔۔۔کیونکہ مال غنیمت کے دارالاسلام میں آجانے کے بعد اس پر سب مجاہدین کا حق قائم ہوجاتا ہے اس لیے امام کسی کو غنیمت کے حصے سے زائد نہیں دے سکتا۔۔۔ہاں اگر غنیمت کے خمس میں سے دینا چاہے تو زائد حصہ دے سکتا ہے کیونکہ خمس میں مجاہدین کا کوئی حق نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

سوال :::

امام کے اعلان کرنے کی وجہ سے مقتول کا جو سامان قاتل کو ملے گا اس سامان میں کیا کیا چیزیں داخل ہیں ؟؟؟

جواب :::

اس میں وہ سب سامان داخل ہوگا جو مقتول کے ساتھ تھا۔۔۔حتیٰ کہ اس کی سواری اور جو کچھ اس سواری پر تھا سب قاتل کو ملے گا۔۔۔۔

سوال :::

اگر امام مال غنیمت کے حصے سے زائد حصہ دینے کا اعلان نہ کرے تو کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب :::

اگر امام مال غنیمت کے حصے سے زائد حصہ دینے کا اعلان نہ کرے تو مقتول کا سامان صرف قاتل کو نہیں بلکہ سب میں تقسیم کیا جائے گا اور یہ حکم احناف کے نزدیک ہے۔۔۔۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مقتول کا سامان قاتل کو ہی ملے گا بشرطیکہ وہ اس کا اہل بھی ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اور اس حال میں قتل کیا ہو کہ مقتول بھی اس پر حملہ آور تھا۔۔۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :::

جو شخص کسی کافر کو قتل کرے تو وہ ہی اس کے سامان کا حقدار ہے-----

لیکن ہم اس حدیث کو اس بات پر محمول کرتے ہیں کہ جب امام زائد حصہ دینے کا اعلان کرے گا تب حصہ ملے گا-----

((باب استیلاء الکفار))

سوال :::

اگر کفار ایک دوسرے کے مال پہ قبضہ کریں یا مسلمانوں کے مال پہ قبضہ کریں تو کیا وہ اس کے مالک ہوجائیں گے؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں----

جواب :::

اگر بعض کافر دوسرے کافروں کو قید کرلیں اور ان کا مال لے لیں یا ہمارے اونٹ بھاگ کر کافروں کے پاس چلے جائیں یا وہ کفار ہمارے اموال پہ غلبہ پالیں اور اسے دار الحرب میں لے جائیں تو احناف کے نزدیک مالک ہوجائیں گے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مالک نہیں ہوں گے----

((امام شافعی کی دلیل))

آپ فرماتے ہیں کہ کفار غلبے کے ذریعے اگر مسلمانوں کے مال پہ قبضہ کریں تو مالک نہیں ہوں گے کیونکہ اصول فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ حسی افعال کی نہی سے قبح لعینہ ثابت ہوتا ہے اور قبیح لعینہ حکم شرعی کا فائدہ نہیں دیتا---یہاں حکم شرعی سے مراد ملک ہے یہاں حکم شرعی کا

فائدہ نہیں پایا جارہا لہذا کفار ہمارے اموال کے مالک نہیں کہلائیں گے---((یاد رہے اصول فقہ کا یہ قاعدہ ہمارے نزدیک بھی ہے اسی لیے امام شافعی نے اس قاعدے کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے))-----

((احناف کی دلیل))

احناف کہتے ہیں کہ کفار اس مال کے مالک ہوجائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے گمان میں مال غیر معصوم پہ قبضہ کیا ہے اور ہمیں ان پہ حکم شرعی لگانے کا کوئی حق نہیں کیونکہ دنیاوی معاملات میں حکم شرعی کفار پہ نہیں لگے گا---مال کی عصمت تب تک ثابت تھی جب تک وہ دارالاسلام میں محفوظ تھا تاکہ اس کا مالک یقینی طور پر مال سے نفع حاصل کرتا لیکن جب کفار اس مال پہ قبضہ کرکے دارالحرب میں لے گئے تو عصمت ساقط ہوگئی لہذا کفار اس مال کے مالک کہلائیں گے----

سوال :::

کفار ہمارے کن لوگوں پہ قبضہ کرنے کے باوجود مالک نہیں کہلائیں گے؟؟؟

جواب :::

کفار اگر ہمارے آزاد لوگوں پہ قبضہ کرلیں ،، مدبر پہ قبضہ کرلیں ،، مکاتب پہ قبضہ کرلیں یا بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ لیں تو ان سب لوگوں پہ قبضہ کرنے باوجود مالک نہیں کہلائیں گے----

سوال :::

مصنف نے بھاگے ہوئے غلام کے ساتھ "وان أخذوہ" کی قید کیوں لگائی؟؟؟

جواب :::

اس قید کی وجہ یہ ہے کہ اگر کفار بھاگے ہوئے غلام کو زبردستی پکڑ کر قید کرلیں تو ان کے مالک ہونے میں ہمارے آئمہ کا اختلاف ہے۔۔۔۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ وہ اس صورت میں مالک نہیں ہوں گے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں وہ (کفار) اس صورت میں مالک ہوجائیں گے۔۔۔۔۔لیکن اگر زبردستی پکڑ کر نہ لیجائیں تو کسی امام کے نزدیک بھی کفار اس بھاگے ہوئے غلام کے مالک نہیں کہلائیں گے۔۔۔۔۔۔

سوال :::

بھاگے ہوئے غلام پر اگر کفار زبردستی قبضہ کرلیں تو ان کے مالک ہونے میں اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب :::

بھاگے ہوئے غلام کو اگر کفار زبردستی پکڑ لیں تو امام اعظم کے نزدیک مالک نہیں ہوں گے صاحبین کے نزدیک مالک ہوجائیں گے۔۔۔۔

((صاحبین کی دلیل))

صاحبین فرماتے ہیں :::

غلام کی عصمت مولی کے حق کی وجہ سے تھی لیکن دارالحرب میں چلے جانے کی وجہ سے وہ عصمت ختم ہوگئی اور وہ مال مباح کی حیثیت سے کفار کے قبضے میں آگیا لہذا کفار اس کے مالک کہلائیں گے۔۔۔۔

((امام اعظم کی دلیل))

آپ فرماتے ہیں :::

غلام کی وہ عصمت جو مولی کے حق کی وجہ سے تھی جب وہ زائل ہوگئی تو اس کی وہ عصمت لوٹ آئے گی جو اس کے آدمی ہونے کے اعتبار سے ہے اور وہ غلام آزاد کے بمنزلہ ہوجائے گا۔۔۔تو جس طرح کفار ہمارے آزاد لوگوں پہ قبضہ کرکے ان کے مالک نہیں ہوسکتے اسی طرح اس غلام پر بھی قبضہ کرکے مالک نہیں ہوں گے کیونکہ وہ اب ایک آزاد کے بمنزلہ ہے۔۔۔۔

سوال :::

اگر ہم (مسلمان) کفار پہ غالب آجائیں تو کس چیز کے مالک ہوں گے؟؟؟

جواب :::

ہم غلبے کے ذریعے ان کے آزاد لوگوں اور جو جو چیز ان کی ملکیت میں ہے ان سب چیزوں کے مالک ہوجائیں گے۔۔۔۔۔

سوال :::

مسلمانوں کو کفار پہ غلبہ پانے کے بعد جو مال غنیمت ملا ہے اس میں کوئی مسلمان اگر اپنا مال دیکھ لے جو کفار کے ہاتھ چلا گیا تھا لیکن اب مال غنیمت میں دوبارہ واپس آچکا ہے تو اس کو لینے کی کیا صورت ہوگی؟؟؟

جواب :::

کفار پہ غلبہ پانے کے بعد مسلمانوں میں سے جو کوئی اپنا مال مال غنیمت میں پائے تو اس کو لینے کی دو صورتیں ہیں :::

(1) اگر مال غنیمت تقسیم نہیں ہوا تو بغیر کسی عوض کے اپنا مال لے سکتا ہے۔۔۔۔

(2) اگر مال غنیمت تقسیم ہوچکا ہے تو قیمت ادا کرکے لے گا۔۔۔

سوال :::

اگر کسی مسلمان کی چیز پہ کفار نے قبضہ کیا اور کافروں سے کسی تاجر نے اس چیز کو خرید لیا تو اس کو لینے کی کیا صورت ہوگی؟؟؟

جواب :::

اگر کسی تاجر نے کفار سے وہ چیز خرید لی ہے اور اب اس کا پرانا مالک وہ چیز تاجر سے لینا چاہتا ہے تو جتنے میں تاجر نے وہ چیز کفار سے خریدی اتنے پیسے دے کر پرانا مالک چیز خرید لے گا۔۔۔۔اگر وہ چیز کوئی غلام تھا تب بھی پرانا مالک تاجر کو اتنے پیسے دے کر وہ غلام خریدے گا جتنے میں تاجر نے کفار سے خریدا تھا اگرچہ تاجر کے قبضے میں آنے کے بعد کسی نے غلام کی آنکھ پھوڑ دی تھی اور تاجر نے اس کی دیت وصول کرلی تھی۔۔۔اب بھی پرانا مالک پورے پیسے دے کر غلام کو لے گا تاجر نے آنکھ پھوڑنے والے سے جو تاوان لیا تھا اس کی وجہ سے ثمن میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی غلام قید کرلیا گیا اور اس کو بیچ دیا گیا پھر کسی نے غلام کو خریدا لیکن پھر غلام کو قید کرکے بیچ دیا گیا تو مشتری اول اور غلام کا پہلا آقا کس طرح غلام کو دوبارہ خریدیں گے؟؟؟ وضاحت کریں۔۔۔۔

جواب :::

اس مسئلہ کو اس طرح سمجھیں :::

زید کے پاس ایک غلام تھا کسی نے اس غلام کو قید کیا اور عمرو کے ہاتھوں سو روپے میں بیچ دیا۔۔۔

لیکن عمرو کے پاس سے پھر غلام قید ہوگیا اور اس کو بکر کے ہاتھوں سو روپے میں بیچ دیا گیا۔۔۔تو اس غلام کو اگر عمرو ((مشتری اول)) بکر ((مشتری ثانی)) سے خریدنا چاہتا ہے تو سو روپے میں خرید لے گا اور پھر زید ((پہلا آقا)) عمرو سے خریدنا چاہتا ہے تو دو سو روپے دے کر غلام کو خریدے گا کیونکہ عمرو کے اس غلام پر دو سو روپے لگے ہیں۔۔۔

اور زید کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ عمرو کے خریدنے سے پہلے ڈائریکٹ بکر سے خرید لے کیونکہ بکر نے غلام کو اس حال میں خریدا تھا کہ وہ عمرو سے اس کے خریدنے کے بعد قید کیا گیا تھا اب اگر زید بکر سے براہ راست خریدنا چاہتا ہے تو عمرو کے پیسے ضائع ہوجائیں گے لہذا عمرو کے خریدنے سے پہلے زید بکر سے براہ راست غلام کو نہیں خرید سکتا۔۔۔۔

سوال :::

اگر مسلمانوں کا کوئی غلام آقا کا مال لے کر بھاگ گیا اور ان دونوں ((مال اور غلام)) پہ کفار نے قبضہ کرلیا اور کفار سے ان دونوں کو کسی تاجر نے خرید لیا تو آقا اپنے مال اور غلام کو کیسے واپس لے گا؟؟؟

جواب :::

اگر مسلمانوں کا کوئی غلام آقا کا مال لے کر بھاگ گیا ان دونوں پہ کفار نے قبضہ کیا پھر کسی تاجر نے ان دونوں کو خرید لیا تو آقا اگر اپنا غلام اور مال تاجر سے واپس لینا چاہتا ہے تو مال لینے کے لیے آقا کو ثمن ادا کرنا پڑے گا اور غلام مفت میں واپس لے لے گا کیونکہ کفار ہمارے بھاگے ہوئے غلام کے مالک نہیں ہوسکتے۔۔۔۔

سوال :::اگر کوئی کافر دارالاسلام میں امن لے کر داخل ہوا اور یہاں آکر کسی مسلمان غلام کو خریدا اور دارالحرب لے گیا تو اس کی آزادی کے بارے میں اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب :::

اگر کوئی کافر دارالاسلام میں امن لے کر داخل ہوا یہاں اس نے کسی مسلمان غلام کو خریدا اور دارالحرب لے گیا تو امام اعظم کے نزدیک وہ غلام آزاد ہوجائے گا صاحبین کے نزدیک آزاد نہیں ہوگا۔۔۔

صاحبین کی دلیل :::

صاحبین فرماتے ہیں جب مستأمن ((دار الاسلام میں امن لے کر داخل ہونے والے کافر)) نے مسلمان غلام خریدا تو حاکم اسلام پہ واجب ہے کہ اس کافر کو دارالاسلام میں ہی غلام بیچنے پہ مجبور کرے اور اگر وہ کافر دارالحرب میں غلام کو لے کر پہنچ گیا تو ولایت جبر ختم ہوگئی کیونکہ دارالحرب میں ہمارا حکم نہیں چلتا لہذا وہ غلام کفار کے ہاتھ میں غلام ہی رہے گا آزاد نہیں ہوگا۔۔۔

امام اعظم کی دلیل :::

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :::

جب ولایت جبر ختم ہوگئی تو عتق اس کے قائم مقام ہوجائے گا تاکہ مسلمان کو کفار کے قبضہ سے چھٹکارا مل جائے اس غلام کی طرح جو حربی کا ہو دار الحرب میں مسلمان ہوا اور دارالاسلام میں آگیا یا ہم کفار پہ غلبہ پاجائیں۔۔۔((یعنی اگر کسی حربی کا کوئی غلام مسلمان ہوگیا اور دارالاسلام میں آگیا یا مسلمانوں نے دار الحرب پہ قبضہ کرلیا تو وہ غلام آزاد ہوجائے گا اسی طرح وہ غلام بھی خود بخود آزاد ہوجائے گا جس کو حربی مستأمن نے دارالاسلام سے خریدا اور دار الحرب میں لے گیا۔۔۔۔۔))

((باب المستأمن))

سوال :::

مستأمن کسے کہتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

مستأمن اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جو امن لے کر دار الحرب میں داخل ہوا اور اس کافر کو بھی کہا جاتا ہے جو امن لے کر دار الاسلام میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی مسلمان تاجر دار الحرب تجارت کرنے کے لیے گیا تو کیا وہ کفار کے مال سے کوئی تعرض کرے گا؟؟؟

جواب :::

اگر کوئی مسلمان تاجر امان لے کر دار الحرب میں تجارت کی غرض سے گیا تو وہ کفار کے جان و مال سے تعرض نہیں کرے گا۔۔۔لیکن اگر کافروں کے بادشاہ نے مسلمان تاجر سے اس کا مال لے لیا ،، یا اس کو قید کردیا ،، یا بادشاہ کے علاوہ کسی اور کافر نے تاجر کے ساتھ ایسا سلوک کیا اور بادشاہ اس بات کو جانتا ہے تو اب وہ مسلمان ((تاجر)) کفار کا مال ناحق طور پر نکال کر لے آئے تو وہ ملک حرام کے ساتھ اس کا مالک ہوجائے گا لہذا اس مال کو خود استعمال میں نہ لائے بلکہ فقیروں پہ خیرات کردے۔۔۔کفار کے مال کا مالک اس لیے ہوگا کہ اس نے مال مباح پہ قبضہ کیا ہے لیکن یہ ملکیت حرام اس لیے ہوگی کیونکہ اس نے غدر اور خیانت کی راہ سے اس مال کو حاصل کیا۔۔۔۔

سوال :::

اگر کسی مسلمان تاجر اور حربی کافر کے درمیان دار الحرب میں کوئی قرض والا یا غصب والا معاملہ ہوا ہے تو کیا حاکم اسلام اس کا فیصلہ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی مسلمان تاجر کے ساتھ حربی نے کوئی ایسا معاملہ کیا جس سے مسلمان تاجر کے ذمے قرض لازم آتا ہے یا مسلمان تاجر نے اس کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ کیا جس سے حربی کے ذمے قرض لازم آتا ہے یا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کرلی اور وہ دار الاسلام میں آگئے تو حاکم اسلام ان کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا کیونکہ حاکم اسلام کو ان پر کوئی اختیار نہیں----

سوال :::

اگر دو حربی کافروں کے درمیان کوئی قرض والا یا غصب والا معاملہ ہے اور وہ دار الاسلام میں آجائیں تو کیا حاکم اسلام ((یا قاضی اسلام)) ان کے درمیان فیصلہ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

قاضی اسلام ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ اس کو ان دونوں پر کوئی ولایت حاصل نہیں ہے---

ہاں اگر وہ دونوں حربی کافر مسلمان ہوکر آجائیں تو ان کے درمیان قرض کا فیصلہ کیا جائے گا لیکن غصب کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا---کیونکہ قرض والا معاملہ باہمی رضا مندی کی وجہ سے صحیح تھا جبکہ غصب میں باہمی رضا مندی نہیں اور نہ ہی مال کی عصمت موجود ہے---((یعنی جب ایک نے دوسرے کا مال حالت کفر میں غلبے کے طور پر غصب کیا تو وہ اس کا مالک

ہوگیا کیونکہ اس نے مال مباح پہ قبضہ کیا اور پیچھے ہم یہ مسئلہ پڑھ چکے ہیں کہ اگر ایک کافر دوسرے کے مال پہ قبضہ کرلیتا ہے تو وہ اس کا مالک ہوجائے گا لہذا غصب والے معاملے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ جب یہ غصب ہوا تھا اس وقت دونوں کافر تھے اور ایک کافر دوسرے کافر کے مال پہ قبضہ کرنے سے اس کا مالک ہوجاتا ہے))-----

سوال :::

اگر دو مسلمان امن لے کر دار الحرب میں داخل ہوئے اور وہاں جا کر ایک مسلمان نے دوسرے کو قصدا یا خطأ قتل کردیا تو اس کا حکم بیان کریں---

جواب :::

اگر دو مسلمان امن لے کر دار الحرب میں داخل ہوئے اور وہاں ایک نے دوسرے کو قصداً یا خطا قتل کردیا تو دیت واجب ہوگی اور خطا کی صورت میں دیت کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا---قصاص اس لیے نہیں ہوگا کیونکہ وہ دونوں دار الحرب میں تھے اور وہاں اسلامی حکم نہیں چلایا جا سکتا---لیکن اس قاتل پر دیت ضرور واجب ہوگی اس کے عاقلہ پہ نہیں ہوگی کیونکہ عاقلہ پہ دیت اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہوں نے اس ((قاتل)) کی مدد کی ہو یا اس کی حفاظت میں کوتاہی کی ہو---جبکہ یہاں ایسا کوئی معاملہ نہیں پایا جارہا لہذا دیت صرف قاتل پہ واجب ہوگی---

سوال :::

اگر دو مسلمان دار الحرب میں کفار کے ہاتھوں قید ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں---

جواب :::

اگر دو مسلمان کفار کے ہاتھوں قید ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے تو صرف قتل خطاء میں کفارہ واجب ہوگا یعنی قتل عمد یا قتل خطاء کی صورت میں دیت وغیرہ واجب نہیں ہوگی بلکہ صرف خطاء کی صورت میں کفارہ واجب ہوگا اور یہ مؤقف امام اعظم کا ہے---

صاحبین فرماتے ہیں :::

قتل عمد اور خطاء میں دیت واجب ہوگی کیونکہ جس طرح مستأمن ہونے کی حالت میں مال و جان کی عصمت باطل نہیں ہوتی اسی طرح مسلمان کے قید ہونے کی وجہ سے بھی اس کے مال اور جان کی عصمت باطل نہیں ہوگی لہذا قاتل پہ دیت واجب ہوگی---

امام اعظم کی دلیل :::

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کفار نے جب اس مسلمان پہ غلبہ پاکر اس کو قیدی بنا لیا تو کفار کے غلبے کی وجہ سے وہ مسلمان قیدی کفار کے تابع ہوگیا لہذا اس کی حفاظت کرنا باطل ہو جائے گا اور """" عصمت مقومہ """" ختم ہو جائے گا ((عصمت مقومہ وہ عصمت ہوتی کہ اگر اس پہ دست درازی کی جائے تو مال واجب ہوتا ہے)) تو اس صورت میں ((یعنی دار الحرب میں اگر ایک مسلمان قیدی دوسرے مسلمان قید کو قتل کرے تو)) قتل کرنے والے پہ دیت واجب نہیں ہوگی چاہے اس نے جان بوجھ کر قتل کیا یا خطأ قتل ہوا---

لیکن """" عصمت مؤثمہ """" باقی رہے گی ((عصمت مؤثمہ وہ عصمت ہوتی ہے کہ اگر اس عصمت پہ دست درازی کی جائے تو گناہ لازم ہوتا ہے)) لہذا خطأ قتل کرنے میں صرف کفارہ واجب ہوگا دیت واجب نہ ہوگی----

سوال :::

حربی کافر دار الاسلام میں کتنی دیر رہ سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

حربی کافر ایک سال تک دار الاسلام میں نہیں رہ سکتا۔۔۔اس کو حاکم اسلام کہے گا کہ اگر تو یہاں ایک سال یا ایک مہینہ ٹھہرا تو ہم تم پہ جزیہ مقرر کریں گے۔۔۔اگر وہ مستأمن مدت مقررہ سے پہلے پہلے دار الحرب واپس چلا جائے تو فبھا ورنہ وہ ذمی بن جائے گا اور اسے واپس جانے سے روکا جائے گا۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی کافر مستأمن دار الاسلام میں خراجی زمین خریدے تو اس کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی کافر مستأمن نے دار الاسلام میں خراجی زمین خریدی تو اس پہ زمین کا خراج لازم ہوگا اور وہ ذمی بن جائے گا کیونکہ جب اس نے دار الاسلام میں خراج کو قبول کرلیا تو گویا اس نے دار الاسلام میں سکونت اختیار کرلی اور جو کافر دار الاسلام میں سکونت اختیار کرے وہ ذمی بن جاتا ہے۔۔۔

لیکن اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ وہ مستأمن کافر صرف خراجی زمین خریدنے سے ذمی نہیں کہلائے گا کیونکہ ہوسکتا ہے اس نے تجارت کے لئے خریدی ہو۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی حربی یا حربیہ امان لے کر دار الاسلام میں آئے اور یہاں آکر ذمی سے نکاح کرے تو کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب :::

اگر حربیہ امان لے کر دار الاسلام میں داخل ہوئی اور یہاں آکر ذمی سے نکاح کیا تو وہ حربیہ عورت ذمیہ بن جائے گی۔۔۔لیکن اگر حربی مستأمن دار الاسلام میں کسی ذمیہ سے نکاح کرلیتا ہے تو وہ ذمی نہیں کہلائے گا۔۔۔کیونکہ ممکن ہے وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر واپس دار الحرب چلا جائے لیکن اگر حربیہ یہاں آکر ذمی سے نکاح کرے گی تو وہ ذمیہ کہلائے گی کیونکہ وہ اپنے شوہر کی تابع ہوگی۔۔۔۔

سوال :::

کافر مستأمن کا خون کب حلال ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جب کافر مستأمن دار الحرب چلا جائے تو اس کا خون حلال ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال :::

کافر مستأمن کے دار الحرب چلے جانے کے بعد اگر اسے قید کرکے یا دار الحرب پہ غلبہ پاکر قتل کردیا گیا تو اس کے قرض کا کیا حکم ہوگا جو کسی مسلمان یا ذمی پہ لازم تھا ؟؟؟ نیز اس نے ذمی یا مسلمان کے پاس جو امانت رکھوائی تھی اس کا بھی حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

کافر مستأمن کے دار الحرب چلے جانے کے بعد اسے قید کرکے قتل کردیا گیا یا مسلمانوں نے دار الحرب پہ غلبہ پایا اور اس کو قتل کردیا تو اس کا وہ قرض جو دار الاسلام میں کسی مسلمان یا ذمی پہ لازم تھا وہ ساقط ہو جائے گا۔۔۔اور اسی طرح اگر اس نے دار الاسلام میں کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھوائی تھی تو وہ مال غنیمت بن جائے گی۔۔۔

سوال :::

اگر وہ مستأمن کافر دار الحرب جانے کے بعد خود مرگیا یا کفار پہ غلبہ پائے بغیر کسی نے اسے قتل کردیا تو اب اس کے قرض اور امانت کا کیا حکم ہوگا جو دار الاسلام میں مسلمان یا ذمی کے پاس ہے؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں یہ دونوں چیزیں ((قرض اور امانت)) اس کے ورثاء کو دی جائیں گی---کیونکہ اس کے واپس چلے جانے کے بعد بھی اس کے مال کی امان باقی ہے---اگر تو وہ زندہ ہے تو اس کو اس کا مال واپس دیا جائے گا اور اگر وہ مرگیا یا مسلمانوں کے غلبے کے بغیر اسے قتل کردیا گیا ہے تو اس کا مال اس کے ورثاء کے سپرد کیا جائے گا---

لیکن اگر مسلمانوں کے غلبہ کے بعد اسے قتل کیا گیا ہے تو جس طرح مسلمانوں کے غلبہ کی وجہ سے وہ خود مال غنیمت بن گیا تھا اسی طرح اس کا مال بھی اس کے تابع ہوکر غنیمت میں تبدیل ہو جائے گا---

سوال :::

اگر کوئی حربی دار الاسلام میں امن لے کر داخل ہوا اس حال میں کہ دار الحرب میں اس کے بیوی بچے اور اس کا مال بھی تھا جو بطور امانت معصوم ((مسلمان یا ذمی)) یا غیر معصوم ((یعنی حربی)) کے پاس تھا اور مسلمانوں نے دار الحرب پہ قبضہ کرلیا تو حربی کی تمام مذکورہ اشیاء کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب :::

مذکورہ بالا صورت میں حربی کی تمام اشیاء مال غنیمت میں شامل ہوجائیں گی---

اس کی بیوی اور بالغ بچے اس لیے مال غنیمت میں شامل ہوں گے کہ وہ اسلام میں اس کے تابع نہیں ہیں۔۔۔باقی رہی اس کے نابالغ بچوں اور مال کی بات تو وہ اس لیے مال غنیمت میں شامل ہوں گے کیونکہ وہ اس کے ہاتھ نہیں تھے اور ایسی حالت میں ((جبکہ وہ دار الاسلام میں ہے اور اس کا مال اور نابالغ بچے دار الحرب میں ہیں)) اس حربی کا اسلام قبول کرنا ان ((نابالغ بچوں اور مال)) کی عصمت واجب نہیں کرتا۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی کافر دار الحرب میں اسلام قبول کرکے دار الاسلام میں آیا اور اس کے بعد مسلمانوں کا دار الحرب پہ غلبہ ہوگیا تو اس کے اہل و عیال اور مال کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں اس کا چھوٹا بچہ آزاد ہوگا اور ((نابالغ ہونے کی وجہ سے اسے اس کے باپ کے تابع مان کر)) مسلمان سمجھا جائے گا۔۔۔اور اس کا جو مال مسلمان یا ذمی کے پاس بطور امانت تھا وہ بھی اس کو واپس مل جائے گا۔۔۔لیکن اس کے علاوہ بقیہ تمام اشیاء ((مثلا اس کی بیوی ،، بالغ اولاد وہ مال جو حربی کے پاس امانت تھا)) مال غنیمت میں شمار کی جائیں گی۔۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی کافر دار الحرب میں اسلام قبول کرلے اور اس کے مسلمان وارث بھی ہیں اب اگر اسے کوئی مسلمان ((دار الحرب میں)) قتل کردیتا ہے تو قاتل پہ کیا چیز واجب ہوگی ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں مسلمان قاتل پہ قتل عمد میں کچھ بھی واجب نہیں ہوگا اور اگر یہ قتل خطاء ہے تو قاتل پہ صرف کفارہ ہی واجب ہوگا---

لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ قتل عمد ہے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر قتل خطاء ہے تو دیت واجب ہوگی---

سوال :::

اگر کسی مسلمان کو خطأ قتل کردیا جاتا ہے اور اس مقتول مسلمان کا کوئی ولی یا وارث نہیں ہے تو اس کی دیت کون لے گا؟؟؟

جواب :::

اس کی دیت امام لے گا---کیونکہ جس کا کوئی ولی نہیں ہوتا اس کا ولی امام ہوتا ہے---

سوال :::

اگر کوئی حربی کافر امان لے کر دار الاسلام میں آیا اور مسلمان ہوگیا اور اس کا کوئی ولی بھی نہیں ہے---پھر اسے کوئی مسلمان خطأ قتل کردے تو اس کی دیت کون لے گا اور کس سے لے گا؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں اس مقتول کی دیت امام لے گا ((کیونکہ پیچھے بھی بیان ہوچکا ہے جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی امام ہوتا ہے)) اور یہ دیت قاتل کے عاقلہ سے لی جائے گی---

سوال :::

اگر کسی نے قتل عمد کیا ہے تو((مقتول کا کوئی ولی نہ ہونے کی صورت میں اگر امام ولی بنتا ہے تو)) کیا امام ((ولی ہونے کے ناطے)) اس ((قاتل)) کو معاف کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں---

امام ولی ہونے کے ناطے ((قتل عمد کی صورت میں)) قاتل کو معاف نہیں کرسکتا---

یا تو قصاص لے گا یا دیت لے گا لیکن معاف نہیں کرسکتا---

((باب الوظائف))

سوال :::

عشر اور خراج والی زمینیں کون سی ہیں ؟؟؟

جواب :::

عشر والی زمینیں :::

ارض عرب ،، جہاں کے رہنے والے مسلمان ہوگئے ہوں ،، جس زمین کو غلبہ پاکر فتح کیا گیا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا گیا اور بصرہ کی سر زمین---

خراج والی زمینیں :::

سواد عراق ،، جسے غلبہ پاکر فتح کیا گیا لیکن وہاں کے رہنے والوں کو وہیں برقرار رکھا گیا یا امام نے کفار سے صلح کرلی---یہ سب زمینیں خراجی ہیں----

سوال :::

ارض عرب اور سواد عراق عرب سے مراد کون سی سرزمین ہے ؟؟؟

جواب :::

ارض عرب :::

عرب سے مراد مقام عذیب سے لے کر اقصائے حجر تک اور یمن کے مقام مہرہ سے لے کر حدود شام تک----

سواد عراق عرب :::

عذیب سے لے کر عقبہ حلوان تک اور ثعلبیہ سے لے کر عبادان تک---جبکہ بعض کہتے ہیں مقام علث سے لے کر عبادان تک کی سرزمین سواد عراق عرب میں آتی ہے---

سوال :::

اگر کوئی شخص مردہ زمین آباد کرے تو وہ زمین خراجی ہوگی یا عشری ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں قریبی زمین کا اعتبار ہوگا---اگر قریبی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری ہوگی اور اگر قریبی زمین خراجی ہے تو یہ زمین بھی خراجی ہوگی--------

سوال :::

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد پہ کتنا خراج مقرر کیا تھا ؟؟؟

جواب :::

ہر وہ زمین جو قابل زراعت ہو اور اس تک پانی پہنچ سکتا ہو تو اس کی پیداوار میں سے ہر ایک جریب پہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو اور ایک درھم تھا---

رطبۃ ((ککڑی ،، خربوزہ ،، بینگن وغیرہ)) والی زمین کے ایک جریب پہ پانچ دراھم مقرر تھے---

انگور یا کھجور کے باغات جہاں درخت ایک دوسرے سے ملے ہوں اس کے ہر جریب پہ دس دراھم مقرر تھے---

اور ان کے علاوہ بقیہ چیزیں جیسا کہ زعفران اور دیگر باغات پہ ان کی پیداوار کے حساب سے خراج مقرر تھا۔۔۔۔۔۔

سوال :::

جریب اور دیگر پیمانوں کی مقدار بیان کریں۔۔۔

جواب :::

جریب ساٹھ گز لمبا اور ساٹھ گز چوڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

کتب فقہ میں کپڑے کا گز سات مٹھی کا ہوتا ہے۔۔۔اور زمین کو ماپنے کا گز سات مٹھی اور ایک کھڑی ہوئی انگلی کے برابر ہوتا ہے۔۔۔۔

اور اہل حساب کے نزدیک ایک گز چوبیس انگلیوں کے برابر ہوتا ہے اور ایک انگل چھ جو کے برابر ہوتی اس طرح کے ہر جو کا بطن دوسرے کے بطن سے ملا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔

سوال :::

زمین کی پیداوار پہ زیادہ سے زیادہ کتنا خراج مقرر کیا جاسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

زیادہ سے زیادہ مکمل پیداوار میں سے آدھی پیداوار خراج کے طور پر لی جاسکتی ہے اس سے زیادہ نہیں لیا جاسکتا۔۔۔

سوال :::

اگر زمین مقررہ خراج دینے کی طاقت نہیں رکھتی تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟ نیز اگر زمین زیادہ خراج دینے کی طاقت رکھتی ہے تو کیا خراج بڑھایا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر زمین مقررہ خراج دینے کی طاقت نہیں رکھتی تو خراج میں کمی کی جائے گی اور اگر زیادہ خراج دینے کی طاقت رکھتی ہے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خراج میں اضافہ نہیں کیا جائے گا جبکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خراج میں اضافہ کیا جائے گا۔۔۔

سوال :::

کون سی زمین اور کون سی کھیتی پہ خراج نہیں ہوگا؟؟؟

جواب :::

اگر کسی زمین کا پانی منقطع ہوجائے ((یعنی اس زمین تک پانی پہنچنا بند ہو جائے)) تو اس پہ خراج نہیں ہوگا اسی طرح اگر پانی زمین پہ غالب آجائے یعنی زمین کو ڈبودے تو اس زمین پر بھی خراج نہیں ہوگا۔۔۔

اگر کسی کی کھیتی پہ کوئی آفت آجائے مثلا کھیتی ڈوب جائے ،، جل جائے یا سخت سردی کی وجہ سے کھیتی برباد ہو جائے تو اس کھیتی پہ خراج نہیں ہوگا۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی خراجی زمین کھیتی اگانے کی طاقت رکھتی ہے لیکن اس کا مالک اس میں کھیتی نہیں کرتا اور ایسے ہی بیکار چھوڑ دیتا ہے تو کیا اس پہ بھی خراج ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں اس پہ خراج ہوگا کیونکہ اس میں مالک کا قصور ہے کیونکہ وہ زمین کھیتی اگانے کی طاقت رکھتی تھی اور یہ شخص اس میں کھیتی اگا سکتا تھا لیکن اس نے خود زمین کو بیکار رکھا لہذا اس پہ خراج ہوگا۔۔۔

سوال :::

اگر خراجی زمین کو کوئی مسلمان خرید لے یا خراجی زمین کا مالک مسلمان ہوجائے تو کیا اب بھی اس پہ خراج ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں اب بھی اس پہ خراج لازم ہوگا اگرچہ زمین کا مالک مسلمان ہوجائے یا زمین کو کوئی مسلمان خرید لے----

سوال :::

کیا خراجی زمین میں خراج کے ساتھ ساتھ عشر بھی لازم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں جس زمین پہ خراج لازم ہے اس پہ عشر لازم نہیں ہوگا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس زمین پہ خراج کے ساتھ ساتھ عشر بھی لازم ہوگا-------

سوال :::

سال میں اگر ایک زمین پہ چھ چھ ماہ کی دو کھیتیاں اگائی جاتی ہیں ((مثلاً گندم اور چاول)) تو کیا ہر کھیتی پہ عشر اور خراج لازم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

عشر ہر کھیتی پہ علحیدہ علحیدہ لازم ہوگا---

باقی رہی خراج کی بات تو اس کی دو اقسام ہیں

(1) خراج مؤظف :::

خراج مؤظف وہ معین مقدار جو کسی زمین پہ بطور خراج مقرر کی جائے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد عراق پہ مقرر کیا تھا۔۔۔

(2) خراج مقاسمہ :::

خراج مقاسمہ وہ خراج ہوتا ہے جو پیداوار کے حصے کے طور پر معین ہو مثلاً پیداوار کا پانچواں حصہ ،، پیداوار کا چوتھا حصہ وغیرہ۔۔۔۔

خراج مؤظف سال میں صرف ایک بار ہی لیا جائے گا چاہے اس زمین پہ سال میں کتنی ہی کھیتیاں اگائی جائیں لیکن خراج مقاسمہ عشر کی طرح ہے یہ ہر ہر کھیتی پہ علیحدہ علیحدہ طور پر لازم ہوگا۔۔۔۔

((فصل الجزیۃ))

سوال :::

جزیہ کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

جزیہ کی دو اقسام ہیں :::

(1) جزیہ کی پہلی قسم یہ ہے کہ جو فریقین کی رضامندی سے مقرر ہو۔۔۔پس جتنی مقدار پہ فریقین رضامند ہو جائیں گے اتنا جزیہ لیا جائے گا نہ اس سے کم نہ زیادہ۔۔۔۔

(2) جزیہ کی دوسری قسم یہ ہے کہ جب مسلمان کفار پہ غلبہ پاجائیں تو امام اپنی جانب سے ابتداء جزیہ مقرر کردے۔۔۔۔

سوال :::

جو جزیہ فریقین کی رضامندی سے مقرر ہو وہ جزیہ کب اور کس پہ مقرر کیا جائے گا ؟؟؟ اور یہ بھی بتائیں کیا اس جزیہ میں تبدیلی ہوسکتی ہے ؟؟؟

جواب :::

جو جزیہ فریقین کی رضامندی سے مقرر ہو اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اور یہ جزیہ تب مقرر ہوگا جب مسلمان کفار پہ غلبہ پاجائیں اور ان ((کفار)) کو ان کی املاک پہ برقرار رکھیں---اور یہ جزیہ کتابی ،، مجوسی اور عجمی بت پرست پہ مقرر کیا جائے گا جبکہ ان کا مالدار ہونا ظاہر ہوجائے----

عجمی بت پرست پہ جزیہ مقرر کرنے کے بارے میں امام شافعی کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں کہ عجمی بت پرست پہ جزیہ مقرر نہیں کیا جائے گا----

سوال :::

سالانہ کتنا جزیہ مقرر ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر یہ مذکورہ کفار مالدار ہیں تو ہر ایک پہ سالانہ اڑتالیس دراھم مقرر ہوں گے اور ((یہ جزیہ لینے کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ)) ہر ایک سے مہینے بعد چار دراھم لیے جائیں گے---

اگر ان میں سے کوئی مالدار نہیں بلکہ متوسط ہے تو سالانہ چوبیس دراھم مقرر ہوں گے ((اور جزیہ لینے کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ اس سے مہینے بعد دو دراھم لیے جائیں گے))---

اگر ان کفار میں سے کوئی فقیر ہے لیکن وہ کماتا ہے تو اس پہ سالانہ بارہ دراھم مقرر ہوں گے ((اور جزیہ لینے کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ اس سے مہینے بعد ایک درھم لیا جائے گا))----

سوال :::

کس پہ جزیہ مقرر نہیں ہوگا ؟؟؟

جواب :::

عربی بت پرست ،، مرتد ،، وہ راھب جو لوگوں سے نہ ملتا ہو ((امام ابو یوسف کے نزدیک اس راھب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا جبکہ امام محمد اپنے استاد امام اعظم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر وہ کام کرنے پہ قادر ہے تو اس سے بھی جزیہ لیا جائے گا)) ،، بچہ ،، عورت ،، غلام ،، اپاہج ((اپاہج کے بارے میں امام ابو یوسف فرماتے ہیں اگر وہ مالدار ہے تو اس سے جزیہ لیا جائے گا)) وہ فقیر جو نہ کماتا نہ ہو ان تمام مذکورہ لوگوں سے جزیہ نہیں لیا جائے گا---((امام شافعی کے نزدیک جو فقیر نہیں کماتا اس پہ بھی جزیہ لازم ہوگا))----

سوال :::

جزیہ کس چیز سے ساقط ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جس کافر سے جزیہ لیا جاتا ہے اگر وہ مرگیا یا اسلام لے آیا تو اس سے جزیہ ساقط ہو جائے گا---جبکہ امام شافعی کے نزدیک اس سے جزیہ ساقط نہیں ہوگا ((یعنی اگر کوئی کافر جزیہ ادا کرنے سے پہلے مرگیا یا اسلام لے آیا تو اس سے جزیہ امام شافعی کے نزدیک ساقط نہیں ہوگا وہ فرماتے ہیں اگر وہ جزیہ ادا کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کے مال سے جزیہ لیا جائے گا اور اگر وہ جزیہ ادا کرنے سے پہلے اسلام لے آیا تب بھی اس سے جزیہ لیا جائے گا))-----

سوال :::اگر کسی کافر نے ایک سال جزیہ نہیں دیا اور پھر اگلا سال آگیا تو کیا اس سے دونوں سالوں کا جزیہ لیا جائے گا یا ایک سال کا ؟؟؟

جواب :::

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے صرف ایک سال کا جزیہ لیا جائے گا پچھلے سال کا جزیہ نہیں لیا جائے گا۔۔۔جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ اس سے دونوں سالوں کا جزیہ لیا جائے گا۔۔۔۔

سوال :::

کیا ذمی دار الاسلام میں گرجا گھر یا چرچ وغیرہ بناسکتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

ذمی دار الاسلام میں نیا گرجا گھر یا چرچ وغیرہ نہیں بناسکتے۔۔۔ہاں پہلے سے بنے ہوئے گرجا گھر یا چرچ کی دوبارہ مرمت کرسکتے ہیں۔۔۔۔

سوال :::

مسلمانوں اور ذمیوں کے درمیان کن کن چیزوں میں امتیاز کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

مسلمانوں اور ذمیوں کے درمیان کپڑوں میں ،، سواری میں ،، سواری کی زین میں اور اسلحہ میں امتیاز ہوگا کہ ذمی گھوڑے پہ سوار نہیں ہوگا ،، اسلحہ استعمال نہیں کرے گا ،، کستیج نامی دھاگے کو ظاہر کرے گا ((کستیج اون سے بنا ایک انگلی کے برابر موٹا دھاگہ ہوتا ہے جسے ذمی اپنی کمر میں باندھتے ہیں اور یہ زنار جیسا نہیں ہوتا))۔۔۔اور وہ ایسی زین پہ سوار ہوگا جو پالان کی شکل کا ہوگا۔۔۔۔

مردوں کی طرح ذمی عورتوں اور مسلمان عورتوں میں بھی راستے پہ چلنے میں اور حمام میں داخل ہونے میں امتیاز کیا جائے گا۔۔۔

اور ذمیوں کے گھروں پہ کوئی نشانی لگادی جائے گی تاکہ باہر سے گزرنے والے لوگوں کو پتا چلے یہ ذمی کافر کا گھر ہے اور اس کے لیے استغفار نہ کریں-----

سوال :::

کس چیز سے ذمی کا عہد ٹوٹ جائے گا ؟؟؟

جواب :::

ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اگر ذمی کسی جگہ پہ تسلط حاصل کرلے یا دار الحرب میں جاکر کافروں سے مل جائے تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا---

سوال :::

جس ذمی کا عہد ٹوٹ جائے اس میں اور مرتد میں کیا فرق ہے ؟؟؟

جواب :::

ذمی اپنے عہد ٹوٹنے کے بعد مرتد کی طرح ہوجائے گا اور دار الحرب چلے جانے کی وجہ سے وہ میت کے حکم میں ہوجائے گا---لیکن فرق صرف یہ ہے کہ اگر ذمی کو دوبارہ قید کرلیا گیا تو اسے غلام بنا لیا جائے گا جبکہ اگر مرتد قید میں آجاتا ہے تو اسے قتل کردیا جائے گا---

سوال :::

کون سے کام کرنے سے ذمی کا عہد نہیں ٹوٹے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر ذمی جزیہ دینے کا انکار کردے ،، کسی مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرلے یا اسے چوم لے ،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے تو ان تمام کاموں کے باوجود ذمی کا عہد نہیں ٹوٹے گا---

سوال :::

قبیلہ بنو تغلب سے کتنا مال لیا جائے گا اور ان کے غلاموں سے کیا لیا جائے گا ؟؟؟ نیز اس میں امام زفر کا اختلاف بھی ذکر کریں---

جواب :::

قبیلہ بنو تغلب کے بالغ اور بالغہ سے ہماری زکوٰۃ کا دو گنا لیا جائے گا((مسلمانوں کی زکوٰۃ اڑھائی فیصد ہوتی ہے جبکہ قبیلہ بنو تغلب سے پانچ فیصد یعنی ہماری زکوٰۃ کا دوگنا لیا جائے گا)) اور قبیلہ قریش کے آزاد کردہ غلام کی طرح ان کے ((آزاد کردہ)) غلام سے بھی جزیہ اور خراج لیا جائے گا---امام زفر اس میں اختلاف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو تغلب کے آزاد کردہ غلاموں سے بھی ہماری زکوٰۃ کا دو گنا ((یعنی پانچ فیصد)) لیا جائے گا---

قبیلہ بنو تغلب سے ہماری زکوٰۃ کا دو گنا لینے سے مراد یہ ہے کہ زمین کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے گا اور جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان میں سے بیسواں حصہ یعنی پانچ فیصد لیا جائے گا----

((اگر کسی مسلمان کے پاس اتنا مال ہے جو نصاب زکوٰۃ کو پہنچتا ہے تو وہ زکوٰۃ کے طور پر اس میں اڑھائی فیصد مال دے گا جبکہ بنو تغلب کے کفار میں سے کسی بالغ یا بالغہ کے پاس اتنا مال ہے جو نصاب زکوٰۃ کو پہنچتا ہے تو اس کا اڑھائی فیصد لینے کی بجائے پانچ فیصد یعنی مسلمانوں کی زکوٰۃ کا دو گنا لیا جائے گا---

اب ذہن میں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ زکوٰۃ تو عبادت ہے جبکہ بنو تغلب کے کفار سے زکوٰۃ کا دوگنا کیوں لیا جارہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بنو تغلب کے عیسائیوں سے جزیہ مانگا تو انھوں نے جزیہ دینے کا انکار کیا اور کہا کہ ہم ((

مسلمانوں کی)) زکوۃ کا دوگنا دیا کریں تو اسی بات پہ صلح ہوگئی تھی لہذا بنو تغلب کے کفار سے زکوۃ کا دو گنا لیا جاتا ہے))-----

سوال :::

قبیلہ قریش کے آزاد کردہ غلام سے جزیہ یا خراج کیسے لیا جاسکتا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان موجود ہے """ کسی قوم کا ((آزاد کردہ)) غلام انہی میں سے ایک فرد ہے """----؟؟؟

جواب :::

قبیلہ قریش کے ((آزاد کردہ)) غلام سے جزیہ اور خراج لیا جائے گا---باقی رہی اس حدیث کی بات تو یہ صرف صدقے کے باب میں معمول بہ ہوگی((باقی معاملات میں نہیں)) یعنی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہاشمی کی طرح صدقہ نہیں قبول کرسکتا کیونکہ حرمت محض شبہے سے بھی ثابت ہوجاتی ہے---

سوال :::

جزیہ ،، خراج ،، بنو تغلب سے لیا گیا مال ،، کفار کی طرف امام کے لیے آنے والے تحائف اور جو مال کفار سے بغیر جنگ کے لیا گیا وہ کہاں خرچ کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

یہ سارے اموال مسلمانوں کے رفاہ عامہ والے کاموں میں خرچ کیے جائیں گے مثلا ::: اس سے سرحدوں کی حفاظت کی جائے گا قنطرہ اور جسر بنائے جائیں گے ((قنطرہ سے مراد وہ پل جو نہر یا دریا کے اوپر اسے عبور کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے جبکہ جسر وہ عارضی پل ہے جسے کشتیوں سے جوڑ کر بنایا جاتا ہے)) اس کے علاوہ ان مذکورہ اموال سے علماء ،، قاضی ،، اور

عمال کے وظائف دیے جائیں گے اور مجاہدین اور ان کی اولاد کے اوپر ان اموال کو خرچ کیا جائے گا----

اور مذکورہ لوگوں میں سے جو سال کے درمیان میں فوت ہوگیا تو اس کو یہ سالانہ وظیفہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ ایک تحفہ ہے اور اس پر قبضے سے پہلے ملکیت ثابت نہیں ہوتی اور یہ حق اب موت سے ساقط ہوگیا ہے ((لہذا وارثین اس عطیے کا تقاضا کرنے کا حق نہیں رکھتے))---
ہمارے زمانے میں ایسے وظائف کے مستحق قاضی ،، مفتی اور مدرس ہیں-----

((کتاب المرتد))

سوال :::
جو شخص مرتد ہوگیا اس کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::
معاذاللہ جو شخص مرتد ہو جائے تو اس پہ اسلام پیش کیا جائے اور اسلام کے حوالے سے جو اس کے شبہات ہیں ان کو دور کیا جائے اگر وہ مہلت طلب کرے تو اسے تین دن قید میں رکھا جائے اور اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا----

سوال :::
مرتد کی توبہ کس طرح ہوگی؟؟؟

جواب :::

مرتد کی توبہ اس طرح ہوگی کہ وہ اپنی توبہ میں اسلام کے علاوہ جو ادیان ہیں ان سے بیزاری کا اظہار کرے یا وہ مذہب جس کی طرف وہ اسلام کو چھوڑ کرگیا اس مذہب سے توبہ کرے۔۔۔۔

سوال :::

کیا مرتد پہ اسلام پیش کرنے سے پہلے اسے قتل کیا جاسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

مرتد پہ اسلام پیش کیا جائے گا لیکن اگر اسلام پیش کرنے سے پہلے اسے قتل کردیا جائے تو اس میں ترک مستحب پایا جارہا ہے لیکن ضمان واجب نہیں ہوگی کیونکہ وہ ارتداد کی وجہ سے قتل کا مستحق ہوچکا ہے۔۔۔۔

لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حاکم اسلام پہ واجب ہے اسے تین دن مہلت دے اور مہلت دینے سے پہلے مرتد کا قتل جائز نہیں ہے۔۔۔۔

سوال :::

اگر کوئی مسلمان معاذاللہ مرتد ہو جائے تو کیا اس کا مال اس کی ملک میں رہے گا ؟؟؟

جواب :::

اس کے مال کی ملکیت موقوفا ختم ہو جائے گی اور اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ملکیت بھی لوٹ آئے گی لیکن اگر وہ اسی حالت میں مرجائے یا قتل کردیا جائے یا دار الحرب چلا جائے اور حکما اس کی موت کا فیصلہ سنا دیا جائے تو اس کا مدبر غلام اور ام ولد آزاد ہوجائے گی اور اگر وہ مقروض تھا اور قرضے کی ایک مدت مقرر تھی تو اب وہ مدت خودبخود ختم ہو جائے گی اور قرض فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا ((کیونکہ مقروض کے مرنے کی وجہ سے اس کے قرض کی مقررہ مدت ختم ہوجاتی ہے اور فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوتا ہے))۔۔۔۔

سوال :::

مرتد کی کمائی کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

وہ مال جو اس نے حالت اسلام میں کمایا اس کے مسلمان وارث کے لیے ہوگا اور وہ مال جو اس نے حالت ارتداد میں کمایا مال فئی میں شامل ہوگا۔۔۔۔یہ حکم امام اعظم کے نزدیک ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں دونوں کمائیاں ((یعنی حالت اسلام و ارتداد کی کمائیاں)) مسلمان وارث کی ہوں گی لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کا دونوں حالتوں میں کمایا جانے والا مال "" مال فئی "" ہوگا۔۔۔

سوال :::

مرتد نے زمانہ اسلام اور جو زمانہ ارتداد میں جو قرض لیا اس قرض کو کس مال سے ادا کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

جو قرض اس نے حالت اسلام میں لیا تھا اس کو اسی مال سے ادا کیا جائے گا جو اس نے حالت اسلام میں کمایا اور وہ قرض جو اس نے حالت ارتداد میں لیا اس کو حالت ارتداد میں کمائے ہوئے مال سے ادا کیا جائے گا۔۔۔

سوال :::

مرتد کے نکاح اور ذبیحہ کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

اس کا نکاح اور ذبیحہ باطل ہے۔۔۔

سوال :::

مرتد کی طلاق اور اس کا اپنی لونڈی کو ام ولد بنانے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

مرتد کا طلاق دینا اور ام ولد بنانا درست ہے---

طلاق کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جب وہ مرتد ہوا تو اس کا نکاح فسخ ہوگیا اور بیوی فسخ نکاح کی عدت میں تھی اور اس نے اگر اس حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی تو واقع ہوجائے گی----

اور اسی طرح اگر دونوں اکٹھے مرتد ہوئے اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر دونوں اکٹھے مسلمان ہوگئے تو اس صورت میں ان کا نکاح فسخ نہیں ہوا لیکن طلاق واقع ہو جائے گی----

سوال :::

مرتد کی شرکت مفاوضت ،، بیع و شراء ،، ھبہ ،، اعارہ ،، اجارہ ،،تدبیر ،، کتابت اور وصیت کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اس کے مذکورہ تمام معاملات موقوف ہوں گے اگر تو وہ اسلام لے آتا ہے تو یہ سب معاملات نافذ ہوجائیں گے اور اگر وہ حالت ارتداد میں مرگیا یا قتل ہوگیا یا دار الحرب چلا گیا اور اس کی موت کا فیصلہ کردیا گیا تو یہ سب معاملات باطل ہوجائیں گے----

شرکت مفاوضت کے موقوف ہونے کے بارے میں سب علماء کا اتفاق ہے لیکن بقیہ معاملات کے بارے امام اعظم فرماتے ہیں کہ یہ موقوف ہوں گے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں نافذ ہوجائیں گے----

سوال :::

اگر مرتد قاضی کے حکم لگانے سے پہلے مسلمان بن کر واپس لوٹ آئے تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟ نیز اگر حکم لگانے کے بعد مسلمان ہو کر واپس آئے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہوچکا ہو تو کیا وہ اپنا مال ورثاء سے واپس لے سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر قاضی کے حکم لگانے سے پہلے وہ مسلمان بن کر واپس لوٹ آئے تو گویا کہ وہ مرتد ہی نہیں ہوا ((تو اس کا مدبر ،، اور ام ولد آزاد نہیں ہوں گے قرض کی مدت دوبارہ واپس آجائے گی فوری طور پر ادا کے واجب ہونے والا حکم ختم ہو جائے گا))----

اور اگر قاضی کے حکم لگانے کے بعد وہ واپس آیا اور اس کا مال ورثاء میں تقسیم ہوچکا تھا تو وہ اپنا مال واپس لے سکتا ہے----

سوال :::

اگر عورت مرتد ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر عورت مرتد ہو تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا((جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں اسے قتل کیا جائے گا)) بلکہ جب تک اسلام نہ لائے اسے قید رکھا جائے گا اور کا تصرف کرنا صحیح ہوگا اور اس کی حالت اسلام اور حالت ارتداد کی کمائی ورثاء کے لیے ہوگی-----

سوال :::

اگر مرتد کی لونڈی بچہ جنے اور مرتد اس بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے تو کیا وہ اس کا بچہ کہلائے گا ؟؟؟ نیز کیا وہ بچہ اس مرتد کا وارث بنے گا؟؟؟

جواب :::

اگر مرتد کی مسلمان لونڈی بچہ جنے اور مرتد نے اس بچے کے باپ ہونے دعویٰ کیا تو بچہ اس کا کہلائے گا اور آزاد ہوگا۔۔۔

اور اگر وہ مرتد مرجاتا ہے یا دار الحرب میں جاکر کفار سے مل جاتا ہے تو وہ بچہ مرتد کا وارث کہلائے گا برابر ہے کہ اس کے مرتد ہونے اور بچہ پیدا ہونے کے درمیان چھ ماہ کا عرصہ ہو یا اس سے زیادہ بہرحال بچہ ضرور وارث بنے گا اور اپنی ماں کے تابع ہوکر مسلمان کہلائے گا اور مسلمان مرتد کا وارث بن سکتا ہے۔۔۔۔

اگر وہ بچہ جننے والی لونڈی نصرانیہ ((یا یہودیہ)) ہو اور اس شخص کے مرتد ہونے اور بچے کے پیدا ہونے کے درمیان چھ ماہ سے کم عرصہ ہو تو وہ بچہ وارث کہلائے گا لیکن اگر چھ ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہوچکا ہے تو وہ بچہ وارث نہیں کہلائے گا کیونکہ یہاں بچہ باپ کے تابع ہوگا اپنی نصرانی ماں کے تابع نہیں ہوگا۔۔۔اس کی وجہ یہ ہے کہ باپ پہ اسلام قبول کرنے کے لیے جبر کیا جائے گا جبکہ نصرانیہ لونڈی پہ جبر نہیں کیا جائے گا تو اس جہت سے اس بچے کا باپ اس کی ماں کی نسبت اسلام کے زیادہ قریب ہے لہذا بچہ باپ کے تابع ہوگا۔۔۔۔

سوال :::

اگر مرتد اپنا مال لے کر دار الحرب چلا گیا اور اس پہ غلبہ پالیا گیا تو اس مال کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟ نیز اگر ایک دفعہ وہ بغیر مال کے گیا اور واپس آکر دوبارہ اپنا مال لے کر چلا گیا اور اس پہ غلبہ پالیا گیا تو اب اس کے مال کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب ::: اگر مرتد اپنا مال لے کر دار الحرب چلا گیا اور اس پہ غلبہ پالیا گیا تو اس کا مال """" مال فئی """" کہلائے گا ((اور اس مال کو بیت المقدس میں جمع کردیا جائے گا))۔۔۔۔

اگر مرتد بغیر مال کے دار الحرب گیا اور دار الحرب جانے کی وجہ سے قاضی نے اس کے لحاق کا فیصلہ کردیا پھر وہ مرتد ((فیصلہ ہونے کے بعد)) دار الاسلام واپس آیا اور دوسری دفعہ اپنے مال کے ساتھ دار الحرب چلا گیا اور اب مسلمانوں نے اس پہ غلبہ پالیا تو جب تک وہ مال مجاہدین میں تقسیم نہیں کیا جائے گا تو وارث اس مال کو لے سکتا ہے ((لیکن جب تقسیم کردیا گیا تو وارث قیمت دے کر اس مال کو لے گا))-----

سوال :::

اگر مرتد دار الحرب چلا گیا اس حال میں کہ دار الاسلام میں اس کا ایک غلام ہے تو اس کا کیا فیصلہ کیا جائے گا؟؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں قاضی حکما مرتد کی موت کا فیصلہ کرتے ہوئے اس غلام کو مرتد کے بیٹے کی ملکیت میں دے دے گا----

سوال :::

اگر مرتد کا بیٹا غلام کا مالک بننے کے بعد اس کو مکاتب بنادے اور مرتد باپ مسلمان ہوکر واپس آجائے تو بدل کتابت اور مکاتب غلام کی ولایت کس کے لیے ہوگی ؟؟؟

جواب :::

بدل کتابت اور غلام کی ولایت اس کے باپ کے لیے ہوگی جو مسلمان ہوکر واپس آگیا ہے کیونکہ مکاتب بنانا درست ہوگا وہ اس لیے کہ بیٹا باپ کا خلیفہ ہے اور جب وہ مسلمان ہوکر واپس آگیا تو بیٹا باپ کی جانب سے بمنزلہ وکیل ہوجائے گا اس لیے بدل کتابت باپ کے لیے

ہوگا اور آزادی بھی باپ کی طرف سے واقع ہوگی اس لیے غلام کی ولایت کا مالک بھی باپ ہوگا-----

سوال :::

اگر مرتد کسی کو خطاء قتل کردے تو اس کی دیت کس پہ ہوگی ؟؟؟

جواب :::

اگر مرتد کسی کو خطاء قتل کردے تو اس کی دیت مرتد پہ ہوگی عاقلہ پہ نہیں ہوگی کیونکہ یہاں عاقلہ کی طرف سے ہونے والی نصرت ثابت نہیں ہورہی لہذا دیت مرتد ہی دے گا----

سوال :::

یہ دیت کون سے مال سے ادا کی جائے گی ؟؟؟

جواب :::

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دیت اس مال سے ادا کی جائے گی جو اس نے حالت اسلام میں کمایا جبکہ صاحبین فرماتے ہیں اس کی دونوں حالتوں ((یعنی حالت اسلام اور حالت کفر)) کی کمائی میں سے عدت دی جاسکتی ہے----

سوال :::

اگر مرتد کا جان بوجھ کر کوئی ہاتھ کاٹ دے تو اس کا حکم مع اختلاف آئمہ تفصیل سے ذکر کریں----

جواب :::

اگر کسی نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اور جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا وہ معاذاللہ مرتد ہوگیا اور اسی ہاتھ کٹنے کی وجہ سے مرگیا یا دار الحرب چلا گیا((اور قاضی نے اس کی موت کا فیصلہ کردیا))

پھر الحمدللہ مسلمان ہوکر واپس آگیا اور ہاتھ کٹنے کی وجہ سے مرگیا تو ہاتھ کاٹنے والا اپنے مال سے مرتد کے ورثاء کو نصف دیت دے گا۔۔۔۔

نصف دیت اس لیے واجب ہوگی کیونکہ ہاتھ محل معصوم میں کٹا تھا اور سرایت محل غیر معصوم میں ہوگئی لہذا نصف دیت ہوگی پوری دیت واجب نہیں ہوگی۔۔۔۔

اور یہ دیت کاٹنے والے کے مال سے دی جائے گی کیونکہ عمدا جو جرم ہو عاقلہ پہ اس کا بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔۔۔اور قصاص اس لیے واجب نہیں ہوگا کیونکہ ارتداد کی وجہ سے عصمت میں شبہ ہوگیا ہے۔۔۔۔

اگر وہ مرتد دار الحرب جانے سے پہلے دار الاسلام میں ہی اسلام قبول کرلیتا ہے اور اسی زخم کی وجہ سے مرجاتا ہے تو کاٹنے والے پہ پوری دیت واجب ہوگی کیونکہ ہاتھ محل معصوم میں کاٹا گیا اور سرایت بھی محل معصوم میں تھی لہذا پوری دیت واجب ہوگی۔۔۔اور یہ حکم شیخین کے نزدیک ہے جبکہ امام محمد فرماتے ہیں آدھی دیت ہی لازم ہوگی کیونکہ ارتداد نے سرایت کو باطل کردیا اور اب دوبارہ اسلام قبول کرنے سے وجوب ضمان کی طرف حکم نہیں بدلے گا۔۔۔۔

سوال :::

اگر مکاتب غلام مرتد ہوگیا اور اپنے مال کے ساتھ دار الحرب چلا گیا اب اس پہ غلبہ پالیا گیا اور اسے قتل کردیا گیا تو بدل مکاتب اور بقیہ مال کس کے لیے ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں بدل مکاتب اس کے آقا کے لیے ہوگا اور بدل مکاتب ادا کرنے کے بعد جو بقیہ مال بچا وہ مال وارثوں کے لیے ہوگا۔۔۔۔

سوال :::

اگر دو میاں بیوی اکٹھے مرتد ہوئے اور ان کا بیٹا ہوا پھر بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوا اور سب پہ غلبہ پالیا گیا تو کیا مرتد کا بیٹا اور پوتا مال غنیمت میں شمار کیے جائیں گے ؟؟؟ نیز کیا ان پر اسلام قبول کرنے کے لیے جبر کیا جاسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں مرتد کا بیٹا اور پوتا مال غنیمت میں شمار کیے جائیں گے اور مرتد کے بیٹے پہ اسلام قبول کرنے کے لیے جبر کیا جاسکتا ہے جبکہ پوتے پہ جبر نہیں کیا جائیگا کیونکہ اسلام میں پوتا اپنے دادے کے تابع نہیں ہوتا جبکہ امام حسن فرماتے ہیں کہ پوتے پہ بھی اسلام قبول کرنے کے لیے جبر کیا جائے گا کیونکہ پوتا بھی اسلام میں اپنے دادے کے تابع ہوگا۔۔۔

سوال :::

کیا سمجھدار بچے کے اسلام اور ارتداد کا اعتبار ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،،

سمجھدار بچے کے اسلام اور ارتداد کا اعتبار ہوگا۔۔۔

اگر وہ مرتد ہو جائے تو اس پہ جبر کیا جائے گا لیکن اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

یہ حکم ہمارے نزدیک ہے جبکہ امام شافعی اور امام زفر فرماتے ہیں کہ سمجھدار بچے کا اسلام اور ارتداد معتبر نہیں ہے۔۔۔۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بلوغت سے پہلے مسلمان ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا اسلام صحیح قرار دیا تھا اور فخر بھی کیا تھا۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے زمانہ بلوغت میں اسلام لانے کے بارے ایک شعر بھی کہا ہے :::

سبقتکم علی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی
وسبقتکم الی الاسلام قھرا
بصارم ھمتی وسنان عزمی

((باب البغاۃ))

سوال :::
باغی کسے کہتے ہیں ؟؟؟
جواب :::
مسلمانوں کا وہ گروہ جو امام برحق کے خلاف خروج کریں باغی کہلاتے ہیں۔۔۔
سوال :::
امام باغیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا ؟؟؟
جواب :::

سب سے پہلے تو امام کو چاہیے کہ ان کو اپنی اطاعت کی طرف بلائے اور ان کے جو شکوک و شبہات ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اگر وہ نہیں مانتے اور مسلمانوں کی ایک جماعت لے کر کسی مقام پہ جمع ہوجاتے ہیں تاکہ امام کے خلاف جنگ کریں تو ان کو ابتداء قتل کرنا جائز ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کو ابتداء قتل کرنا جائز نہیں ہے---

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل یہ ہے کہ مسلمان کو ابتداء قتل کرنا جائز نہیں ہے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں حکم کا دار و مدار اس کی دلیل اور قرینے وغیرہ پہ ہوتا ہے اور یہاں باغی کسی مقام پہ لشکر لے کر جمع ہوچکے ہیں اور ان کا یہ جمع ہونا اس بات پہ دلیل ہے کہ وہ امام کے خلاف جنگ کرنے لگے ہیں اور اگر امام اس بات کا انتظار کرے کہ پہلے باغی حملہ کریں گے تو بسا اوقات ان باغیوں کے شر کو دفع کرنا ممکن نہیں ہوتا لہذا اس صورت میں ان کو ابتداء قتل کرنا جائز ہے----

سوال :::

باغیوں میں سے اگر کوئی زخمی ہو تو کیا اسے قتل کیا جاسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر کوئی باغی زخمی ہوجائے تو اس کو قتل کردیں گے اور یہ قتل کرنا اس صورت میں ہوگا جب اس کے پیچھے کوئی بڑی جماعت موجود ہے لیکن اگر اس کی کوئی بڑی جماعت پیچھے موجود نہیں جس سے مل کر وہ قوت حاصل کرسکے تو اس صورت میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ اب اس کو قتل کرنے کی ضرورت نہ رہی اور بلا ضرورت کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا جاسکتا

لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلے میں احناف کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں چاہے اس کے پیچھے کوئی جماعت ہے یا نہیں اس ((زخمی)) کو قتل نہیں کیا جائے گا-----

سوال :::

باغی شکست کے بعد پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں تو کیا ہم ان کا پیچھا کرسکتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

اگر باغی پیٹھ کر بھاگ جائیں اور ان کی پیچھے کوئی بڑی جماعت موجود ہے جس سے مل کر وہ قوت حاصل کرسکتے ہیں تو اس صورت میں ان کا پیچھا کیا جائے گا لیکن اگر ان کی کوئی بڑی جماعت نہیں ہے جس سے مل کر وہ قوت حاصل کرسکیں تو اس صورت میں بھاگتے ہوئے باغیوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا-----

سوال :::

کیا ہم باغیوں کی اولاد اور مال پہ قبضہ کرسکتے ہیں ؟؟؟ نیز حاجت کے وقت ان کے اسلحے اور گھوڑوں کو استعمال کرنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

ہم ان کی اولاد کو قید نہیں کریں گے لیکن ان کے اموال پہ قبضہ کرلیں گے جب تک وہ توبہ نہ کرلیں---جب وہ توبہ کرلیں تو ان کو ان کا مال واپس دیا جائے گا---اور حاجت کے وقت ہم ان کا اسلحہ اور گھوڑے بھی استعمال کرسکتے ہیں لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں بھی اختلاف کرتے ہیں ((وہ کہتے ہیں کہ یہ مال مسلمانوں کا ہے اگرچہ وہ باغی ہیں اور مسلمان کے مال سے اس کی اجازت کی بغیر نفع اٹھانا جائز نہیں))-----

سوال :::

اگر کوئی باغی کسی دوسرے باغی کو قتل کردے اور پھر ان باغیوں پہ مسلمان غلبہ پالیں تو کیا قاتل پہ دیت یا قصاص وغیرہ ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں قاتل پہ کچھ بھی لازم نہیں ہوگا کیونکہ بوقت قتل ان پہ امام کی ولایت نہیں تھی---

سوال :::

اگر باغی کسی شہر پہ قبضہ کریں اور شہریوں میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل کردے اور پھر اس پہ مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا تو کیا قاتل کو سزا ملے گی ؟؟؟

جواب :::

باغیوں کے شہر پہ قبضہ کرنے کے بعد اگر باغی شہر میں اپنے احکامات جاری کرچکے ہیں تو اب اس قاتل کو سزا نہیں ملے گی لیکن اگر انہوں نے اپنے احکامات جاری نہیں کیے اور امام برحق نے اس شہر سے باغیوں کو نکال دیا ہے تو اس صورت میں قاتل کو قتل کیا جائے گا کیونکہ ابھی تک امام کی ولایت شہر والوں سے منقطع نہیں ہوئی----

سوال :::

اگر باغی کسی عادل ((جو کہ باغی نہ ہو بلکہ امام کا فرمانبردار ہو اس)) کو اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے قتل کردے تو کیا وہ اس کا وارث ہوگا ؟؟؟ اور اسی طرح اگر کوئی عادل کسی باغی کو اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے قتل کردے تو کیا وہ بھی باغی کا وارث بنے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر باغی کسی عادل ((جو کہ حاکم اسلام کا فرمانبردار ہے)) کو اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے قتل کردے تو وہ ((باغی)) اس کا وارث ہوگا---یہ حکم طرفین کے نزدیک ہے جبکہ امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں باغی مطلقاً کسی عادل کا وارث نہیں ہوگا اگرچہ اپنے حق کا دعوی کرے یا ((وہ باغی)) اپنے باطل ہونے کا اقرار کرے تو کسی صورت میں بھی وہ عادل کا وارث نہیں بن سکتا-----

اگر کوئی عادل کسی باغی کو اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے قتل کردے تو وہ باغی کا وارث قرار پائے گا اور اگر وہ عادل اقرار کرلے کہ میں باطل پہ ہوں تو اس صورت میں وہ باغی کا وارث نہیں ہوگا----

سوال :::

کیا کسی فتنہ پرور ((یعنی باغی ،، چور یا ڈاکو)) کو اسلحہ بیچنا جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

بیچنے والا اگر جانتا ہے کہ جسے میں اسلحہ بیچ رہا ہوں وہ فتنہ پرور ہے تو اس کا اسلحہ بیچنا مکروہ ہے لیکن اگر وہ نہیں جانتا تو مکروہ نہیں ہے---

((کتاب اللقیط))

سوال :::

لا وارث بچے کو اٹھانے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

لاوارث بچے کو اٹھانا مستحب ہے اور اگر اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کو اٹھانا واجب ہے----

سوال :::

لاوارث بچہ آزاد ہوگا یا غلام ؟؟؟

جواب :::

اگر غلامی کی کوئی دلیل نہ ہو تو وہ بچہ آزاد کہلائے گا-----

سوال :::

لاوارث بچے کا خرچ اور اس کی جنایت کا تاوان کہاں سے دیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

لاوارث بچے کا خرچ اور جنایات کا تاوان سب کچھ بیت المال سے ادا کیا جائے گا------

سوال :::

اگر لاوارث بچہ بڑا ہوکر پیسے کمائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کا کمایا ہوا مال کس کو ملے گا؟؟؟؟

جواب :::

اس کا تمام مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا---

سوال :::

لاوارث بچے کے نسب کے بارے میں احکامات بیان کریں----

جواب :::

جو کوئی لاوارث بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے گا اس سے نسب ثابت ہوجائے گا،، اگر دعویٰ کرنے والے دو مرد ہیں تو ان میں سے کسی ایک نے بچے کے جسم کے بارے میں کوئی علامت بتائی اور وہ اپنی بات میں سچا نکلا تو اس سے بچے کا نسب ثابت ہوجائے گا۔۔۔
اگر کسی غلام نے بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے بھی نسب ثابت ہوجائے گا لیکن وہ بچہ آزاد ہوگا کیونکہ دار الاسلام میں آزادی اصل ہے۔۔۔اسی طرح اگر کوئی ذمی بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے تو بچے کا نسب اس سے ملا دیا جائے گا اور اگر یہ بچہ ذمیوں کے علاقے سے ملا تھا تب یہ بچہ ذمی کے تابع ہوکر ذمی کہلائے گا لیکن اگر بچہ مسلمانوں کے علاقے سے ملا تھا اور ذمی نے بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا تو بچہ اس کا ہوجائے گا لیکن اس کا مذہب اسلام ہوگا کیونکہ وہ مسلمانوں کے علاقے سے ملا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر لاوارث بچے کے ساتھ کچھ مال بندھا ہوا تھا تو وہ مال کس کو ملے گا ؟؟؟

جواب :::

وہ مال اسی لاوارث بچے کا ہوگا اور قاضی کے حکم سے وہ مال بچے کو لوٹا دیا جائے گا اور یہ بھی کہا گیا کہ قاضی کے حکم کے بغیر وہ مال بچے کو لوٹا دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال :::

کیا ملتقط ((لاوارث بچے کو اٹھانے والا)) لقیط ((لاوارث بچہ)) کو ملنے والا تحفہ لے سکتا ہے ؟؟؟ کیا اس کے مال وغیرہ میں تصرف کرسکتا ہے ؟؟؟؟ کیا اس کا نکاح کرواسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر لقیط کو کوئی تحفہ ملے تو ملتقط اس پہ قبضہ کرسکتا ہے ،، لیکن لقیط کا نکاح نہیں کرواسکتا اور نہ ہی اس کے مال میں تصرف کرسکتا ہے ،، اور نہ اس کا اجارہ کرسکتا ہے۔۔۔۔

((کتاب اللقطہ))

سوال :::

لقطہ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب :::

لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو اس حالت میں پایا جائے کہ اس کا مالک معلوم نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال :::

لقطہ پر گواہ بنانے کے احکامات بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

اگر کسی کو کوئی پڑی ہوئی چیز ملے تو اسے چاہیے کہ اس پر گواہ بنالے کہ میں اس چیز کو اس لیے اٹھارہا ہوں تاکہ اس کے مالک کو لوٹا دوں ،، اگر اس نے ((قدرت کے باوجود)) کسی کو گواہ نہ بنایا تو طرفین کے نزدیک اس پہ تاوان آئے گا جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پہ تاوان لازم نہیں ہوگا بلکہ ملتقط یعنی چیز اٹھانے والے کا قول معتبر ہوگا کہ میں نے اس چیز کو مالک تک پہنچانے کے لیے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر ملتقط یہ اقرار کرے کہ میں نے اس چیز کو اپنے لیے اٹھایا تھا تو کیا اس پہ ضمان واجب ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے اس چیز کو اپنے لیے اٹھایا تھا تو اس پہ بالاجماع تاوان لازم ہوگا-----

سوال :::

لقطہ پہ گواہ بنانے کی کیا صورت ہے ؟؟؟

جواب :::

اس کی صورت یہ ہے کہ ملتقط لوگوں سے کہے """ جسے تم اپنی چیز ڈھونڈتے ہوئے سنو تو اسے میرے پاس بھیج دو """----

سوال :::

لقطہ کا اعلان کرنے کی کیا صورت ہے ؟؟؟ نیز یہ اعلان کہاں اور کب تک کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

اعلان کہ صورت یہ ہے کہ وہ کہے """ مجھے ایک گری ہوئی چیز ملی ہے اور میں اس کے مالک کو نہیں جانتا ،، تو اس چیز کا مالک میرے پاس آئے اپنی چیز کی علامت بیان کرے تاکہ میں اسے وہ چیز واپس کردوں """----

جس جگہ سے یہ چیز ملی ہو وہاں اور جہاں کہیں لوگوں کا اجتماع رہتا ہے وہاں یہ اعلان کیا جائے گا---

اس کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے ،، لیکن صحیح یہ ہے کہ اس کی کوئی مقررہ مدت نہیں ہے بلکہ یہ اٹھانے والے پہ محمول ہے کہ وہ تب تک اعلان کرے جب تک اس کو غالب گمان نہ ہوجایے کہ اب اس کا مالک نہیں مل سکتا------

امام محمد ،، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ نے بغیر کسی فرق کے ایک سال کی مدت مقرر کی ہے----

سوال :::

کیا حرم سے ملنے والی چیز اور حل ((یعنی غیر حرم)) سے ملنے والی چیز کے احکامات ایک ہی ہیں؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

چیز چاہے حرم سے ملے یا غیر حرم سے ان کے ایک ہی احکامات ہیں ((یعنی تب تک اس چیز کا اعلان کرے جب تک ملتقط کو ظن غالب نہ ہوجائے کہ اب اس کا مالک نہیں ملے گا))

لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر لقطہ حرم سے ملا تو تب تک اس کا اعلان کرنا واجب ہوگا جب تک مالک نہ مل جائے----

سوال :::

وہ چیز جو جلد خراب ہوجاتی ہے جیسا کہ پکا ہوا کھانا یا بعض پھل ،، ان کا اعلان کب تک کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

جب تک ان کے خراب ہونے کا خوف نہ ہو تب تک ان کا اعلان کیا جائے گا ،، پھر اگر مالک نہ ملے تو یہ چیز صدقہ کردی جائے گی ،، پس اگر اس کا مالک ((صدقہ کیے جانے کے بعد)) آجاتا ہے اور صدقے کو درست قرار دیتا ہے تو مالک اجر کا مستحق ہوگا اگر مالک درست قرار نہیں دیتا تو ملتقط پہ اس چیز کا تاوان لازم ہوگا-----

سوال :::

لقطہ چاہے کوئی جانور ہو یا اس کے علاوہ کوئی مال ہو ،، کیا ان کے احکامات میں کوئی فرق ہے ؟؟؟

جواب :::

لقطہ چاہے جانور ہو یا کوئی اور مال ہو احناف کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں لیکن امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص صحراء میں اونٹ یا گائے کو پائے تو اس کو چھوڑ دینا افضل ہے ((جبکہ احناف کہتے ہیں کہ اس کو مالک تک پہنچانے کی غرض سے پکڑ لے تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے))-----

سوال :::

اگر ملتقط نے لقطہ پہ کوئی خرچ کیا ہے تو کیا وہ چیز کے مالک سے اپنا خرچ وصول کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر ملتقط نے لقطہ پہ قاضی کی اجازت کے بغیر خرچ کیا تو وہ تبرع ہے یعنی مالک سے اس کا خرچ وصول نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر حاکم کی اجازت سے خرچ کیا ہے تو اس کا خرچ کرنا مالک کے ذمے قرض ہوگا یعنی ملتقط اپنا خرچ مالک سے لے سکتا ہے----

سوال :::

لقطہ سے اگر نفع مل سکتا ہے تو کیا قاضی اسے اجرت پہ دے سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

لقطہ سے اگر نفع مل سکتا ہے تو قاضی اسے اجرت پہ دے سکتا ہے اور اس سے جو اجرت حاصل ہوگی اس میں سے اس لقطہ پہ خرچ کیا جائے گا مثلا اگر لقطہ کوئی بھاگا ہوا غلام ہے تو غلام کو اجرت پہ دیا جائے گا اور جو پیسے غلام کمائے گا ان میں سے اس کا خرچ ادا کیا جائے گا----

سوال :::

اگر لقطہ سے نفع نہیں مل سکتا تو قاضی کیا کرے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر لقطہ سے نفع نہیں مل سکتا تو قاضی اگر مناسب سمجھے تو ملتقط کو اس لقطہ پہ خرچ کرنے کی اجازت دے دے گا اس شرط پر کہ جب اس چیز کا مالک آئے تو مالک سے یہ خرچ وصول کیا جائے گا ،، اگر قاضی لقطہ پہ خرچ کرنا مناسب نہ سمجھے تو اس کو فروخت کردے اور ملتقط کو

اس کے پیسے بحفاظت رکھنے کا حکم دے دے تاکہ جب اس چیز کا مالک آئے تو اسے یہ پیسے دیے جا سکیں----

سوال :::

مصنف نے اپنے قول """ وشرط الرجوع علی ربھا فی الأصح """ میں """ فی الأصح """ کی قید کیوں لگائی ہے ؟؟؟

جواب :::

مصنف نے یہ قید اس لیے لگائی ہے کیونکہ ایک اور روایت بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ مالک سے خرچ وصول کرنے کے لیے حاکم کا خرچ کرنے کا حکم ہی کافی ہے لیکن زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ محض انفاق کا حکم خرچ وصول کرنے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ اس کی علیحدہ سے شرط لگائی جائے----

سوال :::

کیا ملتقط مالک سے اپنا خرچہ ((جو اس نے لقطہ پہ کیا)) لینے کے لیے چیز کو اپنے پاس روک سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

ملتقط اپنا خرچہ لینے کے لیے چیز کو اپنے پاس روک سکتا ہے ،، لیکن اگر روکنے کے بعد وہ چیز ہلاک ہوگئی تو ملتقط کا خرچہ ساقط ہو جائے گا کیونکہ جب اس نے اس چیز کو اپنے پاس خرچ وصول کرنے کے لیے روکا تو وہ """ رہن """ کے بمنزلہ ہوگئی اور جب مرتہن کے پاس """ رہن """ ہلاک ہوجایے تو راہن سے مرتہن کا قرضہ ساقط ہوجاتا ہے ،، اور اگر روکنے سے پہلے وہ چیز ہلاک ہوگئی تو ملتقط کا نفقہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ مالک کو وہ خرچ ادا کرنا ہوگا----

سوال :::

اگر چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ کرنے والا شخص چیز کی علامت ٹھیک بتادے تو کیا بغیر کسی حجت کے مالک کو وہ چیز دینا واجب ہوگی ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،،

بغیر حجت کے چیز کو دینا واجب نہیں اور یہ حکم احناف کے نزدیک ہے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مالک نے چیز کی علامت بتادی تو بغیر کسی حجت کے چیز کو دینا واجب ہوگا۔۔۔۔

سوال :::

مالک نہ ملنے کی صورت میں کیا ملتقط لقطہ سے خود نفع اٹھا سکتا ہے ؟؟؟ نیز کیا وہ لقطہ کو اپنے اصول و فروع پہ صدقہ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر ملتقط فقیر ہے تو مالک نہ ملنے کی صورت میں وہ خود نفع اٹھا سکتا ہے لیکن اگر غنی ہے تو خود نفع نہیں اٹھا سکتا بلکہ اسے صدقہ کردے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ ،، اولاد یا بیوی پہ بھی صدقہ کردے تب بھی درست ہے۔۔۔۔۔۔

((کتاب الآبق))

سوال :::

آبق اور ضال کی تعریف کریں---

جواب :::

آبق وہ غلام ہوتا ہے جو جان بوجھ کر اپنے آقا سے بھاگ جائے-----

ضال وہ غلام ہوتا ہے جو بغیر قصد کے راستہ بھٹک جائے-----

سوال :::

بھاگے ہوئے اور راہ بھولے ہوئے غلام کو پکڑنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کوئی شخص بھاگے ہوئے غلام کو پکڑنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس کے لیے اس غلام کو پکڑنا مستحب ہے---

اور راستہ بھٹکے ہوئے غلام کو بعض کے قول کے مطابق چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ پھر وہ غلام وہیں پہ رہے گا اور کبھی نہ کبھی اس کا آقا آکر اسے لے جائے گا ،، لیکن اگر راہ بھٹکے ہوئے غلام کو پانے والے کو اس کے مالک کا گھر پتا ہے تو افضل یہ ہے اسے اس کے آقا تک پہنچا دے----

سوال :::

کیا بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ کر لانے والے شخص کو پیسے دیے جائیں گے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر کوئی شخص کسی بھاگے ہوئے غلام کو شرعی مسافت کی مقدار سے پکڑ کر لائے اگرچہ وہ غلام خالص ہو ،، مدبر ہو یا ام ولد ہو اور اس شخص نے کسی کو اس بات پر گواہ بنا دیا ہو کہ

میں غلام اس لیے پکڑ رہا ہوں تاکہ اسے اس کے آقا تک پہنچا دوں تو اس کو چالیس درھم ملیں گے اگرچہ اس غلام کی اپنی قیمت چالیس درھم سے کم ہو----

اور اگر شرعی مسافت سے کم فاصلے سے پکڑ کر لائے تو اس کو اس حساب سے پیسے دیلے جائیں گے اور یہ حکم احناف کے نزدیک ہے ،، جبکہ شوافع کہتے ہیں بغیر شرط کے کوئی چیز واجب نہیں ہوگی---

سوال :::

جس نے بھاگے ہوئے غلام کو پکڑا ہے اگر اس کے پاس سے غلام بھاگ جائے تو کیا وہ شخص اس کا ضامن ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اس کی دو صورتیں ہیں :::

اگر غلام کو پکڑنے والے نے پکڑتے وقت کسی شخص کو اس بات پہ گواہ بنایا ہے کہ میں یہ غلام اس کے آقا تک پہنچانے کے لیے پکڑ رہا ہوں اور پھر غلام اس کے پاس سے بھی بھاگ گیا تو اس صورت میں وہ غلام کا ضامن نہیں ہوگا---

لیکن اگر اس نے غلام پکڑتے وقت کسی کو گواہ نہیں بنایا اور اب اگر غلام اس کے پاس سے بھاگ جائے تو وہ شخص غلام کا ضامن ہوگا ،، گواہ نہ بنانے کی صورت میں اگر یہ شخص غلام کو اس کے آقا تک پہنچا بھی دے تب بھی اس کو کچھ نہیں ملے گا---

سوال :::

اگر مرھون غلام بھاگ جائے اور کوئی شخص شرعی مسافت کے فاصلے سے غلام کو پکڑ کر لایا تو اسے پیسے کون دے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر مرھون غلام مرتہن کے پاس سے بھاگ گیا اور شرعی مسافت کے فاصلے سے پکڑ کر لانے والے کو مرتہن پیسے دے گا لیکن یہ پیسے وہ تب دے گا جب غلام کی قیمت اس کے قرض کے برابر یا کم ہے جو قرض راھن نے مرتہن سے لیا تھا،، لیکن اگر اس غلام کی قیمت رہن والی قیمت سے زیادہ ہے تو جتنے پیسے راہن نے مرتہن سے لیے تھے اتنے پیسے مرتہن دے گا اور بقیہ پیسے راہن دے گا-----

سوال :::

بھاگے ہوئے غلام کے نفقے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب :::

جو حکم لقطے کا ہے وہی حکم اس کے نفقے کا ہے----

((کتاب المفقود))

سوال :::

مفقود کی تعریف کریں----

جواب :::

مفقود وہ گم شدہ شخص ہے جس کا نام و نشان معلوم نہ ہو----

سوال :::

مفقود اپنے حق میں زندہ ہوگا یا مردہ ؟؟؟ نیز اس کی بیوی ،، مال اور اجارے کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مفقود اپنے حق میں زندہ ہوگا ،، اس لیے اس کی بیوی کا کسی اور سے نکاح نہیں کیا جائے گا ،، نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا اور نہ اس کا اجارہ فسخ ہوگا۔۔۔

سوال :::

مفقود کے اہل و عیال کا خرچہ کون دے گا ؟؟؟ نیز اس کے دیگر معاملات کو کون سنبھالے گا ؟؟؟

جواب :::

قاضی ایک شخص کو مقرر کردے گا جو مفقود کے حق پہ قبضہ کرلے گا ((یعنی مفقود کا جو حق لوگوں کے ذمہ ہے اس کو وصول کرے گا)) ،، اس کے مال کی حفاظت کرے گا ،، جس مال کے خراب ہونے کا خوف ہو اس کو بیچ ڈالے گا ،، اس کے والدین اور بیوی بچوں پہ خرچ کرے گا۔۔۔

سوال :::

مفقود غیر کے حق میں زندہ ہوگا یا مردہ ؟؟؟ نیز کیا مفقود کسی کا وارث بن سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

مفقود غیر کے حق میں مردہ ہوگا اسی وجہ سے وہ اپنے غیر کا وارث نہیں بن سکتا اور اس کا حصہ موقوف رکھا جائے گا۔۔۔

سوال :::

مفقود کی مدت کے بارے میں بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

مفقود کی مدت کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے ،، بعض فقہاء کہتے ہیں کہ نوے سال تک اس کا انتظار کیا جائے گا لیکن ظاہر الروایہ قول یہ ہے کہ جب اس کے ہم عمر ساتھی مر جائیں تو اس کی موت کا حکم لگادیا جائے گا کیونکہ اس زمانے میں نوے سال تک کم لوگ ہی زندہ رہ پاتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر مفقود مدت گزرنے سے پہلے واپس آگیا تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟ نیز اس کی موت کا حکم لگانے کے بعد والے احکامات بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

اگر وہ مدت گزرنے سے پہلے واپس آگیا تو اس کا موقوف حصہ اس کو مل جائے گا۔۔۔

اور اگر مدت گزر گئی تو اس کے مال کے بارے میں اس دن سے موت کا حکم لگادیا جائے گا جس دن اس کی مدت پوری ہوئی ،، اب اس کی بیوی عدت گزارے گی ،، اس کے ورثاء کے درمیان اس کا مال تقسیم کردیا جائے گا ،، اور اس کے غیر کے مال میں اس دن سے موت کا حکم لگادیا جائے گا جس دن وہ گم ہوا تھا ،، اس وقت جو اس غیر کے مال کے وارث بنے تھے ان سب میں وہ مال بانٹ دیا جائے گا۔۔۔

سوال :::

کیا وجہ ہے کہ مفقود کو اپنے مال کے بارے میں مدت پوری ہونے کے دن سے مردہ شمار کیا جارہا ہے جبکہ غیر کے مال میں اس دن سے مردہ شمار کیا جارہا ہے جس دن وہ گم ہوا تھا ؟؟؟

جواب :::

ہمارے نزدیک اس بارے میں ایک ضابطہ ہے اور وہ ہے """ ظاہری حال یعنی استصحاب """----

استصحاب حالت ماضیہ کو کہتے ہیں ،، حالت ماضیہ حقوق کو دفع کرنے کے لیے تو حجت ہے لیکن حق کو ثابت کرنے کے لیے حجت نہیں ہے ،، جب تک مدت پوری نہیں ہوئی تھی تو وہ اپنے مال کے حق میں زندہ تھا پس مفقود کا وہ وارث جو مدت پوری ہونے سے پہلے مرگیا تھا وہ مفقود کے مال کا وارث نہیں ہوگا کیونکہ مدت پوری ہونے سے پہلے مفقود اپنے مال کے حق میں زندہ تھا تو یہ بات دوسرے کے حق کو دفع کرنے کے لیے حجت ہے---

مفقود دوسرے کے مال میں اس دن سے مردہ شمار ہوگا جس دن وہ گم ہوا تھا کیونکہ ظاہری حال یا حالت ماضیہ میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ کسی غیر کے مال میں مفقود کا حق ثابت کرسکیں ،، اس لیے غیر کا وہ مال جو مفقود کے لیے موقوف رکھا گیا تھا وہ ان وارثین میں تقسیم کردیا جائے گا جو اس غیر کی موت کے دن اس کے وارث ہوئے تھے----

آسان الفاظ میں آپ یوں کہ لیں کہ یہ ظاہری حالت مفقود کے مال میں کسی غیر کے حق کو ثابت کرنے سے روک سکتی ہے لیکن کسی غیر کے مال میں مفقود کا حق ثابت نہیں کرسکتی-----

((کتاب الشرکۃ))

سوال :::

شرکت کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟ نیز ان کے بارے میں مختصراً بیان کریں----

جواب :::

شرکت کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں :::

(1) شرکت ملک

(2) شرکت عقد

((شرکت ملک))

شرکت ملک یہ ہے کہ دو شخص ایک چیز کے مالک ہوجائیں ،، اور اس شرکت میں ہر شخص دوسرے کے مال میں اجنبی کی طرح ہوتا ہے------

((شرکت عقد))

شرکت عقد کا رکن ایجاب اور قبول ہے اور اس کی شرط ایسے فعل کا نہ پایا جانا جس سے شرکت ختم ہو جائے ،، جیسا کہ کسی ایک شریک کا نفع میں سے چند مقررہ دراھم کو اپنے لیے خاص کرنا ،، یہ چیز شرکت کو ختم کردے گی کیونکہ ہوسکتا ہے ان دراھم کے علاوہ نفع باقی نہ ہو جس میں دونوں شریک تھے-----

سوال :::

شرکت عقد کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

اس کی چار اقسام ہیں :::

(1) شرکت مفاوضت

(2) شرکت عنان

(3) شرکت صنائع و تقبل

(4) شرکت الوجوہ

سوال :::

شرکت مفاوضت کی تعریف کریں----

جواب :::

ایسے دو شخص کاروبار میں شریک ہوں جو مال ،، تصرف اور دین میں برابر ہوں----

سوال :::

مال میں برابر ہونے سے کیا مراد ہے ؟؟؟

جواب :::

مال کے برابر ہونے سے مراد وہ مال جس میں شرکت کرنا صحیح ہوتا ہے جیسا کہ دراھم اور دینار وغیرہ تو یہ مال برابر ہونا چاہیے ،، وہ مال جس میں شرکت نہیں کی جاتی اس کا کم یا زیادہ ہونا نقصان دہ نہیں ہے------

سوال :::

شرکت مفاوضت کن کے درمیان ہوسکتی ہے ؟؟؟

جواب :::

ایسے دو شخص جو آزاد ہوں ،، بالغ ہوں اور ایک ہی ملت کے ساتھ ان کا تعلق ہو ان میں شرکت صحیح ہوگی----

کسی مسلمان اور کافر کے درمیان شرکت مفاوضت نہیں ہوسکتی ،، دو کافروں کے درمیان شرکت مفاوضت ہوسکتی ہے اگرچہ ان میں سے ایک کتابی اور دوسرا مجوسی ہو کیونکہ سارا کفر ایک ہی ملت ہے----

یہ حکم امام اعظم کے نزدیک ہے ،، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر اور مسلمان کے درمیان شرکت مفاوضت ہوسکتی ہے امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک شرکت مفاوضت مطلقا درست نہیں-----

سوال :::

کیا شرکت مفاوضت وکالت اور کفالت کو شامل ہوتی ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

ان میں سے ہر شخص دوسرے کے معاملے میں اس کا وکیل ہوگا اسی طرح ہر ایک دوسرے کا کفیل بھی ہوگا---

پس اگر ان دونوں میں سے کسی ایک نے کوئی چیز خریدی تو بیچنے والا دوسرے سے پیسوں کا مطالبہ کرسکتا ہے-----

سوال :::

اگر ان میں سے ایک شریک کوئی چیز خریدے تو کیا دوسرا بھی اس میں شریک ہوگا ؟؟؟

جواب :::

ان میں سے ایک کی خریدی گئی ہر چیز میں دونوں مشترک ہوں گے مگر گھر والوں کے کھانے اور کپڑوں میں ایک دوسرے کے شریک نہیں ہوسکتے-----

سوال :::

کیا ان میں سے کسی ایک کا قرض دوسرے پہ لازم ہوسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

وہ قرض جو ان میں سے ایک پر کسی ایسے معاملے کی وجہ سے لازم ہوا جس میں شرکت درست ہوتی ہے جیسا کہ بیع شراء وغیرہ تو وہ قرض دوسرے شریک پہ بھی لازم ہوگا ،، لیکن اگر قرض کسی ایسے معاملے کی وجہ سے لازم ہوا جس میں شرکت درست نہیں ہوسکتی جیسا کہ جنایت ،، نکاح اور خلع وغیرہ تو وہ قرض دوسرے پہ لازم نہیں ہوگا------

وہ قرض جو مکفول عنہ کے حکم کے بغیر کفالت کی وجہ سے کسی ایک شریک پہ لازم ہوا تو یہ قرض دوسرے شریک پہ لازم نہیں ہوگا لیکن اگر مکفول عنہ کا حکم پایا گیا تو تب وہ قرض دوسرے پہ بھی لازم ہوگا------

سوال :::

اگر ان دونوں میں سے ایک شخص کسی مال کا وارث ہوا یا اس کو تحفہ دیا گیا اور اس نے قبضہ کرلیا تو کیا اب بھی شرکت مفاوضت باقی رہے گی ؟؟؟

جواب :::

ایک شخص ایسے مال کا وارث ہوا یا اس کو ایسی چیز تحفہ دی گئی جس میں شرکت مفاوضت درست ہے اور اس نے اس تحفے پہ قبضہ کرلیا تو یہاں شرکت مفاوضت باقی نہیں رہے گی بلکہ یہ شرکت عنان ہوجائے گی ،، لیکن اگر زمین یا وہ مال جو نقدی کی صورت میں نہ ہو وہ کسی ایک شریک کو ورثے یا تحفے میں ملے تو اس میں شرکت مفاوضت باقی رہے گی---

سوال :::

شرکت عنان کی تعریف کریں---

جواب :::

شرکت عنان وہ شرکت ہوتی ہے جو دو شخصوں کی ہر قسم کی تجارت یا ایک قسم کی تجارت میں ہو---

سوال :::

کیا شرکت عنان کفالت کو شامل ہوتی ہے ؟؟؟

جواب :::

شرکت عنان کفالت کو شامل نہیں ہوتی ((لیکن وکالت کو شامل ہوتی ہے))------

سوال :::

کتاب کی روشنی میں شرکت عنان کی جائز صورتیں بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

شرکت اگر بعض مال میں ہو اور بعض میں نہ ہو تو یہ جائز ہے ،، اسی طرح اگر ایک شریک نے زیادہ مال لگایا اور ایک نے تھوڑا مال لگایا تب بھی جائز ہے ،، اگر یہ شرط لگائی گئی کہ مال دونوں کا برابر ہوگا اور نفع برابر نہ ہوگا تب بھی جائز ہے اور اس کے برعکس میں امام شافعی اور امام زفر کا اختلاف ہے ،، اگر دونوں میں سے ایک کا مال دراھم کی صورت میں ہے اور ایک کا مال دینار کی صورت میں ہے اور انہوں نے مال کو آپس میں نہیں ملایا تب بھی جائز ہے لیکن امام شافعی اور امام زفر فرماتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ ان کے نزدیک دونوں شریکوں کے مال کی ایک جنس ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر ایک شریک نے کوئی چیز خریدی تو کیا شرکت مفاوضہ کی طرح شرکت عنان میں بھی بائع دوسرے شریک سے قیمت کا مطالبہ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،،

شرکت عنان میں بائع دوسرے شریک سے قیمت کا مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں کفالت نہیں پائی جاتی ،، لیکن اگر دوسرا شریک خود دینا چاہے تو بائع شرکت کے حصے کی مقدار دوسرے شریک سے رقم وصول کرسکتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال :::

شرکت عنان اور مفاوضہ کس کے ذریعے درست ہوں گی ؟؟؟

جواب :::

شرکت عنان اور مفاوضہ درھم و دینار اور رائج سکہ کے ذریعے درست ہوں گی اور وہ سونا یا چاندی جن کو ابھی تک ڈھالا نہ گیا ہو اور لوگ میں یہ مروج ہیں تو ان کے ذریعے بھی یہ دونوں درست ہوں گی-----

سوال :::

کیا سامان کے ذریعے شرکت عنان درست ہوسکتی ہے ؟؟؟

جواب :::

سامان وغیرہ کے ذریعے بھی شرکت درست ہوگی جبکہ ہر ایک شخص اپنا آدھا سامان دوسرے کے آدھے سامان کے بدلے فروخت کردے----

اگر دونوں کے سامانوں کی قیمت برابر ہے تو ہر ایک اپنا آدھا سامان دوسرے کے آدھے سامان کے بدلے بیچے اور پھر دونوں شرکت عنان کا عقد کرلیں---

لیکن اگر دونوں کے سامان کی قیمت برابر نہیں ہے جیسا کہ ایک کے سامان کی قیمت ایک ہزار ہے اور دوسرے کے سامان کی قیمت دو ہزار ہے تو جس کے سامان کی قیمت کم ہے وہ اپنے دو تہائی سامان کو دوسرے کے ایک تہائی سامان کے بدلے بیچ ڈالے تاکہ دونوں شریکوں کے درمیان اس مال میں تین بٹا ایک اور تین بٹا دو کے حساب سے شرکت ہوجائے ،، اور زیادہ قیمتی سامان کا مالک مجموعے میں سے دو ثلث کا مالک ہوگا جبکہ تھوڑی قیمت والے سامان کا مالک

ایک ثلث کا مالک ہوگا ،، پھر دونوں میں عقد شرکت واقع ہو جائے گا اور ملکیت کے حساب سے دونوں میں نفع تقسیم کیا جائے گا-----

سوال :::

عقد شرکت کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے ؟؟؟

جواب :::

اس کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے تاکہ ایک شخص دوسرے کا وکیل بن جائے------

سوال :::

شرکت میں نفع بقدر ملکیت کیوں ہوتا ہے ؟؟؟

جواب :::

شرکت میں نفع بقدر ملکیت اس لیے ہوتا ہے کیونکہ یہاں نفع درحقیقت رأس المال میں اضافہ ہے تو جس نسبت سے راس المال میں اضافہ ہوگا اسی نسبت سے نفع کا حساب ہوگا ،، بخلاف اس صورت کے جب رأس المال درھم و دینار ہوں ،، اس وقت نفع کا استحقاق شرط کے مطابق ہوتا ہے اور دراھم و دینار عقود میں متعین کرنے سے بھی متعین نہیں ہوتے اس لیے ان سے جو نفع حاصل ہوگا وہ رأس المال کا اضافہ شمار نہ ہوگا---

سوال :::

اگر شرکت والا مال یا دو شرکاء میں سے کسی ایک کا مال ہلاک ہوگیا تو کیا شرکت باطل ہو جائے گی اور وہ مال جو ہلاک ہوا وہ کس کے ذمے ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی چیز کو خریدنے سے پہلے شرکت والا مال یا دو شریکوں میں سے کسی ایک کا مال ہلاک ہوگیا تو شرکت باطل ہو جائے گی اور وہ مال جو ہلاک ہوا وہ کس کے ذمے ہوگا یا کس کا ہوگا اس کی دو صورتیں ہیں :::

(1) اگر دونوں کا مال خلط ملط کرنے سے پہلے کسی ایک کا مال ہلاک ہوگیا برابر ہے کہ وہ مال اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوا یا دوسرے شریک کے ہاتھ سے ،، تو وہ مال اسی کے ذمے ہوگا ((مال اس کے ذمے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس شریک کا مال ہلاک ہوا ہے وہ شرکت کی بناء پر دوسرے شریک سے آدھا مال نہیں لے سکتا کہ ہم دونوں کی شراکت داری ہے تو میرا مال ہلاک ہوا لہذا میں اپنے آدھے مال کے لیے دوسرے شریک سے رجوع کرتا ہوں ایسا بلکل نہیں ہوگا اور یہ تب ہوگا جب دونوں کے اموال کو خلط ملط کرنے سے پہلے ایسا ہوا))----

(2) اگر دونوں کا مال خلط ملط کردیا گیا تو اب کوئی مال ہلاک ہوا تو اس ہلاکت میں دونوں شریک ہوں گے------

سوال :::

اگر ایک شریک نے کوئی چیز خریدی اور اس کے بعد دوسرے شریک کا مال ہلاک ہوگیا تو کیا اس خریدی ہوئی چیز میں دونوں شریک ہوں گے ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی ایک شریک نے اپنے مال سے کوئی چیز خریدی اور اس کے خریدنے کے بعد دوسرے شریک کا مال ہلاک ہوگیا تو خریدی گئی چیز میں دونوں شریک ہوں گے ،، اور خریدنے والا اپنے دوسرے شریک سے جس کا مال ہلاک ہوا ثمن کے حصے کی مقدار اس سے پیسے لے گا کیونکہ

یہ خریداری دونوں کی طرف سے واقع ہوئی ہے لہذا دوسرے شریک کے مال کے ہلاک ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی----

سوال :::

شرکت عنان اور مفاوضہ کے شرکاء کو کون کون سے تصرفات کرنے کی اجازت ہے ؟؟؟

جواب :::

شرکت عنان اور مفاوضہ میں دونوں شریکوں کے لیے جائز ہے کہ وہ شرکت کے مال کو کسی اور شخص کو بضاعت کے طور پر دے دیں ((بضاعت یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کو مال دے کر کہتا ہے کہ تم اس کے ذریعے کام کرو لیکن نفع سارا میرا ہوگا)) ،، اسی طرح ایک شریک مال شرکت کو کسی اور شخص کے پاس امانت کے طور پر بھی رکھواسکتا ہے ،، مال شرکت کسی اور شخص کو بطور مضاربت بھی دے سکتا ہے ،، کوئی شریک کسی اور شخص کو بیع و شراء کے لیے وکیل بھی بناسکتا ہے ،، اور مال شریک کے ہاتھ میں امانت کے طور ہوتا ہے یعنی دونوں شریکوں میں سے ہر ایک کے پاس مال بطور امانت ہوگا یعنی اگر اس کی زیادتی کے بغیر مال ہلاک ہوگیا تو اس پہ مال کا تاوان نہیں آئے گا-----

سوال :::

شرکت صنائع و تقبل کی صورت بیان کریں کہ یہ کس طرح کی جاتی ہے ؟؟؟ نیز اس کا شرعی حکم کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

شرکت صنائع و تقبل یہ ہے کہ دو کاریگر مثلا دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگ ساز مشترکہ طور پر کام کریں اور کام کو قبول کریں اس شرط پر کہ اجرت میں دونوں شریک ہوں گے تو یہ

شرکت بلکل درست ہے ،، اگرچہ وہ اس بات کی بھی شرط لگادیں کہ کام دونوں برابر کریں لیکن حصہ برابر تقسیم نہیں ہوگا بلکہ ایک کو دو تہائی ملے گا جبکہ دوسرے کو ایک تہائی ملے گا تب بھی یہ شرکت جائز ہے اور یہ حکم احناف کے نزدیک ہے----

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شرکت سرے سے جائز نہیں جبکہ امام مالک اور امام زفر فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت جائز ہوگی جب عمل متحد ہوگا لیکن اگر کام مختلف ہوا مثلا ان میں سے ایک کا کام کپڑے دھونا ہے جبکہ دوسرے کا کام کپڑے سینا ہے تب یہ شرکت جائز نہیں ہوگی-----

سوال :::

شرکت صنائع و تقبل میں اگر ایک شریک کسی کام کے کرنے کو قبول کرلیتا ہے تو کیا دونوں پہ یہ کام لازم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں دونوں پہ یہ کام کرنا لازم ہوگا-----

سوال :::

کیا کام کروانے والا ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی کام کا مطالبہ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،، دونوں شریکوں میں سے کسی ایک سے بھی کام کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے-----

سوال :::

کیا ان دونوں شریکوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنے شریک کے کام کی اجرت طلب کرلیں ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر ایک شریک نے کوئی کام کیا ہے تو دوسرے شریک کو حق ہے کہ وہ اپنے شریک کے کام کی اجرت طلب کرے----

سوال :::

کیا کام کرنے والا ان دونوں میں سے کسی ایک کو اجرت دینے سے بری الزمہ ہوجائے گا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر کام کروانے والے نے ان میں سے کسی ایک کو بھی اجرت دے دی تو وہ بری الزمہ ہوجائے گا-----

سوال :::

اگر شرکت صنائع و تقبل میں صرف ایک شریک کام کرے تو کیا تب بھی اجرت دونوں میں مشترک ہوگی ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگرچہ ایک شریک کام کرے اجرت تب بھی مشترک ہوگی-----

سوال :::

شرکت کی چوتھی صورت کون سی ہے اس کی صورت بیان کریں ؟؟؟ نیز اس کا حکم بھی بیان کریں-----

جواب :::

شرکت کی چوتھی صورت """ شرکت وجوہ """ ہے ،، اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخص بغیر پیسے کے اپنی عزت و احترام کے سبب لوگوں سے ادھار مال لیں اور اس کو آگے بیچ دیں ،، بیچنے سے جو پیسے ملیں گے ان میں سے اصل مالک کو اس کے مال کی قیمت ادا کریں گے اور جو بقیہ پیسے بچیں گے ان کو آپس میں تقسیم کرلیں گے------

یہ امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے------

سوال :::

کیا شرکت وجوہ """ شرکت مفاوضہ """ کے طور پر درست ہوگی ؟؟؟ نیز اگر شرکت وجوہ مطلق ہوگی تو کس کے حکم میں ہوگی ؟؟؟

جواب :::

شرکت وجوہ """ شرکت مفاوضہ """ کے طور پر بھی درست ہے بایں طور پر کہ ان تمام امور میں برابری کی شرط لگادی جائے جن امور میں شرکت مفاوضہ کے اندر مساوات ضروری ہے----

اگر یہ شرکت مطلقا ہو تو یہ عنان کے حکم میں ہوگی اور ایک شریک دوسرے کا وکیل ہوگا لیکن اگر مفاوضہ کی شرط لگادی جائے تو ہر شریک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوگا---------

سوال :::

اگر یہ شرط لگائی جائے کہ جو چیز خریدی جائے گی وہ دونوں میں نصف نصف ہوگی یا ایک کی دو تہائی ہوگی اور دوسرے کی ایک تہائی ہوگی لیکن ایک کا نفع اس کی ملک کی مقدار سے زیادہ ہوگا تو کیا یہ جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

یہ بلکل بھی جائز نہیں ہے کیونکہ نفع ملک کے حساب سے تقسیم کیا جاتا ہے لہذا یہ شرط باطل ہے ،، بخلاف شرکت عنان کے ،، جبکہ اس میں رأس المال دراھم و دینار ہوں گے کیونکہ اس صورت میں رأس المال ((یعنی دراھم و دینار)) متعین کرنے سے بھی متعین نہ ہوں گے لہذا اس پر نفع راس المال کے اندر اضافہ شمار نہ ہوگا-----

((فصل فی الشرکۃ الفاسدۃ))

سوال :::

کن چیزوں میں شرکت ناجائز ہے ؟؟؟

جواب :::

لکڑیاں اکھٹی کرنے میں ،، گھاس کاٹنے میں ،، شکار کرنے میں شرکت کرنی ناجائز ہے ،، جو یہ کام کرے گا یعنی لکڑیاں اکھٹی کرے گا ،، گھاس کاٹے گا تو سب کچھ کام کرنے والے کا ہوگا کیونکہ ان کاموں میں شرکت ناجائز ہے------

سوال :::

اگر کسی چیز کو دونوں مل کر حاصل کریں تو کیا وہ چیز دونوں میں آدھی آدھی تقسیم ہوگی ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر دونوں مل کر چیز حاصل کریں تو وہ دونوں میں آدھی آدھی تقسیم ہوگی-----

سوال :::

اگر کوئی چیز کسی کی مدد سے حاصل ہو تو مثلا ::: ایک نے لکڑی اکھاڑی اور دوسرے نے جمع کی تو وہ لکڑی کس کی ہوگی اور مدد کرنے والے کو کیا ملے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی کی مدد سے کوئی چیز حاصل ہو تو وہ اسی کی ہوگی یعنی جس نے مدد کی اس کو نہیں ملے گی ،، اوپر والی مثال میں لکڑی اکھاڑنے والے کی ہوگی ،، اور مدد کرنے والے کو اس کے کام کے بقدر مزدوری ملے گی چاہے جتنی بھی ہو اور یہ حکم امام محمد کے نزدیک ہے ،، جبکہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چیز کی آدھی قیمت سے زیادہ مزدوری نہیں دی جائے گی-----

سوال :::

کیا پانی کھینچنے میں شرکت جائز ہے ؟؟؟ بایں طور کہ ایک شخص کا خچر ہو دوسرے کی مشک ہو تو اس پانی کے ذریعے جو آمدنی ہو کیا وہ دونوں میں مشترک ہوگی ؟؟؟

جواب :::

یہ شرکت ناجائز ہے ،، آمدنی صرف پانی کھینچنے والے کی ہوگی اور دوسرے کو اس کے کام کی مثل اجرت دے دی جائے گی------

سوال :::

اگر شرکت فاسد ہوگئی تو دونوں میں نفع کس طرح تقسیم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر شرکت فاسد ہوگئی تو نفع مال کی مقدار کے برابر ہوگا یعنی اگر ایک شریک نے اپنے لیے نفع مقرر کرلیا تو اس سے شرکت فاسد ہو جائے گی اور اب نفع بقدر ملک ہوگا ،، اگر دونوں نے اپنا نصف نصف مال لگایا تھا اور یہ شرط لگائی کہ ایک کو دو تہائی نفع ملے گا اور دوسرے کو ایک تہائی نفع ملے گا تو یہ شرط لگانا باطل ہے ،، اس صورت میں یعنی اگر دونوں نے نصف نصف مال لگایا تھا تو نفع بھی آدھا آدھا ہوگا ((الغرض نفع بقدر ملک ہوگا))-----

سوال :::

شرکت کے باطل ہونے کی وجوہات لکھیں----

جواب :::

اگر دونوں شریکوں میں سے کوئی ایک مرگیا تو شرکت باطل ہوگئی ،، اسی طرح اگر اگر ایک شریک معاذ اللہ مرتد ہوکر دارالحرب چلا گیا اور قاضی نے اس کے بارے فیصلہ سنا دیا تو اب بھی شرکت باطل ہو جائے گی-----

سوال :::

کیا ایک شریک بلا اجازت دوسرے شریک کے مال کی زکوٰۃ دے سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

بلا اجازت ایک شریک دوسرے شریک کے مال سے زکوٰۃ نہیں دے سکتا----

سوال :::

اگر ہر ایک نے اپنے ساتھی کو اختیار دیا کہ وہ اس کے مال سے زکوٰۃ دے دیا کرے لیکن یکے بعد دیگرے دونوں نے اکٹھی زکوٰۃ دی تو کیا دوسرے پہ تاوان ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جواب سے پہلے صورت مسئلہ سمجھیں :::

زید اور بکر نے ایک دوسرے کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ دوسرے کے مال کی زکوٰۃ ادا کردیا کریں---

اختیار دینے کے بعد زید نے اپنے مال سے خود زکوٰۃ ادا کردی لیکن بکر کو نہیں پتا تھا کہ زید اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرچکا ہے لہذا بکر نے بھی زید کے مال سے زید کی زکوٰۃ ادا کردی تو اب دوسرا شخص ((یعنی بکر)) تاوان ادا کرے گا اگرچہ وہ اس بات سے لا علم ہے کہ زید اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرچکا ہے اور یہ حکم امام اعظم کے نزدیک ہے ،، جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر دوسرا شخص ((یعنی بکر)) اس بات سے لاعلم ہے کہ زید اپنے مال کی خود زکوٰۃ ادا کرچکا ہے تو اب بکر پہ تاوان نہیں آئے گا----

سوال :::

اگر دونوں میں سے ہر ایک شریک نے اپنے شریک کی غیر موجودگی میں اس کی زکوٰۃ ادا کردی تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر دونوں نے ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں اس کی طرف سے زکوٰۃ دی اور اتفاق یہ ہوا کہ دونوں نے ایک ہی وقت میں زکوٰۃ ادا کی تھی تو دونوں پہ تاوان لازم آئے گا ،، اور یہ پتا نہ چلے کہ کس نے پہلے ادا کی تب بھی دونوں پہ تاوان لازم ہوگا-----

سوال :::

اگر شرکت مفاوضہ میں ایک شریک نے دوسرے شریک کی اجازت سے وطی کرنے کے لیے لونڈی خریدی تو کیا لونڈی خریدنے والے پہ کچھ لازم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں لونڈی خریدنے والے پہ کچھ لازم نہیں ہوگا اور یہ حکم امام اعظم کے نزدیک ہے---

صاحبین فرماتے ہیں کہ اجازت دینے والا شریک خریدنے والے سے لونڈی کی آدھی قیمت وصول کرے گا کیونکہ خریدنے والے نے لونڈی کی آدھی قیمت شرکت کے مال سے ادا کی ہے لہذا اجازت دینے والا شریک خریدنے والے شریک سے لونڈی کی آدھی قیمت لے گا------

امام اعظم فرماتے ہیں خریدنے والے پہ کچھ لازم نہیں ہوگا ان کی دلیل یہ ہے کہ خریدنے سے لونڈی مال مشترکہ بن گئی اور دوسرے شریک سے وطی کے لیے اجازت لینا ھبہ کو شامل ہوگیا ،، کیونکہ وطی کے حلال ہونے کے لیے ھبہ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں وہ اس طرح کہ اگر اس کو بیع پہ محمول کریں تو لونڈی دونوں کے درمیان مشترک ہوگی یعنی دونوں شریک لونڈی سے وطی کریں گے جبکہ یہ بات ناجائز ہے لہذا جب دوسرے شریک کا اجازت دے دینا ھبہ کو شامل ہوگیا تو خریدنے والے پہ کچھ لازم نہیں ہوگا------

شرکت مفاوضہ میں لونڈی بیچنے والا دونوں شریکوں میں سے کسی ایک سے بھی پیسوں کا مطالبہ کرسکتا ہے-----

((کتاب الاجارۃ))

سوال :::

اجارہ کی لغوی تحقیق بیان کریں-----

جواب :::

بعض اہل عرب کہتے ہیں :::

اجارہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے اور فعالۃ کے وزن پہ ہے ،، اور آجر """ فاعل """ کے وزن پہ ہے أفعل کے وزن پہ نہیں ہے کیونکہ اس کا مصدر ایجار نہیں آتا بلکہ آجر کا مضارع """ یؤاجر """ اور اسم فاعل کا صیغہ """ المؤاجر """ کے وزن پہ آتا ہے ،، توآجر کا مضارع اور اسم فاعل یؤاجر اور مؤاجر کے وزن پر آنا اس بات پہ دلیل ہے کہ اجارہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے----

لیکن امام خلیل اور زمخشری بعض اہل عرب کی مخالفت کرتے ہیں---

خلیل نے عین الخلیل ((جو کہ صرف کی کتاب ہے اس)) میں لکھا ہے """"آجرت زیدا مملوکی ،، أوجرہ ایجارا """ یعنی یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اجارہ باب مفاعلہ کا مصدر نہیں ہے بلکہ باب افعال کا مصدر ہے----

اسی طرح امام زمخشری نے اپنی لغت کی کتاب """ اساس """ میں کہا ہے کہ اجارہ کا ماضی آجر بروزن أفعل اور اس کا اسم فاعل مؤجر آتا ہے---امام زمخشری نے اجارہ کا اسم فاعل """ مؤاجر """ نہیں کہا ((جیسا کہ بعض اہل عرب کہتے ہیں)) کیونکہ یہ غلط ہے اور قبیح جگہ استعمال ہوتا ہے یعنی مؤاجر اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کو زنا کے لیے اجرت پہ دیتا ہے----

الغرض بعض اہل عرب اجارہ کو باب مفاعلہ کا مصدر ثابت کرتے ہیں لیکن امام خلیل اور زمخشری اس کو باب افعال کا مصدر کہتے ہیں-----

اجارہ اجرت کا اسم ہے جس طرح جعالہ جعل کا اسم ہے ((اگر کسی کا غلام بھاگ جائے اور کوئی شخص پکڑ کر لائے تو اس کو مالک کی طرف سے جو انعام ملے گا وہ """ جعل """ کہلائے گا اور مزدور کو اس کی مزدوری کے عوض جو پیسے ملیں گے اسے """ اجرت """ کہتے ہیں ،، یعنی یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ """ جعل اور اجرت """ ایک ہی چیز ہے))-------

یہ أجر یاجر یعنی باب نصر ینصر سے بھی آتا ہے---پس مؤجر اور آجر کے درمیان فرق واضح ہوگیا---

مثلا اگر کسی نے اپنا مکان کرائے پر دیا تو وہ مؤجر کہلائے گا اور جس نے مکان کرائے پر لے کر کرایہ ادا کیا ہے وہ آجر کہلائے گا-----

سوال :::

اجارہ کی تعریف کریں----

جواب :::

عوض کے ذریعے نفع معلوم کی بیع کو اجارہ کہتے ہیں---اب وہ عوض چاہے دین ہو یعنی درہم و دینار وغیرہ یا وہ عوض عین ہو مثلا کپڑا اور جانور وغیرہ-----

سوال :::

اجارہ کرنے کے وقت منافع کس طرح معلوم کیا جائے گا ؟؟؟؟

جواب :::

نفع معلوم کرنے کے تین طریقے مصنف نے بیان کیے ہیں :::

(1) مدت ذکر کرنے سے نفع معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ مثلا عقد کے وقت یہ طے کردے کہ میں یہ گھر آپ سے اتنے سال کے لیے لے رہا ہوں اور ہر مہینے یا ہر سال اتنا کرایہ دوں گا،، یا میں آپ کی یہ زمین کھیتی باڑی کے لیے اتنے سال رکھ رہا ہوں اور ہر سال اتنا کرایہ دوں گا تو اس سے نفع معلوم ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات کا دھیان رکھا جائے اگر زمین یا گھر وقف کا ہے تو اسے تین سال سے زیادہ کے لیے کرائے پہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ وقف کی زمین کا کوئی مالک نہیں ہوتا اور ایسا نہ ہو کہ وہ شخص اس زمین کے مالک ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے ،، وقف کی زمین کو تین سال سے زیادہ کرائے پر نہ دینے کی علت اگر یہ مانی جائے کہ وہ اس کا مالک نہ بن بیٹھے تو وقف کی زمین میں مختلف عقود کے ساتھ اجارہ طویلہ جائز نہ ہوگا جیسا کہ بعض علماء نے جائز قرار دیا ہے۔۔۔

مختلف عقود کے ذریعے اجارہ طویلہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ یوں کہا جائے """" زید نے وقف کی زمین بیس سال کے لیے کرائے پر لی ہے اور ہر عقد دو سال کا ہے گویا کہ ایک عقد کے اندر اس نے دو دو سال کے دس عقد کیے ہوئے ہیں تو یہ طریقہ جائز نہیں کیونکہ جب ایک عقد کے ذریعے تین سال سے زیادہ عرصے کے لیے کرائے پر دینا جائز نہیں کہیں وہ اس وقف کی زمین کے مالک ہونے کا دعویٰ نہ کرلے اسی طرح مختلف عقود کے ذریعے بھی تین سال سے زیادہ کرائے پر دینا جائز نہیں کیونکہ یہاں بھی یہ احتمال موجود ہے کہ وہ عقد ختم ہونے کے بعد کہیں اس زمین کا مالک نہ بن بیٹھے۔۔۔۔۔

(2) نفع معلوم کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عمل کو ذکر کردیا جائے مثلا ::: رنگ ساز سے کہا کہ میرے اس کپڑے کو دس روپے کے عوض رنگ دو یا درزی سے کہا میرا یہ کپڑا دو سو

روپے کے عوض سلائی کردو تو اس سے بھی نفع معلوم ہو جائے گا---یا سواری پہ معلوم مسافت تک جانے کے لیے معلوم مقدار میں بوجھ لادنا مثلا بس والے سے کہا کہ میرا یہ 50 کلو کا گندم کا تھیلا گجرات سے بہاولپور تک لے کر جانا ہے تو کتنے پیسے لوگے ؟؟ اس نے کہا ایک ہزار روپیہ ،، تو اس سے بھی نفع معلوم ہو جائے گا-----

(3) نفع معلوم کرنے کا تیسرا طریقہ اشارہ ہے مثلا ::: مزدور سے یوں کہا """ میرا یہ بیگ یہاں سے فلاں جگہ تک لے جانے کے کتنے پیسے لوگے ؟؟؟ اس نے کہا پچاس روپے ،، تو اس سے بھی نفع معلوم ہو جائے گا------

((باب الأجر متی یستحق))

سوال :::

کیا نفس عقد سے اجرت واجب ہوتی ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

نفس عقد سے اجرت واجب نہیں ہوتی---لیکن امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نفس عقد سے اجرت واجب ہوجاتی ہے-----

سوال :::

اجرت کب واجب ہوتی ہے ؟؟؟

جواب :::

اجرت کئی طریقوں سے واجب ہوتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں :::

جلدی اجرت ادا کرنے سے----

یعنی مستأجر ((چیز کو کرائے پر لینے والے)) نے جو چیز کرائے پہ لینی تھی اس سے نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی مؤجر ((کرائے پر دینے والے)) کو اجرت دے دی تو یہی اجرت واجبہ ہوگی اور مستأجر اب ادا کی گئی اجرت کو واپس نہیں لے سکتا------

جلدی اجرت ادا کرنے کی شرط لگانے سے اجرت واجب ہوتی ہے---

مثلا ::: مؤجر مستأجر کو کہتا ہے کہ یہ چیز میں آپ کو کرائے پہ دیتا ہوں لیکن بشرطیکہ کرایہ ایڈوانس لوں گا تو اب اجرت فورا واجب ہوگی-----

نفع حاصل کرنے سے---

یعنی مستأجر نے کسی چیز کو کرائے پہ لیا تھا اور اس سے نفع حاصل کرلیا ہے تو اب اجرت فورا واجب ہوگی----

نفع حاصل کرنے کی قدرت دینے سے بھی اجرت واجب ہوتی ہے---

مثلا ::: مالک مکان نے گھر کرایہ دار کے حوالے کردیا ،، چابی وغیرہ بھی اسے دے دی لیکن اب کرایہ دار اس میں نہیں رہا اور گھر خالی رکھا تو اب بھی اجرت واجب ہوگی کیونکہ مالک کی طرف سے اس کو نفع حاصل کرنے کی قدرت دے دی گئی ہے------

سوال :::

کس کی وجہ سے اجرت ساقط ہوگی ؟؟؟

جواب :::

مستأجر نے کوئی چیز لی لیکن اسے غصب کرلیا گیا تو اس کی قدرت کے نہ پائے جانے کی مقدار کے مطابق اجرت ساقط ہوگی مثلا ::: زید نے کوئی گاڑی کرائے پر لی لیکن اس سے ایک ہفتے کے لیے گاڑی غصب کرلی گئی تو اس ایک ہفتے کی اجرت زید سے ساقط ہو جائے گی کیونکہ اس کی قدرت نہیں پائی جارہی-----

سوال :::

کیا مؤجر مستأجر سے گھر یا زمین کا کرایہ روزانہ وصول کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر عقد میں یہ شرط نہیں لگائی گئی کہ کرایہ مہینے کے آخر میں ملے گا یا سال کے آخر میں تو مؤجر مستأجر سے گھر یا زمین کا کرایہ روزانہ وصول کرسکتا ہے اور ہر مرحلے پہ اپنی کرائے پہ دی گئی سواری کا کرایہ بھی وصول کرسکتا ہے کیونکہ گھر یا زمین کو ایک دن استعمال کرنے سے کچھ نہ کچھ منفعت حاصل ہوجاتی ہے اور اسی طرح ہر مرحلہ سفر کرنے سے کچھ نہ کچھ منفعت حاصل ہوجاتی ہے تو اس منفعت کے حساب سے اجرت دینا واجب ہوگا لیکن اگر یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ مہینے بعد یا سال بعد کرایہ ملے گا تب مالک مہینے یا سال بعد ہی کرایہ وصول کرے گا-----

سوال :::

کیا دھوبی یا درزی کام ختم کرنے سے پہلے اجرت وصول کرسکتے ہیں ؟؟؟

جواب :::جی نہیں ،،

دھوبی یا درزی کام ختم کرنے سے پہلے اجرت وصول نہیں کرسکتے ان کو اجرت اسی وقت دی جائے گی جب وہ کام مکمل کرلیں گے لیکن کام مکمل ہونے سے پہلے ان کو اجرت نہیں ملے

گی مثلا ::: دھوبی نے صرف قمیض دھوئی ہے اور شلوار نہیں دھوئی ،، درزی نے صرف شلوار سلائی کی ہے قمیض سلائی نہیں کی تو ان کو اجرت نہیں ملے گی کیونکہ ابھی تک ان کا کام ناقص ہے اگرچہ درزی کپڑے کے مالک کے گھر بیٹھ کر کپڑے سلائی کرے تب بھی وہ اپنے ناقص عمل پہ اجرت وصول نہیں کرسکتا۔۔۔۔

یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے کہ اگر درزی مالک کے گھر بیٹھ کر کپڑے سلائی کررہا ہے اور تھوڑا کپڑا سلائی کرنے کے بعد بقیہ کپڑا چوری ہوگیا تو ہم حکم لگاتے ہیں کہ جتنا کپڑا اس نے سلائی کیا تھا اس کے حساب سے اس کو اجرت دے دی جائے گی تو اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اجرت عمل کی مقدار سے واجب ہوتی ہے عمل مکمل کرنے سے نہیں۔۔۔

تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ عمل کا مکمل ہونا دو قسم کا ہوتا ہے (1) حقیقۃ (2) حکما اگر درزی مکمل کپڑا سلائی کردے تو اب کام حقیقۃ مکمل ہوگیا لیکن اگر بعض کپڑا سلائی کیا تھا اور بعض چوری ہوگیا تو اب کام حکما مکمل ہوگیا لہذا اس کو اجرت دی جائے گی اور یہ اجرت بعض کام کرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کا کام کے حکما مکمل ہونے کی وجہ سے ہے۔۔۔۔

سوال :::

نان بائی کو اجرت دینا کب واجب ہوگا ؟؟؟

جواب :::

نان بائی جب تنور سے روٹی پکا کر نکال لے گا تب اجرت واجب ہوگی ،، اگرچہ روٹی نکالنے کے بعد کسی شخص کی وجہ سے روٹیاں جل گئیں لیکن اجرت پھر بھی واجب ہوگی کیونکہ نان بائی کا

کام مکمل ہوگیا ہے اور اگر روٹی تنور سے نکالنے سے پہلے ہی جل گئی تب اجرت واجب نہیں ہوگی کیونکہ اس کا کام مکمل نہیں ہوا۔۔۔

سوال :::

روٹی تنور سے نکالنے سے پہلے یا نکالنے کے بعد جل گئی تو کیا نان بائی پہ اس کا ضمان ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اس میں اختلاف ہے۔۔۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نان بائی پہ ضمان نہیں آئے گا کیونکہ وہ روٹی اس کے پاس امانت ہے اور امانت ضائع ہونے سے بندے پہ تاوان یا ضمان واجب نہیں ہوتا۔۔۔

جبکہ صاحبین فرماتے ہیں """" کہ اس پہ اس روٹی کے آٹے کے برابر ضمان واجب ہوگا اور اگر مالک چاہے تو اسے روٹی کا ضامن کردے اور اجرت دیدے۔۔۔۔

سوال :::

سالن پکانے والے کو یا اینٹیں بنانے والے کو کب اجرت ملے گی ؟؟؟

جواب :::

سالن پکانے والے کو سالن پلیٹوں میں ڈالنے کے بعد مزدوری ملے گی جبکہ اینٹیں بنانے والے کو اینٹیں کھڑی کرنے کے بعد مزدوری ملے گی یہ حکم امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے ،، صاحبین فرماتے ہیں اینٹیں بنانے والے کو تب تک مزدوری نہیں ملے گی جب تک وہ اینٹوں کو تہ بہ تہ جما نہ دے کیونکہ تہ بہ تہ اینٹوں کو جمانے سے کام مکمل ہوگا لیکن

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تہ بہ تہ جمانے کو نقل کرنے کی طرح ایک زائد عمل سمجھتے ہوئے حکم لگاتے ہیں جب وہ اینٹوں کو کھڑا کردے گا تو وہ مزدوری کا حق دار ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال :::

اگر اجیر عین کو اجرت حاصل کرنے کے لیے اپنے پاس روک لے اور وہ عین اس اجیر کے پاس ضائع ہوگیا تو کیا اجیر پہ تاوان آئے گا ؟؟؟ اختلاف آئمہ کے ساتھ بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

اگر عین اجیر کے پاس ضائع ہوگیا تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پہ تاوان نہیں آئے گا اور نہ ہی اس کو اجرت ملے گی کیونکہ وہ چیز اس کے پاس امانت تھی اور امانت ضائع ہونے سے تاوان لازم نہیں آتا۔۔۔

جبکہ صاحبین فرماتے ہیں وہ چیز روکنے سے پہلے بھی مضمون تھی اور روکنے کے بعد بھی مضمون ہے لہذا اگر روکنے کے بعد وہ چیز ضائع ہوگئی تو اس پہ ضمان واجب ہوگا۔۔۔اب ضمان لینے کی دو صورتیں ہیں :::

(1) کپڑے کے جتنے حصے پہ کام نہیں ہوا اس کا ضمان لے لے اور اس کو اجرت نہ دے۔۔۔۔

(2) کپڑے کے جتنے حصے پہ کام ہوا ہے اس کا ضمان لے لے اور اجرت بھی دیدے۔۔۔

سوال :::

اگر کسی اجیر کی کوئی چیز عین سے نہیں ملی ہوئی تو کیا وہ اجرت حاصل کرنے کے لیے اس کو اپنے پاس روک سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی اجیر کی کوئی چیز عین سے نہیں ملی ہوئی مثلا ::: بوجھ اٹھانے والے نے بوجھ اٹھایا اور منزل تک پہنچا دیا ،، یا ملاح نے کشتی میں کوئی چیز رکھ کر دوسری جگہ پہنچادی ،، یا کسی دھوبی نے کپڑا دھویا لیکن اپنی سرف یا خوشبو دار گھاس استعمال نہ کی تو اس کو عین کو اپنے پاس روکنے کا کوئی حق نہیں-----

اب یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے کہ اگر اجیر کی کوئی چیز عین کے ساتھ نہیں ملی ہوئی تو وہ اجرت کے لیے اس چیز کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا لیکن اگر کسی کا غلام بھاگ جائے اور کوئی شخص غلام کو واپس لائے تو اس شخص کو غلام کے آقا کی طرف سے کچھ رقم بطور جعل دی جاتی ہے لیکن اگر آقا نے """ جعل """ نہ دیا تو اس شخص کو حق ہے کہ وہ غلام کو اپنے پاس روک لے حالانکہ اس لانے والی کی کوئی بھی چیز عین یعنی غلام کے ساتھ ملی ہوئی نہیں تو اس کو روکنے کا حق کیوں ہے ؟؟؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی غلام آقا سے بھاگ گیا تو گویا کہ وہ ہلاک ہوگیا ،، اور جو شخص غلام کو دوبارہ آقا کے پاس لے کر آیا ہے تو گویا کہ اس نے غلام کو زندہ کیا ہے اور """ جعل """ کے عوض غلام کو آقا کے ہاتھ فروخت کردیا ،، یہاں غلام گویا کہ مبیع ہے اور """ جعل """ ثمن ہے---تو بائع کو ثمن حاصل کرنے کے لیے مبیع اپنے پاس روکنے کا حق ہے لہذا ثابت ہوا وہ شخص غلام کو اپنے پاس روک سکتا ہے اور یہ مسئلہ بلکل درست ہے---

سوال :::

اگر مؤجر نے اجیر کو کوئی کام کرنے کا کہا لیکن یہ قید نہیں لگائی کہ یہ کام صرف تم نے کرنا ہے تو کیا وہ اجیر یہ کام کسی دوسرے بندے سے کرواسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر مؤجر نے یہ قید نہیں لگائی تھی تو اجیر کے لیے جائز کہ وہ خود کرے یا کسی دوسرے سے کروالے ،، لیکن اگر مؤجر نے یہ قید لگائی تھی کہ یہ کام صرف تم نے ہی کرنا ہے کسی اور سے نہیں کروانا تو اب وہ اجیر یہ کام خود ہی کرے گا کسی دوسرے سے نہیں کرواسکتا---

سوال :::

اگر مؤجر نے اجیر کو اپنے اہل و عیال لینے کے لیے بھیجا لیکن ان میں سے بعض مرگئے ،، یا اجیر کو اپنے دوست زید کے پاس خط یا زاد راہ دینے کے لیے بھیجا اور زید خط یا زاد راہ آنے سے پہلے مرگیا تو کیا اجیر کو اجرت ملے گی ؟؟؟

جواب :::

اہل و عیال والی صورت میں جتنے زندہ ہوں گے اسی حساب سے اجیر کو اجرت ملے گی مثلا ::: مؤجر کے چار بچے اور ایک بیوی ہے ،، اس نے کسی اجیر سے کہا میرے بیوی بچے لے آؤ تمہیں ایک ہزار روپیہ دوں گا ((یعنی ہر ایک کے بدلے دو سو روپے ملیں گے)) جب اجیر اس کی بیوی اور بچوں کو لینے گیا تو دو بچے مرچکے تھے اور اجیر اس کی بیوی اور دو بچوں کو لے کر آگیا تو اب اجیر کو ایک ہزار روپیہ نہیں بلکہ چھ سو روپے ملیں گے-----

اجیر زید کے پاس خط لے کر گیا لیکن خط آنے سے پہلے زید کا انتقال ہوگیا تو شیخین کے نزدیک اس اجیر کو کچھ نہیں ملے گا ((یعنی نہ جانے کا کرایہ نہ آنے کا کرایہ اور نہ کچھ اور)) لیکن امام محمد فرماتے ہیں """"کہ اسے جانے کا کرایہ ملے گا """----

اگر اجیر زاد راہ لے کر گیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے زید مرگیا تو اب بالاتفاق اجیر کو کچھ نہیں ملے گا---

((باب ما یجوز من الاجارۃ وما لا یجوز))

سوال :::

اگر کسی نے گھر یا زمین کو کرائے پر لیا لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس میں کیا کرے گا تو کیا یہ جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں یہ بلکل جائز اور درست ہے کیونکہ عرف میں مکان رہائش کے لیے ہی لیا جاتا ہے لہذا گھر یا زمین کو اس میں کرنے والے کام کو ذکر کیے بغیر کرایہ پر لینا جائز ہے-----

سوال :::

کرائے کے مکان میں کرایہ دار کون کون سا کام کرسکتا ہے ؟؟؟؟

جواب :::

کرائے دار اپنے کرائے والے گھر میں ہر کام کرسکتا ہے مگر وہ کام جس سے عمارت کمزور ہو جیسے دھوبی یا لوہار کا کام ،، تو یہ کرنا جائز نہیں-----

سوال :::

اگر کرایہ دار نے کرائے والی جگہ پہ کوئی درخت لگایا یا کوئی عمارت بنائی ،، تو مدت ختم ہونے کے بعد کیا وہ زمین خالی کرکے دے گا ؟؟؟؟

جواب :::

کرائے کی مدت ختم ہونے کے بعد مستأجر ((یعنی کرائے پہ لینے والا)) مالک کو زمین خالی کرکے دے گا۔۔۔

لیکن اگر عمارت یا درخت کو قائم رکھنا ہے تو اس کی تین صورتیں ہیں :::

(1) اگر درخت یا عمارت گرانے سے زمین خراب ہوتی ہے تو زمین کا مالک عمارت کے ملبے یا اس درخت کو کٹا ہوا فرض کرکے جتنی قیمت اس کی لکڑی کی بنتی ہے اتنی قیمت مستأجر کو دے دے اگرچہ مستأجر راضی نہ ہو۔۔۔۔۔۔

(2) اگر اکھاڑنے سے زمین کو نقصان نہیں ہوتا تو مستأجر کی رضا مندی ضروری ہوگی اس کی اجازت کے بغیر وہ درخت یا عمارت کا مالک نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔۔

(3) مؤجر یعنی زمین کا مالک اس بات پر رضا مند ہو جائے کہ عمارت اور درخت زمین کے اندر رہیں ،، تو اس صورت میں زمین مؤجر یعنی مالک کی ہوگی ،، درخت یا عمارت مستأجر کی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر مستأجر نے گھاس چارے کے لیے زمین کرائے پر لی لیکن چارے کے مکمل اگنے سے پہلے کرائے کی مدت ختم ہوگئی تو کیا اس کے مکمل ہونے کا انتظار کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

گھاس چارے کے مکمل اگنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا ،، کیونکہ اس کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے بلکہ کاٹنے کے بعد پھر اگ آئے گی لہذا اس کے مکمل ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا بلکہ اجارہ فی الفور ختم کردیا جائے گا-------

سوال :::

اگر زمین کو کھیتی اگانے کے لیے کرائے پر لیا اور کھیتی کے اگنے سے پہلے مدت ختم ہوگئی تو اب کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں کھیتی اگانے والے کھیتی اکھاڑنے کے لیے جبر نہیں کیا جائے گا بلکہ کھیتی کو باقی رہنا دیا جائے گا یہاں تک کہ کھیتی پک جائے اور وہ اس کو کاٹ لے-----

سوال :::

مستأجر نے کرائے پہ گھوڑا لیا اور صرف خود سوار ہونے کا تذکرہ کیا لیکن اس نے کسی اور کو بھی پیچھے بٹھا لیا جس کی وجہ سے گھوڑا ہلاک ہوگیا تو کیا مستأجر گھوڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا ؟؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں مستأجر گھوڑے کی آدھی قیمت کا ضامن ہوگا---اب چاہے دوسرا شخص جسے پیچھے بٹھایا گیا وہ مستأجر سے وزن میں کم ہو یا زیادہ ،، کیونکہ وزن کا اعتبار نہیں ہے--- گھڑ سواری سے جاہل ہلکا پھلکا آدمی اس بندے سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے جو زیادہ وزن والا ہو لیکن گھڑ سواری جانتا ہو------

سوال :::

اگر کسی نے بوجھ لادنے کے لیے کرائے پہ گھوڑا لیا لیکن جتنے بوجھ کا ذکر کیا تھا اس سے زیادہ گھوڑے پہ لاد دیا اور گھوڑا مرگیا ،، تو اب مستأجر کتنی قیمت کا مالک ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ مسئلہ کی دو صورتیں ہیں :::

(1) اگر گھوڑا اس اضافی بوجھ کو بھی اٹھانے کی طاقت رکھتا تھا جو اس پہ لادا گیا لیکن پھر ہلاک ہوگیا تو مستأجر نے جتنی مقدار ذکر کرکے گھوڑا کرائے پہ لیا تھا اس مقدار پہ جتنا اضافہ کیا اس کا ضامن ہوگا----

(2) اگر گھوڑا اس اضافی بوجھ کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا لیکن پھر بھی مستأجر نے بوجھ لادا تو اب مکمل گھوڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا------

سوال :::

اگر گھوڑا مارنے یا لگام کھینچے جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگیا تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر مستأجر نے گھوڑے کو مارا جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگیا یا اس نے لگام کھینچی جس کی وجہ سے گھوڑا ہلاک ہوگیا تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستأجر پورے گھوڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر مستأجر نے عرف کے مطابق گھوڑے کو مارا یا

اس کی لگام کھینچی تو مستأجر ضامن نہیں ہوگا ہاں اگر عرف سے ہٹ کر مارا یا لگام کھینچی تو ضامن ہوگا۔۔۔

سوال :::

اگر کسی شخص نے دوسرے سے سواری کرایہ پر لی اور کہا کہ میں اس پر گجرات سے بہاولپور تک جاؤں گا ،، لیکن وہ بہاولپور سے آگے لے گیا یعنی کراچی پہنچ گیا اور سواری ہلاک ہوگئی تو کیا اس پہ ضمان آئے گا ؟؟؟

جواب :::

اگر اس نے صرف ایک جانب سے سواری کرایہ پر لی مثلا یہ کہا کہ میں اس پہ گجرات سے بہاولپور تک جاؤں گا لیکن بہاولپور سے آگے نکل گیا اور سواری ہلاک ہوگئی تو اس پہ ضمان آئے گا کیونکہ جب وہ بہاولپور تک پہنچا تو اجارہ ختم ہوچکا تھا اور بہاولپور سے آگے تجاوز کرنے کی وجہ سے ضمان آئے گا۔۔۔۔

اگر آنے اور جانے پہ اجارہ ہوا تھا یعنی گجرات سے بہاولپور تک جاؤں گا اور بہاولپور سے واپس گجرات آؤں گا لیکن جب وہ بہاولپور پہنچا تو آگے نکل کر کراچی پہنچ گیا اور کراچی سے دوبارہ بہاولپور واپس آگیا اور بہاولپور آکر سواری ہلاک ہوگئی تو اس پہ ضمان نہیں ہوگا ،، اس کی مثال مودع جیسی ہے کہ جب وہ ودیعت میں تجاوز کرے اور پھر اس کو اس کی جگہ واپس لوٹا دے اس کے بعد وہ چیز ہلاک ہو تو اس پہ ضمان نہیں ہوگا ،، اسی طرح مستأجر جب بہاولپور سے آگے نکل گیا تو اس نے تجاوز کیا لیکن اس نے سواری پھر بہاولپور لوٹا دی اور اس کے بعد سواری ہلاک ہوئی تو اس پہ سواری کا ضمان نہیں آئے گا۔۔۔

لیکن صحیح قول یہ ہے کہ اس دوسری صورت میں بھی ضمان واجب ہوگا۔۔۔۔

شارح نے اس مسئلہ کی ایک صورت یوں ذکر کی ہے کہ اگر سواری اس جگہ ہلاک ہو جائے اور ایسے سبب سے ہلاک ہو جس کے بارے میں یقین ہو کہ یہ سبب تجاوز کرنے کی وجہ سے نہیں پایا گیا تو اس صورت میں ضمان نہیں ہوگا لیکن اگر ایسے سبب سے ہلاک ہوئی جس کے بارے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہوسکتا ہے یہ سبب تجاوز کرنے کی وجہ سے پایا گیا تو اب ضمان واجب ہوگا-----

سوال :::

اگر کسی شخص نے گدھا کرائے پر لیا اور اس پہ پہلے سے موجود زین اتار کر پالان رکھ دیا یا کوئی اور زین کس دی جس کی وجہ سے گدھا ہلاک ہوگیا تو کیا اس شخص پہ ضمان آئے گا ؟؟؟

جواب :::

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے :::

اگر اس نے زین اتار کر پالان رکھ دیا جس کی وجہ سے گدھا ہلاک ہوگیا تو وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا برابر ہے عرف میں ایسا پالان گدھوں پہ رکھا جاتا ہو یا نہ رکھا جاتا ہو----

اگر اس نے پہلے سے موجود زین اتار کر دوسری زین کس دی تو اس میں دو صورتیں ہیں :::

(1) اگر اس نے پہلی زین اتار کر ایسی زین کسی جو عرف عام میں گدھوں کے لیے استعمال نہیں ہوتی اور گدھا مرگیا تو وہ گدھے کی قیمت کا ضمان دے گا-----

(2)اور اگر اس نے ایسی زین کسی جو عرف عام میں گدھوں کے لیے استعمال ہوتی ہے لیکن گدھا اس وجہ سے مرگیا تو اس صورت میں وہ ضامن نہیں ہوگا ،، ہاں اگر دوسری زین کا وزن پہلی سے زیادہ تھا تو اس صورت میں اضافی وزن کا ضامن ہوگا----

یہ ساری تفصیل امام اعظم کے نزدیک تھی----

صاحبین فرماتے ہیں اگر اس نے زین اتار کر ایسا پالان رکھا کہ عرف عام میں ایسا پالان گدھوں پہ رکھا جاتا ہے تو وہ اس کی قیمت کا ضامن نہیں ہوگا ہاں اگر یہ پالان وزن میں زین سے زیادہ تھا تو اضافی وزن کا ضامن ہوگا-----

سوال :::

اگر سامان اٹھانے والے کو کچھ سامان دے کر کہا کہ یہ سامان فلاں جگہ تک پہنچانا ہے اور راستہ بھی متعین کردیا لیکن اس نے دوسرا راستہ اختیار کرلیا اور سامان ہلاک ہوگیا تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟؟

جواب :::

اگر سامان اٹھانے والے نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور دونوں راستوں میں فرق تھا اور سامان ہلاک ہوگیا تو وہ ضامن ہوگا ،، اسی طرح اگر اس نے مالک کا بتایا ہوا راستہ چھوڑ کر وہ راستہ چنا جہاں سے لوگ نہیں گزرتے اور اس راستے میں سامان ہلاک ہوگیا تب بھی وہ ضامن ہوگا ،،
اسی طرح اگر مالک نے کہا تھا کہ یہ سامان خشکی کے راستے سے لے کر جانا ہے لیکن وہ سمندری راستے سے لے گیا اور سامان راستے میں ہلاک ہوگیا تب بھی وہ ضامن ہوگا---
اگر وہ دوسرا راستہ اختیار کرکے سامان کو منزل پر پہنچا دیتا ہے تب اس کو اجرت مل جائے گی کیونکہ مقصود حاصل ہوگیا ہے-----

سوال :::

اگر کسی نے زمین کرایہ پر لی کہ وہ اس میں گندم بوئے گا لیکن اس نے سبزیاں اگائیں اور زمین کا نقصان ہوگیا تو اب کیا حکم ہوگا ؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں مالک """" مستأجر """" سے نقصان کا ضمان وصول کرے گا کیونکہ وہ یعنی مستأجر غاصب بن گیا ہے اور غاصب کا حکم اسی طرح ہے-----

سوال :::

اگر کسی شخص نے درزی کو کپڑا دیا تاکہ درزی قمیض سی کردے ،، لیکن درزی نے قمیض کی بجائے قباء سی دیا تو اب کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اس کی دو صورتیں ہیں :::

(1) کپڑے کا مالک اگر چاہے تو درزی سے کپڑے کی قیمت وصول کرے تو اس صورت میں وہ درزی کپڑے کے پیسے دے کر قباء کا مالک بن جائے گا-----

(2) اگر چاہے تو اجر مثل دے کر قباء وصول کرلے یعنی مارکیٹ میں قباء کی جو قیمت چل رہی ہے وہ قیمت دے کر اپنا قباء وصول کرلے لیکن مسمی پہ زائد نہ کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر قمیض سینے کی اجرت پانچ سو روپے طے پائی تھی اور قباء سینے کا مارکیٹ ریٹ چھ سو روپے ہے تو اب وہ مالک درزی کو چھ سو روپے نہیں دے گا کیونکہ یہ اجارہ فاسدہ ہے اور اجارہ فاسدہ میں مسمی ((یعنی مقرر کردہ)) پہ زیادتی نہیں کی جاتی------

((باب الاجارۃ الفاسدۃ))

سوال :::

کون سی شرط اجارہ کو فاسد کردیتی ہے ؟؟؟

جواب :::

ہر وہ شرط جو بیع کو فاسد کرتی ہے وہ اجارہ کو بھی فاسد کردیتی ہے----

سوال :::

اجارہ کے فاسد ہونے کے بعد مستأجر پہ کیا واجب ہوتا ہے ؟؟؟

جواب :::

مستأجر پہ اجرت مثل واجب ہوتی ہے لیکن اگر اجرت مثل """ مسمی """ سے زیادہ ہو تو اس سے زیادہ نہیں کی جائے گی ((مثلا کسی چیز کا اجارہ کرکے 200 روپے اجرت مقرر کرلی اب اجارہ فاسد ہوگیا تو اس صورت میں اجرت مثل دینی ہوگی لیکن اگر اجرت مثل 200 سے زیادہ ہو تو اس صورت میں اسے 200 سے زیادہ نہیں بڑھایا جائے گا)) اور یہ حکم ہمارے نزدیک ہے جبکہ امام زفر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اجرت مثل واجب ہوگی اگرچہ مسمی سے زیادہ ہو جیسا کہ بیع فاسد میں مبیع کی قیمت لازم ہوتی ہے اگرچہ مسمی سے زائد ہو-------

سوال :::

اگر مستأجر نے مؤجر سے گھر کرائے پر لے کر کہا کہ میں ہر ایک مہینے اس کا دس ہزار کرایہ دوں گا تو یہ اجارہ کتنے مہینوں تک درست ہوگا ؟؟؟

جواب :::

یہ اجارہ صرف ایک مہینے کے لیے درست ہوگا----

سوال :::

ہر وہ مہینہ جس کے شروع کا کچھ حصہ کرائے دار نے گھر میں گزار لیا تو کیا اس مہینے کا اجارہ درست ہوجایے گا ؟؟؟

جواب :::

((جواب سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ جب مستأجر نے مؤجر سے کہا تھا کہ ہر مہینے کے بدلے دس ہزار دوں گا تو وہ اجارہ صرف ایک مہینے تک درست تھا اور اس مہینے کے گزر جانے کے بعد مستأجر اور مؤجر کو اجارہ فسخ کرنے کا اختیار ہوگا لیکن اگر اگلے مہینے کا کچھ حصہ مستأجر نے گھر میں گزار لیا تو کیا اس مہینے کا اجارہ بھی درست ہوگا یا نہیں اس کا جواب درج ذیل ہے))

اگر مستأجر نے مہینے کا کچھ حصہ گھر میں گزار لیا تو اجارہ درست ہوگا کیونکہ جب پہلی تاریخ کا چاند نظر آئے گا تو اس وقت فسخ کا حق ہوگا لیکن تھوڑا سا وقت گزرنے کے بعد اس مہینے کا اجارہ بھی صحیح ہو جائے گا کیونکہ اس تھوڑے سے وقت میں مستأجر اور مؤجر دونوں کی رضامندی پائی گئی لہذا اس مہینے کا اجارہ بھی درست ہوگا اور یہ حکم بعض مشائخ کے نزدیک ہے جبکہ ظاہر الروایہ کے مطابق مستأجر اور مؤجر دونوں کو مہینے کی پہلی رات اور پہلے دن یعنی چوبیس گھنٹوں تک فسخ کا حق حاصل ہے------

سوال :::

اگر مستأجر نے ان تمام مہینوں کی تعداد بیان کردی جتنی دیر اس نے گھر میں رہنا ہے تو کیا تمام مہینوں تک یہ اجارہ درست ہوگا ؟؟؟ مثلا اس نے کہا کہ میں چھ مہینے رہوں گا اور ہر مہینے کا دس ہزار دوں گا----

جواب :::

جی ہاں ،،

اگر مہینوں کی تعداد کا علم ہو تو تمام مہینوں کا اجارہ درست ہوگا ((لیکن اگر مہینوں کی تعداد کا علم نہیں یعنی مستأجر نے یہ کہا تھا کہ میں ہر مہینے کا دس ہزار دوں گا تو اس صورت میں یہ اجارہ صرف ایک مہینے تک درست ہوگا اس کے بعد ختم ہو جائے گا جبکہ اگر مہینوں کی تعداد کا علم ہو تو پھر تمام مہینوں کا اکٹھا اجارہ درست ہوگا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے))-------

سوال :::

اگر مستأجر نے ایک سال کے لیے کرائے پہ گھر لیا لیکن ہر مہینے کا علیحدہ علیحدہ کرایہ بیان نہیں کیا مثلا یہ کہا کہ میں ایک سال کا بیس ہزار دوں گا لیکن ہر مہینے کا کرایہ علیحدہ علیحدہ بیان نہیں کیا تو کیا اس صورت میں اجارہ درست ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں اس صورت میں اجارہ درست ہوگا کیونکہ جب اس نے پورے سال کا بیان کردیا تو ہر مہینے کا خود بخود ہی بیان ہوگیا لہذا یہ اجارہ درست ہوگا------

سوال :::

اگر ایک سال کا اجارہ ہوگیا ہے تو اجارہ کی مدت کب سے شروع ہوگی ؟؟؟

جواب :::

اگر مستأجر نے اجارہ کرتے وقت مدت شروع ہونے کے لیے کوئی وقت مقرر کیا تھا تو اس کی مدت اسی وقت سے شروع ہوگی----

اگر وقت مقرر نہیں کیا تھا لیکن یہ اجارہ چاند کی پہلی تاریخ یعنی پہلی رات یا پہلے دن کو ہوا تو چاند نکلنے کا اعتبار ہوگا یعنی جب اگلے مہینے کا چاند نکلے گا تو پچھلا مہینہ ختم ہو جائے گا اگرچہ پچھلا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا-----

لیکن اگر اجارہ مہینے کے درمیان ہوا تھا تو اس میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے :::

امام اعظم کا مؤقف :::

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر مہینے کے درمیان اجارہ ہوا تھا تو اب صرف ایام کا اعتبار کیا جائے گا یعنی تیس دن بعد ایک مہینہ مکمل سمجھا جائے گا اور یہ اجارہ پورے 360 دن تک رہے گا------

جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر اجارہ مہینے کے درمیان ہوا تو جس مہینے میں اجارہ ہوا اس مہینے کے ایام کا اعتبار ہوگا یعنی پہلے مہینے کے تیس دن شمار کیے جائیں گے جبکہ باقی گیارہ مہینوں میں چاند نکلنے کا اعتبار ہوگا برابر ہے کہ باقی گیارہ مہینے انتیس دن کے ہوں یا تیس دن کے----

مثلا :::

اگر کسی نے دس ذو الحجہ کو اجارہ کیا تھا تو اس مہینے کے بقیہ ایام کو شمار کرلیا جائے اگر یہ مہینہ تیس دن کا ہے تو یہ اکیس دن بنتے ہیں ((یعنی دس ذوالحجہ سے لے کر تیس ذو الحجہ تک اکیس دن بنتے ہیں)) اگر یہ مہینہ انتیس دن کا ہے تو یہ بیس دن بنتے ہیں ،، پھر محرم سے ذو القعدہ تک چاند کا اعتبار ہوگا اور جب ذو الحجہ دوبارہ آئے گا تو دیکھا جائے گا پچھلا ذو الحجہ تیس دن کا تھا یا انتیس دن کا ،، اگر پچھلے سال والا ذو الحجہ تیس دن کا تھا اور پچھلے ذو الحجہ کے اکیس دن اجارے میں شمار کیے گئے تھے تو اب ذو الحجہ کے نو دن اجارے میں شمار کرکے سال کو پورا کیا جائے گا اور اگر پچھلا ذو الحجہ انتیس دن کا تھا اور بیس دن اجارے میں شمار کیے گئے تھے تو اب اس ذو الحجہ کے دس دن اجارے میں شامل کرکے سال پورا کردیا جائے گا--------

اب شارح رحمۃ اللہ علیہ صاحبین کے اس مسئلے پہ اپنا موقف بیان فرما رہے ہیں کہ حق یہی ہے کہ اگلے ذو الحجہ کے نو دن اجارے شمار کیے جائیں چاہے پچھلا ذو الحجہ انتیس دن کا ہو بیس دن کا ،، کیونکہ اگر اگلے ذو الحجہ کے دس دن اجارے میں شمار کیے جائیں تو پھر عید الاضحیٰ کا سال تکرار میں لازم آتا ہے اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ عید الاضحی سال میں دو دفعہ آئے۔۔۔

سوال :::

کیا حمام میں نہانے کی اور حجام کی اجرت جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کوئی شخص حمام میں نہاتا ہے تو اس کے نہانے کی اجرت لینا جائز ہے اسی طرح حجام کا اجرت لینا بھی جائز ہے۔۔۔۔

سوال :::

کیا دودھ پلانے والی عورت کو اجرت پہ لیا جاسکتا ہے ؟؟؟ نیز کیا اس کو اجرت میں کھانا اور کپڑے دیے جاسکتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

دودھ پلانے والی عورت کو اجرت معینہ پہ رکھنا جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک صرف کپڑے اور کھانے کے عوض بھی اس کو رکھا جاسکتا ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک کھانے اور کپڑے کے عوض اس عورت کو اجرت پہ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ کپڑا اور کھانا دونوں مجہول الجنس ہیں اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ کپڑے اور کھانے کے عوض اسے اجرت پہ لینا جائز نہیں ہے ،، لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کپڑے اور کھانے کے عوض اجرت پہ لینا جائز ہے اگرچہ اجرت مجہول ہے لیکن یہ ایسی جہالت ہے جو مفضی الی النزاع

نہیں ہے کیونکہ لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنی اولاد کی شفقت کی وجہ سے دودھ پلانے والیوں پہ وسیع خرچ کرتے ہیں-----

سوال :::

کیا دودھ پلانے والی عورت کا شوہر مستأجر ((جس نے دودھ پلانے والی عورت کو اجرت پہ لیا ہے)) کے گھر اپنی بیوی سے وطی کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

دودھ پلانے والی عورت کا شوہر مستأجر کے گھر میں اپنی بیوی سے وطی نہیں کرسکتا کیونکہ وہ مستأجر کا گھر ہے اور مستأجر کو اس بات کات حق ہے کہ وہ اسے اپنے گھر میں وطی کرنے سے روک دے اس کے علاوہ اسے اجازت ہے----

سوال :::

اگر سب لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ یہ دودھ پلانے والی عورت فلاں شخص کی بیوی ہے تو کیا اس کا شوہر بیوی کے دودھ پلانے والے اجارے کو فسخ کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر سب جانتے ہیں کہ یہ دونوں آپس میں میاں بیوی ہیں تو شوہر کو اس بات کا حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کے دودھ پلانے کے اجارے کو فسخ کردے تاکہ اس کا اپنا حق ضائع نہ ہو کیونکہ جب تک اس کی بیوی کسی بچے کو دودھ پلائے گی تب تک وہ اپنے شوہر کی خدمت نہیں کرسکے گی--------

سوال :::

اگر دودھ پلانے والی عورت بیمار ہو جائے یا حاملہ ہوجائے تو کیا بچے کے گھر والے اس کا اجارہ فسخ کرنے کا حق رکھتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اس صورت میں بچے کے گھر والوں کو اختیار ہے کہ وہ اجارہ فسخ کردیں کیونکہ اس صورت میں اس عورت کا دودھ بچے کو نقصان دے گا-----

سوال :::

دائی ((دودھ پلانے والی عورت)) کی زمہ داری میں کون کون سی چیزیں داخل ہیں ؟؟؟

جواب :::

بچے کو نہلانا ،، اس کے کپڑے دھونا ،، اس کے کھانے کی اصلاح کرنا اور اسے تیل لگانا وغیرہ یہ سب چیزیں دائی کی زمہ داری میں شامل ہیں لیکن ان چیزوں کا ثمن یعنی کپڑے ،، تیل ،، صابن وغیرہ خریدنے کی قیمت دائی پہ لازم نہیں بلکہ یہ سب کچھ بچے کے والد پہ لازم ہوگا جیسا کہ دائی کے دودھ پلانے کی اجرت بچے کے والد پہ لازم ہوتی ہے------

سوال :::

اگر دائی نے بچے کو بکری کا دودھ پلایا یا کوئی اور غذا کھلائی اور مدت گزر گئی ((لیکن اپنا دودھ نہیں پلایا)) تو کیا اس کو اجرت ملے گی ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں----

سوال :::

کیا اذان ،، امامت ،، حج ،، قرآن پاک کی تعلیم ،، فقہ سکھانا ،، گانا گانا ،، نوحہ کرنا اور نر جانور کو مادہ سے جفتی کرانے کے لیے اجرت پہ لینا جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

ان تمام کاموں میں سے کسی کا اجارہ جائز نہیں ہے کیونکہ طاعات اور معاصی پر اجارہ کرنا درست نہیں----

لیکن جب دینی امور میں سستی واقع ہوگئی تو تعلیم قرآن اور فقہ سکھانے کے لیے ان کا جارہ کرنا درست ہے تاکہ یہ ضائع نہ ہو جائیں------

سوال :::

اگر مستأجر اجرت یا وہ مٹھائی جو اساتذہ کو دینے کا رواج ہو نہیں دیتا تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ؟؟؟

جواب :::

اس کو مجبور کیا جائے گا اور قید خانہ میں ڈال دیا جائے گا------

سوال :::

حلوہ مرسومہ کسے کہتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

وہ مٹھائی جو بعض سورتوں کے مکمل ہونے پہ اساتذہ کو دی جاتی ہے اسے حلوہ کہتے ہیں اور یہ لغت ماوراالنہر میں استعمال کی جاتی ہے----

سوال :::

اگر کسی اجیر کی کوئی چیز عین سے مل جائے تو کیا وہ اجرت لینے کے لیے اس چیز کو اپنے پاس روک سکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر کسی اجیر کی کوئی چیز عین سے مل جائے مثلا رنگ ساز جس نے اپنے رنگ سے کپڑے کو رنگ کیا یا وہ شخص جو خوشبو والی گھاس یا انڈے سے کپڑے دھوتا ہے تو اس کی ملکیت عین کے اندر مل چکی ہے لہذا وہ اجرت حاصل کرنے کے لیے اس عین کو اپنے پاس روک سکتا ہے-----

سوال :::

اگر ایک شخص دو چیز میں شریک ہیں اور ایک شریک نے اپنا حصہ کسی تیسرے بندے کو کرائے پہ دے دیا ہے تو کیا یہ صورت جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

اگر ایک شریک نے اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو اجرت پہ دے دیا مثلا ایک گھر دو شخصوں کی مشترکہ ملکیت ہے اب ان میں سے ایک شریک اپنے حصے کا گھر کسی تیسرے شخص کو کرائے پہ دیتا ہے تو یہ صورت امام اعظم کے نزدیک ناجائز ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک شریک اپنا حصہ دوسرے شریک کو اجرت پہ دے سکتا ہے لیکن کسی تیسرے شخص کو نہیں دے سکتا ،، جبکہ صاحبین کے نزدیک یہ صورت مطلقا جائز ہے چاہے وہ اپنے شریک کو اپنا حصہ کرائے پہ دے یا کسی تیسرے شخص کو------

سوال :::

اگر کسی شخص نے دوسرے کو کچھ دھاگہ دیا اور کہا کہ اس سے کپڑا بنو اور اس کپڑے کا نصف تمہیں ملے گا ،، یا گدھا کرائے پر لیا تاکہ فلاں جگہ تک اس پہ توشہ لاد کر لے جائے اور گدھے والے کو اجرت میں اس توشے کا بعض حصہ ملے گا جو گدھے پر لاد کر لے جایا گیا ہے ،، یا آٹا پیسنے کے لیے بیل کرائے پر لیا اور اس آٹے کا بعض حصہ بطور اجرت مقرر کردیا تو کیا ان تمام صورتوں میں اجارہ درست ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

ان تمام صورتوں میں اجارہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ یہ تمام صورتوں کا تعلق '''' قفیز الطحان'''' کی قبیل سے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں اجیر کو وہ چیز اجرت میں دی جارہی ہے جو اس کے عمل سے پیدا ہوئی ہے------

سوال :::

اگر کسی شخص نے کسی کو روٹیاں پکانے کے لیے اجرت پر لیا اور کہا کہ تو نے آج میرے لیے ایک درھم کے عوض دس من آٹے کی روٹیاں پکانی ہیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ناجائز ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ یہ صورت جائز ہے کیونکہ یہاں اس کا کام کرنا معقود علیہ ہے ،، یعنی اس کے عمل پہ عقد کیا گیا ہے وقت پر نہیں کہ اس نے پورے دس من آٹے کی روٹیاں پکانی ہیں چاہے ایک دن میں پکائے یا دو دن میں ،، اور مستأجر نے ایک دن کا وقت جلدی کے لیے مقرر کیا ہے کہ مجھے یہ روٹیاں

جلدی چاہیے اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے یہ روٹیاں بس ایک دن میں پکا کر دو بلکہ مطلب ہے کہ جلدی پکا کر دو------

امام اعظم کے نزدیک یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ اس مسئلے میں عمل اور وقت جمع ہوگئے ہیں ،، اگر عمل کو معقود علیہ بنایا جائے تو اس میں مستأجر کا نفع ہے اور اجیر کا نقصان ہے وہ اس طرح کہ اگر اجیر سے ایک دن میں کام پورا نہ ہوا تو وہ مستأجر کہے گا کہ میں نے ایک دن میں کام پورا کرنے کا عقد کیا تھا اگر کام پورا کرو گے تو اجرت ملے گی ورنہ نہیں ملے گی ،، اور اگر وقت کو معقود علیہ بنایا جائے تو اس میں اجیر کا نفع ہوگا وہ اس طرح کہ اگر اس دن میں کام پورا نہ ہوا تو اجیر کہے گا کہ وقت پر عقد کیا گیا تھا عمل پر نہیں اور میں نے پورا دن کام کیا ہے لہذا مجھے اجرت ملنی چاہیے ،، تو یہ دونوں صورتیں جھگڑے کا سبب بنیں گی لہذا یہ صورت ناجائز ہے-----

سوال :::

اگر وقت یا عمل میں سے کسی ایک کو معقود علیہ قرار دینے سے جھگڑا ہوتا ہے تو کیا دونوں کو معقود علیہ نہیں بنایا جاسکتا تاکہ جھگڑا ختم ہو جائے ؟؟؟

جواب :::

دونوں کو اگر معقود علیہ بنا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کام صبح سے شروع ہو اور مغرب پہ ختم ہو اور کام کرنے والا سارا دن کام میں مستغرق رہے اور ایسا ہونا ممکن نہیں لہذا وقت اور عمل دونوں کو معقود علیہ نہیں بنایا جاسکتا------

سوال :::

اگر مستأجر نے اجیر سے کہا """ لیخبز لہ عشرۃ امناء فی الیوم""" تو کیا یہ صورت امام اعظم کے نزدیک جائز ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

اس صورت میں امام اعظم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اس طرح کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ """ تم نے آج کے دن میں دس من آٹے کی روٹیاں پکانی ہیں """ ،، مستأجر نے اپنے جملے میں """ فی """ استعمال کیا ہے تو اگر اجیر دن کے کسی بھی حصے میں روٹیاں پکا دے سارا دن کام نہ کرے تو درست ہوگا کیونکہ """ فی الیوم""" استغراق کا تقاضا نہیں کرتا۔۔۔۔۔

سوال :::

اگر مستأجر نے اجرت پہ زمین لی اور مؤجر نے یہ شرط لگائی کہ مستأجر اس زمین میں دو مرتبہ ہل چلائے گا تو کیا اس صورت میں اجارہ فاسد ہوگا یا نہیں ؟؟؟

جواب :::

اس مسئلہ میں تھوڑی سی تفصیل ہے ،، اس کی تین صورتیں بنتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں :::

(1) اگر مؤجر کی یہ مراد تھی کہ زمین میں ہل چلا کر اسے واپس دی جائے تو اس صورت میں یہ اجارہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا اور اس میں مؤجر کو نفع ملے گا لہذا اجارہ فاسد ہو جائے گا۔۔۔۔۔

(2) اگر مؤجر کی یہ مراد نہیں ہے بلکہ زمین ہی ایسی ہے کہ اس میں اگر دو مرتبہ ہل چلایا جائے تب فصل اگتی ہے تو اس صورت میں اجارہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا کرتا ہے------

(3) اگر زمین میں ایک دفعہ ہل چلانے سے فصل اگ آتی ہے اور دوسری دفعہ ہل چلانے کی ضرورت نہیں تو دیکھا جائے گا کیا دوسری دفعہ ہل چلانے کا اثر عقد کے ختم ہونے کے بعد تک رہتا ہے یا نہیں ،، اگر دوسری دفعہ ہل چلانے کا اثر عقد کے ختم ہونے کے بعد تک رہے گا تو اجارہ فاسد ہوگا کیونکہ اس صورت میں صرف مؤجر کو فائدہ ہوگا لیکن اگر دوسری دفعہ ہل چلانے کا اثر عقد کے ختم ہونے تک ختم ہو جائے گا تب اجارہ درست ہوگا------

سوال :::

اگر مؤجر نے زمین اجرت پہ دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ مستأجر زمین میں کھاد یا گوبر وغیرہ ڈالے گا تو کیا اجارہ فاسد ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر اس کھاد یا گوبر ڈالنے کا نفع عقد کے ختم ہونے کے بعد تک باقی رہے گا تب اجارہ فاسد ہوگا اور اگر یہ نفع عقد کے ختم ہونے تک ختم ہوجاتا ہے تو اجارہ فاسد نہیں ہوگا------

سوال :::

اگر مستأجر نے زمین اجرت پہ لی اور مؤجر سے کہا تم اجرت حاصل کرنے کے لیے میری دوسری زمین میں زراعت کرلو تو کیا یہ اجارہ باقی رہے گا ؟؟؟

جواب :::

احناف کے نزدیک اجارہ فاسد ہو جائے گا جبکہ شوافع کے نزدیک یہ اجارہ درست ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک منافع اعیان کے بمنزلہ ہے یعنی اگر زمین کے بدلے دوسری زمین خریدی جاسکتی ہے تو ایک زمین کے منافع کے بدلے دوسری زمین کا منافع بھی حاصل کیا جاسکتا ہے----

احناف کی دلیل یہ ہے کہ زراعت کے بدلے زراعت مل رہی ہے اور ان دونوں کی جنس ایک ہے ،، لیکن ایک ادھار ہے اور دوسری زراعت نقد ہے ،، اور اکیلی جنس ادھار کو حرام کرسکتی ہے لہذا یہ اجارہ فاسد ہوگا------

سوال :::

اگر مؤجر نے مستأجر کو اس شرط پر زمین دی کہ وہ پہلے اس میں ہل چلائے گا اور پھر کھیتی باڑی کرے گا یا پہلے زمین کو سیراب کرے پھر کھیتی باڑی کرے گا تو کیا یہ درست ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا کرتا ہے-----

سوال :::

اگر مستأجر نے زمین اجرت پہ لی لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ زمین میں کیا چیز بوئے گا اور نہ ہی اسے یہ اجازت دی گئی کہ جو مرضی بوئے ،، اس صورت میں اجارے کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اس صورت میں اجارہ درست نہیں ہوگا----

سوال :::

اگر مستأجر نے یہ ذکر نہیں کیا تھا کہ زمین میں کیا بوئے گا لیکن پھر اس نے کھیتی باڑی کی اور عقد کی مدت ختم ہوگئی تو اجارے کا کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

شیخین کے نزدیک استحسانا یہ اجارہ درست ہو جائے گا کیونکہ جب اس نے کھیتی باڑی کرلی تو جہالت عقد کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اٹھ گئی ،، جبکہ امام محمد کے نزدیک یہ اجارہ درست نہ ہوگا کیونکہ جب جہالت کی وجہ سے وہ ایک دفعہ فاسد ہوگیا تو دوبارہ درست نہ ہوگا-------

سوال :::

اگر کسی نے مصر تک جانے کے لیے اونٹ کرائے پر لیا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اس پر کیا لادے گا لیکن اس نے اتنا بوجھ لادا جو عادتا ایک اونٹ پر لادا جاتا ہے پھر اونٹ اس کی وجہ سے مرگیا تو کیا وہ شخص اونٹ کا ضامن ہوگا ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

کیونکہ جہالت کی وجہ سے یہ اجارہ """" اجارہ فاسدہ """" ہوگیا تھا اور اونٹ مستأجر کے پاس بطور امانت تھا اور امانت ہلاک ہونے کی وجہ سے ضمان واجب نہیں ہوتا ،، اور اگر اونٹ بوجھ لے کر منزل تک پہنچ جاتا ہے تو استحسانا مؤجر کو طے شدہ اجرت ملے گی-----

سوال :::

اگر مؤجر اور مستأجر کا کھیتی باڑی سے پہلے یا کوئی بوجھ لادنے سے پہلے جھگڑا ہوگیا تو کیا حکم ہوگا ؟؟؟

جواب :::

مذکورہ صورت میں قاضی اس عقد کو توڑ دے گا۔۔